رہبر اُردو

(یعنی قواعدِ اردو جدید مع رسالہ تذکیر و تانیث)

برائے صف ہدایۃ النحو (ثالث متوسط) مدارس قومیہ
و عالم سال اوّل و دوم مدارس سرکاری

مؤلفہ
مولانا محمد سلطان ذوق چاٹگامی
مدیر دار المعارف الاسلامیہ چاٹگام

ناشر
غنی بکڈپو اینڈ اسٹیشنری مارٹ
برمی کالونی گلی نمبر ۳ مکان نمبر ۳۶ جی لانڈھی کراچی نمبر ۳۰

حرفِ آغاز

حامِداً ومصلّیاً۔ امّابعد!

تاریخ بتاتی ہے کہ اردو زبان نے اپنی زندگی کے مختلف ادوار میں متعدد کروٹیں بدلی ہیں، اور جب ہی ایک دور سے نکل کر آگے قدم رکھا اس کے حسن و رعنائی میں اضافہ ہوا۔ ہر دور کے اہلِ قلم، مقررین اور باکمال شعراء نے اپنی قیمتی کاوشوں کے ذریعہ گرانقدر سرمایہ سے اردو ادب کی روایات کو مالا مال کیا اور اسکا نام روشن کیا، کلامِ الٰہی کے ترجمہ و تفسیر سے لیکر بے شمار دینی کتابوں کے اردو زبان میں شائع ہونے نے اس کی قبولیت و پذیرائی کو اور چمکایا ہے۔

غیر منقسوم بھارت میں اگرچہ متعدد زبانیں بولی جاتی تھیں، لیکن اردو ایسی زبان ہے جو تقریباً بھارت کے ہر صوبے اور ہر خطے میں بولی اور سمجھی جاتی تھی، تقسیمِ ہند کے بعد بھی یہ پورے پاک و ہند کی مشترکہ زبان رہی ہے، لیکن اس وقت قومی زبان کی حیثیت سے اردو کو صرف پاکستان ہی میں جگہ ملی ہے۔ ہندوستان میں خالص ہندی زبان کو رواج دیا جا رہا ہے، اور بنگلہ دیش میں "بنگلہ بھاشا" کو، البتہ علماءِ ہند اور علماءِ بنگلہ دیش کو ہمیشہ اردو سے خاص شغف اور انس رہا ہے۔

مدارس کے طلبہ اردو سمجھتے ہیں، بولتے ہیں اور لکھتے ہیں۔ افہام و تفہیم کی سہولت کے لئے اگرچہ بنگلہ دیش میں علاقائی زبان مستعمل ہوتی ہے، لیکن ایک دفعہ اردو میں ترجمہ ضرور ہوتا ہے گو بعض حضرات یہ تازہ احساس دلانا چاہتے ہیں، کہ ملکی زبان ہی میں ترجمہ کرانا چاہئے۔ لیکن علمی و فنی اصطلاحات کو اردو سے جو خاص ارتباط ہے نہ اس کا انکار کیا جا سکتا ہے اور نہ وہ ربط و رشتہ علاقائی زبانوں میں پیدا کرنا ممکن ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ قواعد و محاورہ کا لحاظ کئے بغیر اردو بولنے اور لکھنے پر کوئی خاص فائدہ مرتب ہونے والا نہیں، جن کی مادری زبان اردو نہیں ان کو صحیح اردو بولنے اور لکھنے کے لئے زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ نحو اور ادب سیکھے بغیر کوئی زبان نہیں آتی۔ نحو تو وہی قواعد ہیں جو اہلِ زبان کی بول چال اور محاورہ سے لئے گئے، کیونکہ کسی قوم کی زبان پہلے بنتی ہے بعد میں اس کے قواعد منضبط ہوتے ہیں،

یہ بھی یاد رہے کہ جب زبان ایک دور سے نکل کر آگے بڑھتی ہے تو بہت سے ضابطے ٹوٹ پھوٹ جاتے ہیں، اور لوگوں کے ذہن بھی بدلتے رہتے ہیں، کبھی ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ ایک زمانے کا طرز و طریقہ دوسرے زمانے کے اذہان کو نہیں بھاتا، یا افہام و تفہیم کے لئے کفایت نہیں کرتا۔ یہی بات ہے جس کے پیشِ نظر

میں نے یہ رسالہ مرتب کرنے کا ارادہ کیا ۔ اس میں زبان آنے کا ایک آسان اور موثر طریقہ اختیار کیا گیا ہے امثلہ و تمرینات سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ قواعد میں ضروری ترمیم و اضافہ بھی کرنا پڑا ، اگلے مؤلفین کی کتابیں بھی میری نظر سے اوجھل نہیں ہیں ، ۔

جہاں تک توفیق ہوئی میں نے اپنی تحقیق و تجربہ اور کتب قواعد کا نچوڑ پیش کرنے میں اپنی بساط کی حد تک کوشش سے دریغ نہیں کیا ۔ تاہم اگر کسی جگہ غلطی یا فروگذاشت کا ہونا معلوم ہو جائے تو ناکارہ کو مطلع کرنے کی کھلی اجازت بلکہ درخواست ہے ، کیونکہ کسی زبان کے قواعد و ضوابط کی ترتیب جتنی پہلودار ہوتی ہے میرا علمی سرمایہ اس کے آگے ہیچ ہے ،

کتاب کی افادیت و مقبولیت کے لئے منبع فیاض رب العزت کے آگے دست سوال پھیلائے ہوئے اور سرنیاز خم کئے ہوئے اپنا تمہیدی بیان ختم کرتا ہوں ، فقط ۱۲۰

خادم علم و علماء
محمد سلطان ذوق چاٹگامی ۔
۱۸ر ذی الحجہ ۱۳۹۸ھ ،

تاریخ زبانِ اردو

اردو زبان دنیا کی جدید زبانوں سے ہے جو بارھویں صدی عیسوی کی پیداوار ہے شروع میں رائج الوقت متعدد زبانوں کی منت پذیر رہی۔ آخر تیرھویں صدی عیسوی میں زمانے کے ادباء و شعراء کی توجہات سے یہ زبان اپنے پاؤں پر کھڑی ہو گئی، دنیا کی دوسری زبانیں، سنسکرت، عربی، فارسی، لاطینی بہت پرانی ہیں اور ہزاروں سال ہوئے لوگ ان میں کتابیں لکھتے ہیں' اردو زبان عمر میں ان سب سے چھوٹی ہے لیکن جو لطف اس میں ہے وہ عجیب ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ کئی اچھی اچھی بولیاں اس میں آکر ملگئی ہیں۔

ہے زبان ایک' بے شمار مزے۔

اس کی ہر بات میں ہزار مزے

ترکی زبان میں "اردو" لشکر کو کہتے ہیں، بعضوں نے اس کے معنی فوجی کیمپ بھی بتائے ہیں، شاہجہان نے جب دہلی کا لال قلعہ، جامع مسجد، اور شہر پناہ وغیرہ کی تعمیر کرائی تو وہاں کے بازار کو "اردوئے معلی" کا خطاب دیا تھا۔

اردو اصل میں لشکری بولی تھی۔ اس کی کہانی یہ ہے کہ جب آریہ وسط ایشیا کے میدانوں سے اتر کر پنجاب کی راہ سے ہندوستان میں آئے تو انہوں نے یہاں کے قدیم باشندوں کو جنوبی ہند کی طرف دھکیل دیا۔ اور خود پنجاب میں اور گنگا کے کنارے آباد ہو گئے۔ اس زمانے میں آریہ ہندو کی زبان سنسکرت تھی۔ لیکن کچھ تو ان لوگوں کے بڑھتے پھیلنے اور کچھ آب ہوا کے اثر سے سنسکرت بگڑ بگڑا کر کچھ کی کچھ ہو گئی اس غلط سلط بولی کا نام "پراکرت" رکھا گیا، ڈیڑھ ہزار سال تک لوگ پراکرت بولتے رہے۔ لیکن جب راجہ بکرماجیت گدی پر بیٹھا تو اس نے سنسکرت کو جو دیوتاؤں کی بولی سمجھی جاتی تھی، پھر زندہ کرنا چاہا راجہ کی مرضی پاکر بڑے بڑے پنڈت سنسکرت میں کتابیں لکھنے لگے، اور سنسکرت پھر ہندوستان کی علمی زبان بن گئی۔

لیکن دربار کے امیر و وزیر اور پڑھے لکھے لوگ تو سنسکرت بولنے لگے، مگر عوام اب بھی پراکرت ہی بولتے رہے۔ آخر پراکرت بدلتے بدلتے "برج بھاشا" میں تبدیل ہو گئی۔ چنانچہ مسلمانوں کے ہندوستان میں

وارد ہونے سے پہلے سارے شمالی ہند میں برج بھاشا بولی جاتی تھی، بتاتے ہیں کہ برج بھاشا نہایت شیریں زبان تھی۔
اس اثنا میں مسلمان ہندوستان میں قدم جمانے لگے، پہلے پٹھانوں اور پھر مغلوں کی بادشاہت ہوئی، ان لوگوں کی زبان فارسی تھی۔ اور فارسی میں بہت سے عربی اور ترکی کے الفاظ ملے ہوئے تھے جس طرح آجکل انگریزی زبان کے بہت سے الفاظ اردو سے بغل گیر ہو رہے ہیں، اسی طرح فارسی اور ترکی کے بے شمار الفاظ برج بھاشا میں ملنے لگے، مغلوں کے عہد میں یورپ کی بعض قومیں ہندوستان میں آئیں، اس لئے کچھ پرتگالی اور کچھ فرانسیسی الفاظ بھی برج بھاشا میں آ گئے، اسی طرح ہوتے ہوتے شاہجہان کے زمانے میں برج بھاشا کی صورت ایسی بدل گئی کہ اسکا پہچاننا مشکل ہو گیا، اس زبان کو ہندو مسلمان سمجھ سکتے تھے کیونکہ اس میں ہندی بھاشا اور فارسی کے الفاظ ملے ہوئے تھے،

چونکہ مغلوں کے لشکروں میں ہندو، مسلمان سب ہی نوکر تھے، اس لئے یہ زبان چھاؤنیوں میں پھیل گئی، اسی طرح اس بولی کا نام "اردو" پڑ گیا، ابتدا میں اسکا نام ہندی رہا چنانچہ بعض قدیم شاعروں نے اسی نام سے اسکو موسوم کیا ہے، اصل میں ہندی دیہی پراکرت زبان ہے جو ہندوستان میں رائج تھی:
خلاصہ یہ ہے کہ اردو زبان برج بھاشا (یعنی قدیم ہندی یا پراکرت) اور فارسی کے میل جول سے بنی ہے، اوپر مذکور ہوا کہ برج بھاشا پراکرت کی بگڑی ہوئی صورت ہے۔ اسکو متعدد عنوان سے بتایا گیا ہے:
بعضوں نے کہا ہندی اور فارسی سے مل کر بنی ہے، اور بعضوں نے کہا اسکا رشتہ براہ راست پراکرت سے ہے، اور بعضوں نے لکھا ہے کہ برج بھاشا اور فارسی کے اختلاط سے یہ زبان عالم وجود میں آئی ہے، زبان اردو کی کسی عبارت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں متعدد زبانوں کی آمیزش ہے، یہ سچ ہے کہ اردو ہندی نژاد ہے، قدیم ہندی یا پراکرت کی آخری اور سب سے شائستہ صورت ہے۔ برج بھاشا اور فارسی سے مل کر بنی ہے، ہندی نژاد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ زبان کی بنیاد ہندی پر ہے کیونکہ بیرونی زبانوں کا اثر زیادہ تر اسماء و صفات میں ہوا ہے، تمام حروفِ فاعلی، مفعولی، اضافت، نسبت، ربط وغیرہ ہندی ہیں ضمائر سب کے سب ہندی ہیں۔ افعال اکثر ہندی یا ہندی اور فارسی سے مرکب ہیں۔ اس میں جو سنسکرت اور پراکرت کے الفاظ ہیں وہ کثرتِ استعمال سے گھس گھس کر نرم اور ملائم ہو گئے،

اگرچہ اس زبان کا براہ راست تعلق پراکرت سے تھا، مسلمانوں کی آمد سے اسمیں فارسی الفاظ کا عمل دخل شروع ہوا، اس کی فطرت میں فارسی الفاظ و محاورات کو قبول کر لینے کی کافی صلاحیت تھی

لہٰذا فارسی کے نرم اور ملائم الفاظ کو اس نے بآسانی جذب کر لیا۔ چونکہ فارسی الفاظ ہندی رسم الخط میں آسانی اور صحت سے نہ لکھے جا سکتے تھے اس لئے اس کے لئے فارسی رسم الخط رائج ہوا، اور اردو شاعری فارسی شاعری کے قدم بقدم چلنے لگی، اسی طرح نثر پر بھی ایسا ہی انقلاب گزرا۔ الغرض اردو پر فارسی زبان کا اس قدر گہرا اثر پڑا کہ اردو کی ابتدائی خصوصیات کا بالکل خاتمہ ہو گیا،

اردو زبان کی ابتدا عام بول چال سے شروع ہوئی، اس کے بعد اس زبان میں اشعار لکھے جانے لگے، مگر اس وقت کیفیت یہ تھی کہ ایک مصرعہ فارسی کا ہے اور دوسرا اردو کا یا دونوں زبانیں ملا کر اشعار لکھے گئے اکثر اشعار ایسے ملیں گے کہ صرف ایک لفظ کے فارسی کر دینے سے سارا شعر یا مصرعہ فارسی کا ہو جاتا ہے، مولوی نعمان فطرت کا ایک شعر ملاحظہ ہو؎

از زلفِ سیاہِ تو بدِل دھوم پڑی ہے در گلشنِ آئینہ گھٹا جھوم پڑی ہے،

اس شعر کی ساخت خالص فارسی ہے۔

نثرِ اردو: نثرِ اردو کا سنگِ بنیاد انیسویں صدی میں ڈاکٹر جان گل کرائسٹ نے فورٹ ولیم کالج کلکتہ میں رکھا۔ یہ کالج اس لئے کھولا گیا تھا کہ نو وارد انگریزوں کو اردو سکھانے کے لئے کتابیں لکھی جائیں، وہاں میر امن دہلوی، سید حیدر بخش حیدری وغیرہ چند ادیبوں کو بلایا گیا جنہوں نے نئے انداز میں کتابیں لکھیں، رجب علی بیگ سرور نے نثرِ مقفیٰ لکھی جس میں صنائع و بدائع تھے۔ ان کی تصنیف "فسانۂ عجائب" اس رنگ کی بہترین کتاب ہے میر انشا کی "دریائے لطافت" تاریخی اہمیت رکھتی ہے۔ "اردوئے معلیٰ" اور "عودِ ہندی" دونوں کتابیں مرزا غالب کے خطوط کا مجموعہ ہیں، عبارت نہایت سلیس سادہ بے تکلف اور دلاویز ہے، عیسائی پادریوں نے بھی اردو کی ترویج میں خاصا حصہ لیا، اور انجیل کے اردو ترجمے شائع کئے۔ مولانا محمد حسین آزاد کے والد مولوی محمد باقر نے ۱۸۳۶ء میں اردو کا اخبار جاری کیا، جو اردو زبان کا پہلا اخبار تھا۔ ۱۸۰۳ء میں قرآن حکیم کا پہلا اردو ترجمہ ہوا، انیسویں صدی کا نصف آخر اردو نثر کی ترقی کا زریں دور شمار کیا جاتا ہے۔ اس عہد میں سرسید[ع] اور ان کے رفقا علامہ حالی، شبلی نعمانی، شمس العلماء مولانا محمد حسین آزاد، خان بہادر ذکاء اللہ خان، مولوی چراغ علی

ع سرسید ایک سادہ اور جامع طرزِ تحریر کے موجد تھے۔ لیکن ساتھ ہی انہوں نے مدرسانہ تعلیم سے بیزار ہو کر علی گڑھ کالج کی بنیاد رکھی، اور مسلمانوں کو انگریزی تعلیم کی طرف توجہ دلائی ۱۲

نواب محسن الملک ، اور شمس العلماء مولوی نذیر احمد کی تحریروں سے اردو کے نثری ادب کو بید فائدہ پہنچا، اس زمانے میں اردو پر انگریزی تعلیم کا نمایاں اثر پڑنے لگا ، مطبع کی ایجاد سے طباعت کی آسانی ہوئی ، اور اردو رسائل اور اخبارات بکثرت نکلنے لگے ، اور اب اردو فارسی سے بے نیاز ہو کر اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے قابل ہو گئی ۔

آخری دور میں سید سلیمان ندوی ، مولانا ابوالکلام آزاد ، مولانا عبدالماجد دریا بادی ، مولانا سید علی بلگرامی ، مولوی عبدالحق بابائے اردو ، سر شیخ عبدالقادر عزیز نے اردو ادب کی خدمت میں نمایاں حصہ لیا ۔

دارالمصنفین اعظم گڑھ ، انجمن ترقی اردو ، ندوۃ العلماء لکھنؤ ، اور علماء دارالعلوم دیوبند نے اردو زبان کی خدمت میں سرگرم حصہ لیا ۔

نظم اردو

اردو شاعری کی ابتداء دو روشوں پر ہوئی ایک طرف تو فارسیت کا زور تھا ، اور دوسری طرف ہندیت کا ، فارسیت کا زور شمالی ہند میں تھا ۔ کیونکہ شمالی ہند میں سرکاری درباری اور اہل ثروت کی علمی زبان فارسی تھی ،

امیر خسرو اردو کے پہلے شاعر ہیں ، اردو کی پہلی غزل انہیں سے منسوب ہے ۔ امیر خسرو سے لیکر شعراء دکن تک تین صدیوں کے طویل زمانے میں زبان نے کوئی نمایاں ترقی نہیں کی ، شاہان بیجا پور اور گولکنڈہ کے عہد میں اردو زبان کی آفتاب طلوع ہوا ۔ بادشاہ خود صاحب علم و فضل اور اہل علم کے قدردان تھے ، محمد قطب شاہ ، عبداللہ قطب شاہ ، اور ابو اسحق دکنی زبان میں شعر کہتے تھے ، اسی طرح بیجا پور کے بادشاہ عادل شاہ اول اور ثانی کی تصنیفات زبان و ادب کے تدریجی ارتقاء کی قابل قدر مثالیں ہیں ۔

ولی کے زمانے میں اگرچہ اور بھی شاعر تھے لیکن ان کے سامنے کوئی نہ چمک سکا ۔ ولی نے اردو شاعری کا سنگ بنیاد باقاعدہ طور پر رکھا ۔ اور شمالی ہند کے شعراء نے انہی کا تتبع کیا ۔ آخری عمر میں ولی دکن سے دہلی آگئے ، اور دہلی والے انہی کا تتبع کرنے لگے ۔

ولی فارسی کے بھی کہنہ مشق شاعر تھے : لہذا اردو شاعری فارسی شاعری کے نقش قدم پر چلنے لگی ۔

میر سودا کا زمانہ اردو شاعری کی ترقی کا زمانہ ہے، اسی دور کے شعرا نے تمام اصناف سخن میں طبع آزمائی کی ہے۔ یہ لوگ غزل کے استاد تھے، مثنوی اور قصیدہ بھی خوب لکھتے تھے، میر حسن کی مثنوی "سحر البیان" کا جواب نہیں، سودا قصیدہ کے بادشاہ تھے۔+

دوسرے دور کی ابتدا شاہ نصیر، ذوق، غالب، مومن اور ظفر سے ہوتی ہے اس عہد میں ہندی کے رہے سہے الفاظ بھی زبان سے خارج کردئیے گئے۔ شاہ نصیر کو استاد اور ذوق کے زمانے کی درمیانی کڑی سمجھنا چاہئے۔ اسی دور میں نظیر اکبرآبادی ہوئے جن کا رنگ سب سے جدا اور نرالا تھا۔ غالب و مومن کے ہاں فارسی الفاظ و محاورات کی بھرمار ہے۔+

زوال دہلی کے بعد بیشتر اہل کمال لکھنؤ چلے گئے۔ اور لکھنؤ میں ایک نئے دور شاعری کی بنیاد رکھی گئی زبان میں جدتیں اور رنگینیاں پیدا ہوئیں، پرانے الفاظ، ترکیبیں اور بندشیں ترک کردی گئیں، آتش اور ناسخ اسی دور کے مشہور شاعر تھے۔+

مرثیہ ایک صنف سخن ہے، یہ صنف عرب سے ایران کے راستے ہندوستان میں آئی میر خلیق، ان کے فرزند میر انیس، اور انیس کے ہم عصر مرزا دبیر نے اس صنف کو زندہ کیا۔ انقلاب دلی اور واجد علی شاہ کے بعد شعرا اسلامی ریاستوں میں بٹ گئے، ان کا کوئی خاص رنگ نہ تھا، پہلے شاعروں کے تتبع کرتے تھے، امیر، داغ، اور جلال اس دور کے مشہور شاعر ہیں۔+

مولانا محمد حسین آزاد، اور مولانا حالی، جدید طرز کے بانی ہیں جو حسن و عشق کی قید سے آزاد ہے، مولانا حالیؒ نے قومی شاعری کی بنیاد رکھی، اور اقبالؒ نے اسے بام عروج پر پہنچایا ہے، حسرت موہانی نے غزل کو نئے رنگ میں ڈھالا۔+

چند منتخب شعراء اور ترقی اردو میں انکی خدمات،

مرزا اسد اللہ خان غالب (ولادت ۱۷۹۷ء بمقام آگرہ) مرزا غالب کا تخیل بلند اور مضامین عالی ہیں: فلسفہ ان کے کلام کا بڑا جوہر ہے، اور جدت ادا خاص جوہر ہے مرزا کے بے شمار شاگرد تھے جن میں علامہ حالی نے بڑا نام پایا ہے: حالی نے مرزا کے حالات زندگی "یادگار غالب" میں لکھے ہیں۔ مرزا کی زندگی میں ان کے کلام کی قدر نہ ہوئی۔ وہ خود لکھتے ہیں سے ع

شہرت شعرم بگیتی بعد من خواہد شدن

مرزا نے نظم و نثر میں جو موتی بکھیرے ہیں، وہ اردو ادب کے لئے سرمایۂ افتخار ہیں:

علامہ اقبالؒ (ولادت ۱۸۷۷ء بمقام سیالکوٹ) علامہ اقبال ایک زبردست شاعر اور مفکر تھے اقبال کی حیات افروز شاعری سے شعری دنیا میں جو انقلاب عظیم پیدا ہوا، وہ کسی سے مخفی نہیں، کلام اقبال نے مسلمانوں کی قوم میں ایک نئی زندگی اور روح پیدا کردی ہے:-

خاقانی ہند شیخ محمد ابراہیم ذوق دہلوی
ولادت ۱۲۰۴ء بمقام دہلی

ذوق دہلوی نے اردو شاعری میں انوکھے انداز جدید خیالات اور روزمرہ کی بنیاد رکھی، اس کے علاوہ قصائد میں ذوق کو جو مرتبہ حاصل ہے وہ کسی شاعر کو نصیب نہیں ہوا۔ شیخ کی عمر ابھی ۱۹ سال کی تھی کہ شاہی دربار میں ایک قصیدہ پڑھا جس پر خوش ہوکر بادشاہ نے انہیں خاقانی ہند کا خطاب عطا کیا،

مولانا فضل الحسن حسرت موہانی (ولادت ۱۸۷۸ء بمقام موہان اودھ)

مولانا حسرت موہانی کا پایہ غزل میں بہت بلند ہے مولانا شاعر ادیب ہونے کے علاوہ ایک نڈر سیاستدان کی حیثیت سے برصغیر پاک و ہند میں بہت مشہور ہیں، تمام عمر طوق و سلاسل میں گزری لیکن کسی وقت میں شعر و ادب کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹا۔ خود فرماتے ہیں سے ع

اِک طرفہ تماشا ہے حسرتؔ کی طبیعت میں
ہے مشقِ سخن جاری، چکی کی مشقت میں

متروکات سخن، معائب سخن، محاسن سخن، مولانا کے متعدد رسائل ہیں، جن کے مجموعہ کا نام ہے "نکات سخن"۔ یہ کتاب مقبول ہوئی، اور پنجاب یونیورسیٹی کے نصاب میں بھی داخل ہے، مولانا کا سب سے بڑا کارنامہ "انتخاب سخن" ہے، جو باکمال شاعروں کے کلام کا بہترین انتخاب ہے۔ گیارہ جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔

میر انیس (ولادت فیض آباد ۱۸۰۳ء) - میر انیس فیض آباد میں پیدا ہوئے بعد کو ان کا خاندان لکھنؤ چلا آیا، اور وہیں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ انیس، مرثیہ گوئی کے بادشاہ تھے، اور یہ فن انکے آبا و اجداد کا خاص حصہ تھا، انیس کا شمار اردو زبان کے چوٹی کے شاعروں میں ہوتا ہے مناظر فطرت کی عکاسی میں میر انیس مرحوم کے مرثیے اردو کا بہترین سرمایہ ہیں۔

مولانا محمد حسین آزاد (ولادت دہلی ۱۸۳۰ء) اردو میں ان کے پائے کا دوسرا انشاپرداز نہیں ہوا اس لئے ان کی زبان کو الہامی زبان کہا جاتا ہے، مولانا "آزاد" نے جہاں اردو نثر میں رنگا رنگ کے موتی بکھیرے ہیں، وہاں اردو نظم میں نیچرل شاعری کی ایجاد کا سہرا بھی انہیں کا سر ہے۔

مولانا الطاف حسین حالی (ولادت پانی پت ۱۸۳۷ء) حالی اردو شاعری میں مجدد کی حیثیت رکھتے ہیں۔ سب سے پہلے انہوں نے ہی زلف و رخسار سے نکل کر قومی شاعری کی بنیاد رکھی، "اور اقبال" نے اسے بام عروج پر پہنچایا، "مسدس حالی" ایک زندہ جاوید شاہکار کی حیثیت سے قوم کے سامنے پیش کی، جو سادگی کا مرقع اور اثر میں ڈوبی ہوئی ہے۔ مقدمہ شعر و شاعری کے علاوہ "حیات جاوید"، "یادگار غالب"، "حیات سعدی"، فن سوانح نگاری کی اچھی مثالیں ہیں۔

ابوالاثر حفیظ جالندھری

حفیظ ضلع جالندھر میں پیدا ہوئے
دور حاضر میں حفیظ جالندھری کی شاعری بھی اردو ادب کے لئے باعث ناز سرمایہ ہے۔ ان کی شاعری ایک طرف تو جوانی کی حسین امنگوں کی نقاب کشائی کرتی ہے۔ دوسرا پہلو منظر نگاری ہے۔

تاریخ اسلام کے زریں واقعات رزم و بزم کو اردو نظم میں لکھ کر "شاہنامہ اسلام" کی صورت میں پیش کیا ہے جس پر قوم نے انہیں فردوسی اسلام کا خطاب دیا ہے۔

نثر میں ... طبع زاد افسانوں کا مجموعہ چھپ کر اہل ذوق سے خراج تحسین وصول کر چکا ہے۔ انتقال فرما چکے ہیں۔ ذوق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قواعدِ اردو

غلطیاں اور ان کی اصلاح

۱۔ قواعدِ اردو میں اسمار کی تذکیر و تانیث کا علم اہم ترین جزو ہے، علامتِ اضافت کے استعمال اور افعال کی تذکیر و تانیث کا مدار زیادہ تر اسی پر ہوتا ہے، محاورہ سے ناواقف ہونے کی وجہ سے اکثر اسمار کی تذکیر و تانیث میں غلطیاں ہو جاتی ہیں،

۲۔ الفاظ کے تلفظ میں غلطی ہو جاتی ہے، مثلاً زبر کی جگہ پیش یا ساکن الاوسط[1] کو متحرک الاوسط تلفظ کر لیا جاتا ہے،

۳۔ علامتِ فاعل "نے" کا استعمال کبھی بے محل ہو جاتا ہے، اسی طرح علامتِ مفعول "کو" اور علامتِ اضافت "کا۔ کے۔ کی وغیرہ کے استعمال میں غلطیاں ہو جاتی ہیں،

۴۔ حروفِ ربط جن کو حروفِ معانی بھی کہتے ہیں یعنی نے۔ سے۔ پر وغیرہ کی وجہ سے الفاظ کے آخر میں جو تبدیلیاں ہوتی ہیں انہیں غلطیاں ہو جاتی ہیں،

۵۔ اسمار میں واحد جمع کا کبھی ایک دوسرے کی جگہ بے موقع استعمال ہو جاتا ہے۔

۶۔ ضمائر کا استعمال کبھی غلط اور بے ضابطہ ہو جاتا ہے،

۷۔ افعال کی تذکیر و تانیث میں غلطی ہو جاتی ہے،

علاج پہلی غلطی کی اصلاح یعنی اسمار کی تذکیر و تانیث کے لئے کتاب کے آخر میں تذکیر و تانیث کا ایک رسالہ شامل کر دیا گیا ہے، اور اس سے پیشتر کچھ اصول بھی بصیرت کے لئے لکھے گئے ہیں ان کو ضبط کر لیا جائے،

---

[1] جس کلمہ کا درمیانی حرف ساکن ہو، اور متحرک الاوسط جس کلمہ کا درمیانی حرف حرکت والا ہو ۱۲

۲ - دوسری قسم کی غلطی یعنی غلط تلفظ کو درست کرنے کے لئے اہل زبان سے سننا اور محاورہ کا تتبع ضروری ہے، کم از کم کسی جاننے والے سے دریافت کر لیا جائے، لغات کھول کر دیکھ لیا جائے کہ اس لفظ کا تلفظ کیا ہے، اس کی حرکات و سکنات اور حرفوں کی صحیح ترکیب کیسی ہے۔ اصلاح کچھ عرصہ مشق کرنے سے بآسانی یہ غلطی جاتی رہے گی۔ ۳ و ۴ و ۵ و ۶ اور ساتویں قسم کی غلطیوں کیلئے آئندہ صفحات میں کچھ ضابطے درج کئے گئے ہیں ان کا لحاظ رکھا جائے۔ ۱۲ مؤلف، +

"نے" علامت فاعل کا استعمال

پہلے یہ معلوم کر لینا چاہئے کہ کہاں "نے" کا استعمال صحیح نہیں +

۱ - فعل ماضی کے سوا اور کسی فعل کے ساتھ "نے" نہیں آتا ہے، جیسے زید کہتا ہے، خالد پڑھے گا، تو خط لکھ، تم اسکو مت مارو (ان مثالوں میں دیکھو کہ حال و مستقبل اور امر و نہی کے فاعلوں کے بعد "نے" نہیں آیا ہے) +

۲ - فعل ماضی لازم کے ساتھ بھی "نے" نہیں آتا، جیسے میں آیا، وہ بیٹھا، تم سو گئے (میں نے آیا، اس نے بیٹھا، تم نے سو گئے کہنا غلط ہے)، +

۳ - فعل ماضی متعدی میں استمراری و تمنائی کے ساتھ بھی "نے" نہیں آتا، جیسے میں کتاب پڑھتا تھا، کاش تو سبق سیکھتا، (میں نے پڑھتا تھا، کاش تو نے سبق سیکھتا، کہنا صحیح نہیں ہے) ۱۲

اب یہ سمجھ لو کہ کہاں فاعل کے بعد "نے" لانا چاہئے۔

۴ - فعل متعدی کے ماضی مطلق، ماضی قریب، ماضی بعید، اور ماضی شکی کے ساتھ فاعل کے بعد "نے" آتا ہے، جیسے اس نے کہا، انہوں نے لکھا ہے، تو نے دیکھا تھا، تم نے سنا ہوگا، البتہ مصادر لانا، بولنا، بھولنا، شرمانا، مستثنیٰ ہیں، جیسے میں لایا، وہ بولا، تو بھولا، تم شرمائے۔ مصدر "سمجھنا" میں "نے" لانا نہ لانا، دونوں صحیح ہیں، جیسے میں سمجھا، اس نے سمجھا، اسی طرح جو فعل متعدی کر جانا، چکنا، سکنا، لگنا کے ساتھ ترکیب پاوے وہ بھی مستثنیٰ ہے، جیسے حامد کتاب لے گیا، میں روٹی کھا چکا، عائشہ خط نہ لکھ سکی، تم غفلت کرنے لگے،

۵ - جب فعل لازم اور متعدی آپس میں مل کر آتے ہیں تو فعل آخر کے اعتبار سے "نے" لاتے ہیں، جیسے زید نے اسے جا مارا، خالد اپنی تنخواہ لے آیا،

"کو" علامتِ مفعول کا استعمال"

۱۔ جب مفعول ذوی العقول میں سے ہو اور معرفہ ہو تو اس کے بعد "کو" آئیگا جیسے میں نے زید کو مارا۔
۲۔ جب مفعول ذوی العقول میں سے ہو لیکن نکرہ ہو تو اس کے ساتھ "کو" نہیں آتا۔ جیسے میں نے آدمی دیکھا
۳۔ مفعول غیر ذوی العقل یا بے جان کے ساتھ "کو" نہیں آتا، جیسے میں نے بکری ذبح کی، میں نے گھر صاف کیا البتہ تاکید اور تخصیص کے وقت "کو" لاتے ہیں، جیسے (غیر ذوی العقول میں) میں نے اس بکری کو ذبح کردیا، میں نے سانپ ہی کو مار ڈالا (اور بے جان میں) اس نے باغ کو سنوارا، عورتوں نے گھروں کو صاف کیا، میری فریاد کو سنو،

۴۔ جب دو مفعول ہوں، ایک جاندار دوسرا بے جان، تو جاندار کے ساتھ کو آتا ہے، چاہے وہ جاندار مفعول پہلے آئے یا پیچھے، جیسے میں نے زید کو روپیہ دیا، میں نے تیرا قلم خالد کو دیا۔ شاذ نادر اس کے خلاف بھی ہوتا ہے، جیسے یہ قربانی کا جانور مدرسہ کو دیدو،

۵۔ اگر دونوں مفعول بے جان ہوں، تو اس میں عموماً ایک متبوع ہوتا ہے، اور دوسرا تابع، تو متبوع کے ساتھ "کو" آئے گا چاہے مقدم ہو یا مؤخر، جیسے مدرسہ کو چندہ دیا، چندہ مدرسہ کو دیا، کعبہ کو غلاف چڑھایا، آپ نے میرے گھر کو عزت بخشی،

۶۔ افعال قلوب میں مفعول اول کے ساتھ "کو" آتا ہے، چاہے مفعول اوّل جاندار ہو یا بے جان، جیسے میں نے زید کو عالم خیال کیا، تم نے تانبے کو سونا سمجھا،

۷۔ مصادر مرکب میں جہاں متعلقہ اسم جو در اصل مفعول ہے مصدر کے ساتھ آتا ہے وہاں "کو" نہیں آئے گا، جیسے منہ چڑھانا، کان کھولنا، بال کھڑے کرنا،

۸۔ مفعول مطلق کے ساتھ "کو" نہیں آتا، جیسے۔ کیسی چال چلتے ہو۔

۹۔ حرف "کو" کبھی ظرفیت کیلئے آتا ہے جیسے زید گھر کو گیا یعنی گھر میں گیا، اور کبھی عوض کیلئے جیسے یہ قلم کتنے کو خریدا یعنی کتنے کے عوض میں خریدا، اور کبھی سببیت کے معنی دیتا ہے، جیسے وہ علم سیکھنے کو مدرسے میں داخل ہوگیا، یعنی علم سیکھنے کیلئے،

فائدہ: تئیں۔ معنی کو تقریباً مترادف ہے، مثلاً معلوم نہیں وہ اپنے تئیں کیا سمجھتا ہے اس فقرے کو یوں ادا

کرتے ہیں، وہ اپنے آپ کو کیا سمجھتا ہے، البتہ سابقین کے کلام میں بکثرت مستعمل ہے۔

۱۰ ۔ مفعول لہٗ کے ساتھ "کو" آتا ہے جیسے ہم نے اسے ادب دینے کو مارا،

۱۱ ۔ ضمائر میں "کو" نہ لا کر اسکو کی بجائے اُسے، ان کو کی بجائے انہیں، تجھ کو کی بجائے تجھے تم کو کی بجائے تمہیں مجھ کو کی بجائے مجھے ہم کو کی بجائے ہمیں کہنا بھی صحیح ہے،

کا - کے - کی علاماتِ اضافت کا استعمال

۱ ۔ اردو میں مضاف الیہ پہلے اور مضاف پیچھے ہوتا ہے (بخلاف عربی و فارسی کے، کہ وہاں مضاف پہلے آتا ہے)، مضاف واحد مذکر ہو تو اسکے قبل "کا" اور تثنیہ یا جمع مذکر ہو تو "کے" اور مؤنث ہو تو "کی" آئے گا، جیسے زید کا لڑکا، زید کے دو لڑکے، زید کے سب لڑکے، خالد کی لڑکی، خالد کی دو لڑکیاں، خالد کی سب لڑکیاں،

۲ ۔ علامتِ اضافت جو عموماً مضاف و مضاف الیہ کے درمیان آتی ہے اگر آخر میں آئے تو "کی" کے بجائے "کے" مستعمل ہوتا ہے، مگر ایسا عموماً نظم میں ہوتا ہے،

جیسے ~ معرفت میں اس خدائے پاک کے
اڑتے ہیں ہوش و حواس ادراک کے،

۳ ۔ نظم میں کبھی مضاف و مضاف الیہ کی ترتیب بھی بدل دیتے ہیں جیسے

~ یہی حال دنیا میں اس قوم کا ہے،
بھنور میں جہاز آکے جس کا گرا ہے،

۴ ۔ اردو لفظ فارسی یا عربی کی طرح فارسی ترکیب سے نہ مضاف ہوتا ہے نہ مضاف الیہ، مثلاً شعلۂ آگ، روٹی گندم، موسم برسات غلط ہے، آگ کا شعلہ، اور گندم کی روٹی، برسات کا موسم کہا جائے گا،

۵ ۔ مضاف الیہ جب حاضر و متکلم کے ضمائر ہوں تو علامتِ اضافت رَا ۔ رَے ۔ رَی ہوتی ہے جیسے ۔ تیرا ۔ تیرے ۔ تیری، میرا، میرے، میری،

۶ ۔ اگر فاعل ایک ہی جملہ کے اندر دوسری بار اضافی شکل میں آئے تو اپنا، اپنے، اپنی ہو جائے گا،

جیسے حمید اپنے گھر سے نکلا، اس نے اپنی کتاب مجھے دیدی، وہ چلے گئے اور اپنا کام مجھ پر چھوڑ گئے۔ ایسا نہیں کہا جائے گا کہ حمید اس کے گھر سے نکلا، اس نے اس کی کتاب مجھے دیدی، وہ چلے گئے، اور انکا کام مجھ پر چھوڑ گئے، البتہ اگر دو الگ الگ جملے ہوں تو ضمیر ہی کو دوہرایا جائے گا، جیسے وہ چلے گئے، انکا کام مجھ پر چھوڑ گئے، تفصیل مذکورہ سے معلوم ہوا کہ اردو میں علامات اضافت کل نو ہیں ۹ کا۔ کے۔ کی۔ را۔ رے۔ ری۔ نا۔ نے۔ نی۔ لیکن عموماً کثرت استعمال کی بنا پر تین ہی بتائی جاتی ہیں،

حروفِ ربط کی وجہ سے تبدیلی

اصل میں اس کے اندر کا۔ کے۔ کی۔ علامات اضافت ہیں اور نے علامتِ فاعل ہے اور کو، علامتِ مفعول اور پر۔ میں۔ سے۔ تک۔ علاماتِ ظرفی و مجروری ہیں، ان کو حروف معانی بھی کہتے ہیں،

حروفِ ربط نو ہیں، ۹ کا۔ کے۔ کی۔ کو۔ نے۔ پر۔ سے۔ میں۔ تک،

۱۔ جن علاماتِ اضافت کے آخر میں "الف" ہے ان کے بعد کوئی حرف ربط آئے تو وہ الف "ے" مجہول سے بدل جاتا ہے، جیسے۔ اُس کے لڑکے کا قلم، میرے خیال میں، اپنے دل سے، (اس کا لڑکا کا قلم۔ میرا خیال میں۔ اپنا دل سے" کہنا غلط ہے)

۲۔ ظرف یا شبہ ظرف کے بعد کوئی علامتِ ظرف "سے، میں" وغیرہ مقدر ہوتی ہے اس لئے اس کے پہلے علامتِ اضافت کے آخر "ے" مجہول لاتے ہیں، جیسے اس کے برابر۔ اس کے آگے، میرے پیچھے، گھر کے اوپر، تیرے سامنے، اسکے پاس، اس کے نزدیک، وغیرہ، مگر طرف" سے پہلے" کی" لاتے ہیں جیسے، اس کی طرف،

۳۔ اسم فاعل، اسم مفعول، صفت، اور مصدر کے آخر میں بھی الف کو یائے مجہول سے بدلتے ہیں جیسے نقشۂ ذیل سے ظاہر ہے۔

اقسام اسم	اصل لفظ	علامتِ فاعل کے ساتھ،	علامتِ مفعول کے ساتھ،	علامتِ اضافت کے ساتھ،	علامتِ ظرف وغیرہ کے ساتھ،
اسم فاعل	لکھنے والا	لکھنے والے نے	لکھنے والے کو	لکھنے والے کا	لکھنے والے میں
اسم مفعول	لکھا ہوا،	لکھے ہوئے نے	لکھے ہوئے کو	لکھے ہوئے کا	لکھے ہوئے میں،

اسم کے اقسام	اصل لفظ	علامتِ فاعل کے ساتھ،	علامتِ مفعول کے ساتھ،	علامتِ اضافت کے ساتھ،	علامتِ ظرف وغیرہ کے ساتھ،
صفت	اچھا ،	اچھے نے ،	اچھے کو	اچھے کا ،	اچھے میں سے پر تک ،
مصدر	کہنا ،	کہنے نے ،	کہنے کو ،	کہنے کا ،	کہنے میں " "

۴ - ضمیر یا اسم اشارہ وہ - یہ - اسم موصول جو کلمۂ استفہام کون - کلمۂ تنکیر کوئی - ضمیر خطاب و متکلم، تو - اور میں ان سات الفاظ میں حرفِ ربط کے ساتھ ملنے کے بعد حسب ذیل تبدیلی ہوتی ہے،،

اصل لفظ	علامتِ فاعل کے ساتھ،	علامتِ مفعول کے ساتھ،	علامتِ اضافت کے ساتھ ،	علامتِ ظرفی کے ساتھ،
وہ	اُس نے ،	اُس کو / اُسے ،	اُس کا - کے - کی ،	اُس میں سے ،
	اُنھوں نے ،	اُن کو / اُنھیں ،	اُن کا - کے - کی ،	ان پر تک وغیرہ ،
یہ	اِس نے ،	اِس کو / اِسے ،	اِس کا - کے - کی ،	اِس میں سے تک پر
	اِنھوں نے ،	اِن کو / اِنھیں ،	اِن کا - کے - کی ،	اِن میں سے - پر - تک ،
جو	جس نے ،	جس کو / جسے ،	جس کا - کے - کی ،	جس میں سے پر - وغیرہ
	جنھوں نے ،	جن کو / جنھیں ،	جن کا - کے - کی ،	جن میں سے - پر - "
کون	کس نے ،	کس کو ،	کس کا - کے - کی ،	کس میں سے - پر - "
	کن لوگوں نے ،	کن لوگوں کو ،	کن کا - کے - کی ،	کن میں سے - پر - "
کوئی	کسی نے ،	کسی کو ،	کسی کا - کے - کی ،	کسی میں سے - پر - "
تو -	تجھ سے مروت نے ، (جب صفت لائی جائے)	تجھ کو / تجھے ،	تیرا - تیرے - تیری ،	تجھ میں - سے الخ
میں -	مجھ فقیر نے ،	مجھ کو / مجھے	میرا - میرے ، میری ،	مجھ میں - سے الخ

۵ - اسموں کے آخر میں بھی حروفِ ربط کی وجہ سے تبدیلیاں ہوتی ہیں - جیسے اس کا لڑکا حروفِ ربط آنے کے بعد اسکے لڑکے نے - کہ علامتِ اضافت "کا،، اور "لڑکا" دونوں کے

آخر میں الف کو " ے " سے بدل دیا گیا ۔ اسی طرح جمع میں جیسے گھر کے دروازے ، حرفِ ربط آنے کے بعد گھر کے دروازوں پر ، البتہ بعض اسماء ایسے ہیں جنمیں تبدیلی نہیں ہوتی ہے ، جیسے ، میرا گھر ، میرے گھر میں ، لوگوں کے دل ، لوگوں کے دل میں (دلوں میں کہنا بھی صحیح ہے)

جاننا چاہیئے کہ واحد ، جمع اور مذکر مؤنث کی الگ الگ تبدیلیاں ہیں جمع کی تبدیلیاں جمع بنانے کے قواعد میں عنقریب مذکور ہوں گی ، یہاں واحد کی تبدیلیاں بیان کی جاتی ہیں ۔

۱ ۔ جس لفظ واحد مذکر کے آخر " ا " یا " ہ " ہو حرف ربط کے آنے سے وہ الف اور ہ " ے " مجہول سے بدل جائے گا جیسے لڑکا ، پردہ ۔ قلعہ ، کہ حرفِ ربط آنے کے بعد ۔ لڑکے نے ، پردے میں ، قلعے سے ۔ لیکن ہ والے کلمات میں آجکل لکھنے میں تبدیلی نہیں ہوتی صرف پڑھتے وقت بدلتے ہیں ، جیسے عقیدہ میں محلہ میں وغیرہ ،

مستثنیٰ ۔ (الف) خالص سنسکرت لفظ جیسے راجا ۔ داتا ۔ (ب) اسی طرح عزیزوں اور رشتہ داروں کے نام ۔ جیسے ، ابا ، چچا ۔ تایا ۔ دادا ۔ نانا ۔ (ج) عربی الفاظ جن کے آخر میں الف ہو جیسے ، ثنا ، اجزا ۔ اعضا ۔ اقربا ۔ اطبا ۔ اغنیا ۔ حیا ۔ (د) عربی مصدر جو اردو میں مذکر ہے ، جیسے ۔ اخفا ۔ اجرا ۔ افترا ۔ ازالہ ۔ ادارہ ۔ افادہ ۔ استفادہ ۔ استخارہ وغیرہ ۔ مگر جو اردو میں گھل مل گئے ہوں ان میں تبدیلی ہوتی ہے جیسے ، ارادے ، تقاضے ، استعفے ، مقابلے وغیرہ ، (ہ) لقب اور عہدہ وغیرہ جیسے ، ملا ۔ خلیفہ ۔ مرزا (و) دوسری زبانوں کے شہروں ، دریاؤں ، اور پہاڑوں کے نام ، جیسے ، ۔ برما ۔ ایشیا ۔ بخارا ۔ افریقہ ، مگر مکہ ، مدینہ ۔ کلکتہ ۔ ڈھاکہ ، اسی طرح دوسرے ہندوستانی شہروں کے نام میں تبدیلی ہوتی ہے جیسے مدینے تک ، کلکتے میں ۔ ڈھاکے سے ، +

۲ ۔ جس لفظ واحد مذکر کے آخر میں " ع " ہو اسمیں " ے " کا اضافہ ہو جائے گا جیسے مصرعے میں مطلعے سے ، (آج کل بغیر تبدیل بھی مستعمل ہے)

۳ ۔ جس واحد مذکر کے آخر میں " اں " الف نون ہو وہ " ی ۔ ں " سے بدل جائے گا جیسے ، دھویں سے ، کنویں میں ۔

۴ ۔ مذکورہ بالا صورتوں کے علاوہ دوسرے کسی واحد مذکر میں حرفِ ربط کی وجہ سے تبدیلی نہیں ہوگی ، جیسے شہر میں ۔ خیال میں ، مالی نے ۔

۵ ۔ کسی مؤنث میں حرفِ ربط کی وجہ سے تبدیلی نہیں ہوتی جیسے، سزا میں۔ دعا سے، خالہ نے بیوہ نے، جستجو سے، وغیرہ،

اسموں کی وحدت اور جمعیت کا بیان

باعتبار عدد کے اسم کی دو قسمیں ہیں ۔ واحد۔ جمع ۔ واحد ایک کو کہتے ہیں جیسے قلم، کتاب، عورت اور جمع وہ ہے جو ایک سے زیادہ ہو جیسے (دو) پیالے، (بہت) پیالے ۔ دو روٹیاں، بہت روٹیاں ،

۱ ۔ جس لفظ واحد مذکر کے آخر "ا" یا "ہ" یا "ع" نہ ہو اور اس کے بعد حرفِ ربط نہ آئے ، اسکو لفظاً جمع بنانے کی حاجت نہیں جیسے ایک مرد آیا۔ بہت سے مرد آئے، میرا دل رنجیدہ ہے ، بہت سے دل رنجیدہ ہوئے، عـه حرفِ ربط آئے تو ایسے لفظ کی جمع میں "و ن" بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے مردوں نے، دلوں میں ،۔

۲ ۔ جس واحد مذکر کے آخر میں "الف" یا "ہ" ہو تو جمع میں "ے" مجہول سے بدل جائے گا جیسے لڑکا، لڑکے، پردہ، پردے ، ● حرفِ ربط کے آنے سے "الف" یا "ہ" کی جگہ "و ں" ہو جائے گا جیسے لڑکوں نے، پردوں میں، رشتہ داروں کے نام چچا، پھوپا وغیرہ اور خالص سنسکرت لفظ راجا۔ داتا ۔ وغیرہ مستثنیٰ ہیں۔ کہ ان میں واحد جمع یکساں آتا ہے جیسے ایک چچا۔ سب چچا، ایک داتا، بہت سے داتا ۔ ایک راجا۔ بہت سے راجا،
● حرفِ ربط آنے سے ان کے بعد "و ں" آئے گا جیسے چچاؤں نے، داناؤں کو، راجاؤں سے

۳ ۔ جس واحد مذکر کے آخر "اں" ہو جمع میں "ی ں" ہو جائے گا جیسے دھواں، دھویں، کنواں، کنویں ۔ ● حرفِ ربط آنے کے بعد بھی "ی ں" آئے گا جیسے کنویں میں ،۔ پانچواں، ساتواں وغیرہ مذکر کے لئے الف نون کے ساتھ آئے گا اور مؤنث میں، اسی طرح حرفِ ربط آنے کے بعد "ی ں" کے ساتھ بدل جائے گا جیسے پانچواں باب، پانچویں فصل، ساتویں باب میں وغیرہ،

۴ ۔ جس واحد مذکر کے آخر "و" ہو اس کی جمع میں "و ں" بڑھاتے ہیں جیسے ابرو، ابروؤں،

عـه ان کے افعال کی وحدت و جمعیت سے فاعل اور مفعول کی وحدت و جمعیت معلوم ہو جاتی ہے مثلاً وہ سب اپنے اپنے گھر چلے، میں نے برتن خریدے ۔ ۱۲

گیسو، گیسوؤں، آنسو، آنسوؤں، وغیرہ

۵ ۔ جس واحد مؤنث کے آخر میں " ی" ہو جمع میں " اں" بڑھا دیتے ہیں جیسے لڑکی، لڑکیاں، روٹی روٹیاں ۔ ● حرفِ ربط آنے سے " اں" کی جگہ " وں" آئے گا جیسے لڑکیوں نے، روٹیوں میں، لیکن ندا کی حالت میں اسم مذکر و مؤنث کے آخر حرفِ واؤ مجہول زیادہ کرنے سے جمع مفہوم ہوتی ہے جیسے، ای لڑکو! ۔ اے مردو! ۔ اے لڑکیو! ۔ اے عورتو! ۔

۶ جس واحد مؤنث کے آخر میں " ا" یا " و" ہو جمع میں " ء ۔ ی ۔ ں" بڑھا دیتے ہیں، جیسے دعا ۔ دعائیں ۔ تمنا، تمنائیں، آرزو، آرزوئیں، حرفِ ربط آنے سے " وں" ہو جائے گا، جیسے دعاؤں میں، تمناؤں سے، آرزوؤں کے،

۷ ۔ جس واحد مؤنث کے آخر میں " ی" یا " ا" یا " و" نہ ہو جمع میں " ے ۔ ں" بڑھا دیتے ہیں ۔ جیسے عورت ۔ عورتیں ۔ کتاب ۔ کتابیں، مالن، مالنیں، ● حرفِ ربط آنے سے " یں" کی جگہ " وں" ہو جائے گا، جیسے عورتوں نے، کتابوں میں، مالنوں کو،

۸ بہت سارے عربی الفاظ کی جمع خواہ مذکر ہوں یا مؤنث ۔ عربی قاعدے[ع] کے مطابق آتی ہے جیسے مذکر میں ۔ حال، حالات، اعلان، اعلانات، خیال، خیالات، احسان، احسانات، انعام انعامات، صدقہ، صدقات، نمبر، نمبرات، فریضہ، فرائض، وقیقہ، وقائق، مرتبہ، مراتب، مذہب، مذاہب، مرحلہ، مراحل، قول، اقوال، فعل، افعال، خلق، اخلاق، فیض، فیوض، عدو، اعداء، غنی، اغنیا، شقی، اشقیاء، طبیب، اطبّاء، عضو، اعضاء، جزء، اجزاء، خزینہ، خزائن، قرینہ، قرائن، مضمون، مضامین، عارضہ، عوارض، فائدہ، فوائد، قاعدہ، قواعد، وغیرہ۔

اور مؤنث میں ۔ شئی، اشیا، دلیل، ادلّہ و دلائل، محفل، محافل، مسجد، مساجد، توقع، توقعات، ترقی، ترقیات، اطلاع، اطلاعات، مخلوق، مخلوقات، نبات، نباتات، تصنیف تصنیفات، تالیف، تالیفات، عنایت، عنایات، شکایت، شکایات، حکایت، حکایات، تاثیر تاثیرات، تکبیر، تکبیرات، تسلیم، تسلیمات، تقریر، تقریرات، تمرین، تمرینات، تصریح، تصریحات،

ع یعنی جمع کی ساخت عربی طرز پر ہوتی ہے ۔ یہ ضروری نہیں کہ وہی جمع عربی زبان میں بھی صحیح ہو مثلاً حال کی جمع حالات ہے، عربی میں حال کی جمع احوال، اور حالۃ کی جمع ہے حالات ۱۲ ذ

خاتون، خواتین، دوا، ادویہ، غذا، اغذیہ، وغیرہ،
واضح رہے، کہ ان میں بعض الفاظ کی جمع اردو کے طریقے پر " ے " مجہول سے یا " ون " وغیرہ سے بھی آتی ہے۔ جیسے قاعدہ۔ قاعدے۔ حرفِ ربط کے ساتھ قاعدوں سے، محفل، محفلیں، محفلوں میں، تقریر، تقریریں، تقریروں میں، دوا، دوائیں، دواؤں میں، وغیرہ اور بعضے اردو لفظ کی جمع بھی " ات " سے آتی ہے جیسے، سفارش، سفارشات، نوازش، نوازشات، کاغذ، کاغذات پیغام، پیغامات، اجلاس، اجلاسات، کورنش، کورنشات، وغیرہ،
ذیل کے نقشے میں واحد سے جمع بنانے، اور حرفِ ربط آنے کے بعد واحد اور جمع میں تبدیلی کے کچھ نمونے دیئے گئے ہیں،

اسمائے مذکر

واحد	حرفِ ربط کے ساتھ (تبدیلی)	جمع	حرفِ ربط کے ساتھ،
لڑکا ،	لڑکے نے ،	لڑکے ،	لڑکوں نے ،
پردہ ،	پردے میں ،	پردے ،	پردوں میں ،
راجا ،	راجانے ،	بہت راجا ،	راجاؤں نے ،
چچا ،	چچا نے ،	سب چچا ،	چچاؤں نے ،
		اجزا ،	اجزا میں ،
		اعضا ،	اعضا میں ،
اِخفا ،	اِخفا سے ،		
تقاضا ،	تقاضے سے ،	تقاضے ،	تقاضوں سے ،
مرزا ،	مرزا نے ،		
مُلّا ،	ملّا نے ،		
بخارا ،	بخارا سے ،		
برما ،	برما سے ،		

واحد	حرف ربط کے ساتھ (تبدیلی)	جمع	حرف ربط کے ساتھ
دریا،	دریا میں،	بہت سے دریا،	دریاؤں میں،
مکہ،	مکے میں،		
مدینہ،	مدینے میں،		
ڈھاکہ،	ڈھاکے میں،		
مصرع،	مصرعے میں / مصرع میں	مصرعے،	مصرعوں میں،
مطبع،	مطبعے سے / مطبع سے	مطبعے،	مطبعوں سے،
موقع،	موقعے پر / موقع پر	موقعے،	موقعوں پر،
دھواں،	دھوئیں سے،		
کنواں،	کنوئیں سے،		
پانچواں باب،	پانچویں باب تک،		
شہر،	شہر میں،	بہت سے شہر،	شہروں میں،
دل،	دل میں،	بہت سے دل،	دلوں میں،

اسمائے مؤنث

واحد	حرفِ ربط کے ساتھ (بغیر تبدیلی)	جمع	حرف ربط کے ساتھ
دعا،	دعا میں،	دعائیں،	دعاؤں میں،
سزا،	سزا میں،	سزائیں،	سزاؤں میں،
دوا،	دوا میں،	دوائیں،	دواؤں میں،
ایذا،	ایذا میں،	ایذائیں،	ایذاؤں سے،
تمنّا،	تمنا سے،	تمنائیں،	تمناؤں سے،
پوجا،	پوجا میں،		

واحد ،	حرف ربط کے ساتھ ،	جمع	حرف ربط کے ساتھ ،
سبھا ،	سبھا میں ،		
خالہ ،	خالہ نے ،		
بیوہ ،	بیوہ نے ،		
دایہ ،	دایہ نے ،		
توبہ ،	توبہ سے ،		
زرہ ،	زرہ سے ،	زرہیں ،	زرہوں سے ،
فاختہ ،	فاختہ کو ،		
سالگرہ ،	سالگرہ میں ،		
راہ ،	راہ میں ،	راہیں ،	راہوں میں ،
درگاہ ،	درگاہ میں ،	درگاہیں ،	درگاہوں میں ،
درس گاہ ،	درس گاہ میں ،	درس گاہیں ،	درس گاہوں میں
برکت ،	برکت سے ،	برکتیں ،	برکتوں سے ،
لڑکی ،	لڑکی نے ،	لڑکیاں ،	لڑکیوں نے ،
روٹی ،	روٹی سے ،	روٹیاں ،	روٹیوں سے ،
امید ،	امید سے ،	امیدیں ،	امیدوں سے ،
انجمن ،	انجمن میں ،	انجمنیں ،	انجمنوں میں

"علیٰ ھذا القیاس"

ضمائر کا استعمال

۱۔ بعض ضمائر کے بعد حرفِ ربط آنے سے کچھ تبدیلیاں ہو جاتی ہیں جیسے حرف ربط کے بیان میں گذر چکا ہے، ذیل میں اس کا نمونہ دیا گیا؛

حالات ←		فاعلی	مفعولی	اضافی	ظرفی و مجروری
غائب	واحد	وہ، یہ۔ اس نے،	اسے، اسکو،	اسکا۔ اسکے۔ اسکی،	اس میں، سے، پر، تک،
	جمع	وہ، یہ، انہوں نے،	انہیں، ان کو،	انکا۔ انکے۔ انکی،	ان میں، سے، پر، تک،
حاضر	واحد	تو۔ تونے،	تجھے، تجھ کو،	تیرا، تیرے، تیری،	تجھ میں، سے، پر، تک،
	جمع	تم۔ تم نے،	تمہیں، تم کو،	تمہارا، تمہارے، تمہاری،	تم میں، سے، پر، تک،
متکلم	واحد	میں، میں نے،	مجھے، مجھ کو،	میرا، میرے، میری،	مجھ میں، سے، پر، تک
	جمع	ہم، ہم نے،	ہمیں، ہمکو،	ہمارا۔ ہمارے، ہماری،	ہم میں، سے، پر، تک

۲۔ اسم یا ضمیر فاعلی اگر دوسری بار ضمیر مفعولی ہو کر آئے تو ضمیر مفعول کی بجائے "اپنے آپ کو" کہا جاتا ہے، جیسے۔ زید اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے، میں اپنے آپ کو گنہگار سمجھتا ہوں،

۳۔ اسم یا ضمیر فاعلی اگر دوسری بار اضافی شکل میں آئے تو "اپنا۔ اپنے، اور اپنی" سے بدل جائے گی۔ بشرطیکہ فاعل اور ضمیر کا مصداق ایک ہو اور ایک ہی جملہ کے اندر ہو، حمید اپنے گھر سے نکلا، اس نے اپنی کتاب مجھے دی، وہ چلے گئے اور اپنا کام مجھ پر چھوڑ گئے، اگر ضمیر کا مرجع اور ہو تو ضمیر ہی آئے گی جیسے میں نے زید کو اس کا قلم دیا، اسی طرح اگر جملہ الگ الگ ہو جیسے وہ چلے گئے۔ ان کا کام مجھ پر آ پڑا،

۴۔ "اپنا" مضاف واحد مذکر کے لئے آتا ہے اور "اپنے" جمع مذکر کیلئے، اور "اپنی" واحد وجمع مؤنث کے لئے، جیسے اپنا خیال، اپنے خیالات، اپنی بات، اپنی باتیں، البتہ حرفِ ربط آئے تو "اپنا" اپنے ہو جائے گا، جیسے۔ اپنے خیال میں،

۵۔ تو۔ کا استعمال عموماً حقارت کے لئے ہوتا ہے۔ مگر کبھی محبت سے اور کبھی بے تکلفی کے موقع پر استعمال کرتے ہیں،

زیادہ نظم میں تعظیم کے محل پر بھی مستعمل ہوتا ہے، جیسے ؎ کی تو نے خطا عفو ہے ان کینہ کشوں کی +
کھانوں میں جنہوں نے کہ تجھے زہر دیا ہے +

۶ - "تم اور آپ" کا استعمال تعظیم کے موقع پر ہوتا ہے، بلکہ مخاطب کے لئے آپ کا استعمال زیادہ ہوتا ہے، غائب کیلئے بھی تعظیماً آپ کا استعمال ہوتا ہے، جیسے امام ابوحنیفہ رح اماموں میں سب سے بڑے تھے، آپ کا نام نعمان بن ثابت ہے، ؏

۷ - ہم جمع متکلم کیلئے ہے، مگر بڑے لوگ، قومی لیڈر، اخبار کے ایڈیٹر، اور کسی جماعت کے ذمہ دار بھی بغرض عموم "ہم" بولتے ہیں، کبھی بے تکلفی، یا ابہام، یا انکسار، یا فخر و مباہات کے محل میں بھی "ہم" استعمال کرتے ہیں، عربی، فارسی اور دوسری زبانوں میں بھی یہی طریقہ ہے "اللہ تعالیٰ نے کلام مجید میں اپنے لئے جمع کی ضمیر استعمال کی ہے۔

۸ - اللہ تبارک تعالیٰ کیلئے غیبت و خطاب میں ہمیشہ واحد کی ضمیر مثلاً تو تیرا، استعمال کیا جاتا ہے اردوئے معلٰے سے آج تک اردو میں جتنی کتابیں فصحاء نے لکھی ہیں اللہ تعالیٰ کے لئے نفی تعدد و ابطال تکثر اور توحید خالص کے اثبات کی غرض سے واحد ہی کی ضمیر اور صیغے استعمال کئے ہیں۔

صفت کی تذکیر و تانیث

۱ - صفت کی تذکیر و تانیث میں موصوف کے اعتبار سے فرق اسوقت ہوگا، جب صفت کے آخر "ا" یا "ہ" ہو جیسے، اچھا لڑکا، اچھی لڑکی، دوسرا باب، دوسری فصل، سادہ کاغذ، سادی چادر، تازہ گوشت، تازی مچھلی، (لیکن آج کل تازہ مچھلی بھی بولتے ہیں،) مگر عمدہ مستثنیٰ ہے جیسے عمدہ لباس، عمدہ خصلت،

۲ - جس صفت کے آخر میں "ا" یا "ہ" نہ ہو، تو مذکر و مؤنث کے لئے یکساں آئے گی جیسے سخت دل، سخت زمین، گرم پانی، گرم چائے وغیرہ،

۳ - صیغۂ صفت خواہ فارسی کا ہو یا عربی کا باعتبار مصداق کے حسب موقع مذکر و مؤنث مستعمل ہوتا ہے جیسے، زید اس بات کا ذمہ دار ہے، عائشہ اس بات کی ذمہ دار ہے زید اسکام کا محرک ہے،

ع کبھی تاکید کے لئے بھی "آپ" آتا ہے جیسے وہ آپ آتا ہوگا اگرچہ اس جگہ "خود" زیادہ مستعمل ہے ۱۲

عائشہ اس کام کی محرک ہے ۔

۴ ۔ اگر مبتدا کی خبر صفت کا لفظ ہو وہاں بھی تبدیلی کا یہی حال ہوگا جیسے مرد گورا ہے ، عورت گوری ہے پانی ٹھنڈا ہے ، چائے ٹھنڈی ہے ، گوشت عمدہ ہے ، روٹی عمدہ ہے ، پانی گرم ہے ، چائے گرم ہے ،

مصدر کی تذکیر و تانیث

۱ ۔ فصحار لکھنؤ مصدر کو متعلقہ اسم کی تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت کے اعتبار سے نہیں بدلتے ہیں ، مثلاً روٹی کھانا ، پانی پینا کہیں گے ، البتہ اضافی و ظرفی و مجروری حالات میں بلکہ کسی بھی حرف ربط کے آنے سے مصدر کے الف کو " ے " مجہول سے بدلتے ہیں جیسے سونے کا وقت ، جانے میں ، کہنے سے ۔

۲ ۔ فصحار دہلی مصدر کو متعلقہ اسم کے مطابق بدلتے ہیں جیسے راستہ چلنا ، گھوڑے دوڑانے ، دعا دینی ہے ، بھلائیاں کرنی ہیں ، زحمت اٹھانی پڑتی ہے ، البتہ اسم کے بعد اگر علامت اضافت ہو تو مصدر میں تغیر نہیں کرتے ، مثلاً بدہضمی کا ہونا ، وعدوں کا پورا ہونا ، حالت کا بدلنا ،

افعال کی تذکیر و تانیث

۱ ۔ فاعل کی علامت " نے " نہ ہو تو فعل (لازم ہو یا متعدی) تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت میں فاعل کے مطابق ہوگا ، جیسے ایک مرد آیا ، دو مرد آئے ، بہت مرد آئے ، ایک عورت آئی ، دو عورتیں آئیں ، بہت عورتیں آئیں ، زید روٹی لایا ، عائشہ کھانا لائی ، فائدہ ۔ یاد رہے کہ جہاں علامت فاعل لانا چاہیئے وہاں حذف کرنا غلط ہے ۔

۲ ۔ فاعل کی علامت ہو اور مفعول کی علامت " کو " نہ ہو تو فعل مفعول کے مطابق ہوگا ، جیسے عائشہ نے خط لکھا ہے ، عائشہ نے خطوط لکھے ہیں ، زید نے روٹی کھائی ، زید نے روٹیاں کھائیں ۔

۳ ۔ فاعل اور مفعول دونوں کی علامتیں ہوں تو فعل ہمیشہ واحد مذکر ہوگا ، جیسے محمود نے ہندہ کو مارا ، ہندہ نے محمود کو مارا ، عورتوں نے محمود کو مارا ۔

۴ ۔ جب مفعول جملہ ہو اس وقت بھی فعل واحد مذکر ہوتا ہے جیسے استاد نے کہا کہ سبق یاد کرو ، امی نے کہا کہ روٹی کھالو ،

۵ - اسی طرح جو مفعول حرف استثنا اور کلمۂ تبعیض کے بعد محذوف رہتا ہے واحد مذکر شمار کیا جاتا ہے جیسے میں نے بجز ایک قلم کے نہیں خریدا، زید نے سوائے ایک روٹی کے نہیں کھایا۔
۶ - جب متعدد اسم، فاعل یا مفعول ہوں، تو قریب کا لحاظ ہوگا، یعنی جو فاعل یا جو مفعول فعل کے قریب ہو اسی کے اعتبار سے فعل آئے گا، جیسے زید اور عائشہ آئی، عائشہ اور زید آیا، کرتہ اور ٹوپی پہنی، ٹوپی اور کرتہ پہنا،
۷ - افعال ناقصہ میں صرف اس کے اسم کا اعتبار ہوگا، خبر کی رعایت نہیں کی جائے گی، جیسے پتھر مٹی ہوگیا۔ مٹی پتھر بن گئی، روٹی لوہا بن گئی، ۔

اجزائے جملہ کی ترکیب

جملۂ فعلیہ میں زیادہ فصیح یہ ہے کہ فعل سب سے آخر میں واقع ہو اور فاعل سب سے پہلے اور فاعل کے بعد مفعول و متعلقات لائے جائیں جیسے زید نے عمرو کو بازار میں مارا، استاد نے اس طالب علم کو ادب دینے کیلئے مارا۔ کبھی متعلقات کو مقدم بھی کرتے ہیں مثلاً، شہر میں ایک آدمی نے چور کو پکڑا، چوری کے جرم میں پولیس نے اس جوان کو قید کرلیا:
جملۂ اسمیہ میں مبتدا کو پہلے لاتے ہیں اور خبر کو سب سے پیچھے اور متعلقات بیچ میں لائے جاتے ہیں، جیسے یہ لڑکا فلاں کارخانے میں ملازم ہے، زید فن کتابت میں ماہر ہے۔

افعال کی گردانیں

استاد کو چاہئے کہ مفعول مصدر وغیرہ بدل بدل کر تمرین کرائیں، طلبہ سے صیغے پوچھیں اور لکھوائیں، کبھی کبھی غلط جملے لکھوا کر صحیح کرنے کو دیں تاکہ فعلوں کی تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت کی کیفیت بخوبی واضح ہو اور علامت فاعل وغیرہ کے صحیح استعمال کی مشق ہو جائے، (یہ نقشے تمرین کے لئے ہیں، پڑھانے کے لئے نہیں)۔

فعلِ معروف ،

فعل لازم کا ماضی مطلق

	مذکر		مؤنث	
	واحد	جمع	واحد	جمع ،
غائب	وہ (ایک مرد) آیا ،	وہ (دو یا سب مرد) آئے ،	وہ (ایک عورت) آئی ،	وہ (دو یا سب عورتیں) آئیں ،
حاضر	تو (ایک مرد) آیا ،	تم (دو یا سب مرد) آئے ،	تو (ایک عورت) آئی ،	تم (دو یا سب عورتیں) آئیں ،
متکلم	میں (ایک مرد) آیا ،	ہم (دو یا سب مرد) آئے ،	میں (ایک عورت) آئی ،	ہم (دو یا سب عورتیں) آئیں ،

فعل لازم کا ماضی قریب :-

	مذکر		مؤنث	
	واحد	جمع	واحد	جمع ،
غائب	وہ (ایک مرد) آیا ہے ،	وہ (دو یا سب مرد) آئے ہیں ،	وہ (ایک عورت) آئی ہے ،	وہ (دو یا سب عورتیں) آئی ہیں ،
حاضر	تو (ایک مرد) آیا ہے ،	تم (دو یا سب مرد) آئے ہو ،	تو (ایک عورت) آئی ہے ،	تم (دو یا سب عورتیں) آئی ہو ،
متکلم	میں (ایک مرد) آیا ہوں ،	ہم (دو یا سب مرد) آئے ہیں ،	میں (ایک عورت) آئی ہوں ،	ہم (دو یا سب عورتیں) آئی ہیں ،

فعل لازم کا ماضی بعید :-

	مذکر		مؤنث	
	واحد	جمع	واحد	جمع ،
غائب	وہ (ایک مرد) بیٹھا تھا ،	وہ (سب مرد) بیٹھے تھے ،	وہ (ایک عورت) بیٹھی تھی ،	وہ (سب عورتیں) بیٹھی تھیں ،
حاضر	تو " " بیٹھا تھا ،	تم " " بیٹھے تھے ،	تو " " بیٹھی تھی ،	تم " " بیٹھی تھیں ،
متکلم	میں " " بیٹھا تھا ،	ہم " " بیٹھے تھے ،	میں " " بیٹھی تھی ،	ہم " " بیٹھی تھیں ،

فعل لازم کا ماضی شکّی ،

	مذکر		مؤنث	
	واحد	جمع	واحد	جمع ،
غائب	وہ (ایک مرد) سویا ہوگا	وہ (سب مرد) سوگئے ہونگے	وہ (ایک عورت) سوئی ہوگی ،	وہ (سب عورتیں) سوئی ہونگی ،
حاضر	تو " " سویا ہوگا	تم " " سوگئے ہوگے	تو " " سوئی ہوگی	تم " " سوئی ہوگی ،

	مذکر		مؤنث	
	واحد	جمع	واحد	جمع
متکلم	میں (ایک مرد) سویا ہونگا	ہم (سب مرد) سوئے ہونگے،	میں (ایک عورت) سوئی ہونگی،	ہم (سب عورتیں) سوئی ہونگی،

فعل لازم کا ماضی استمراری،

	مذکر		مؤنث	
	واحد	جمع	واحد	جمع
غائب	وہ (ایک مرد) جاتا تھا،	وہ (سب مرد) جاتے تھے،	وہ (ایک عورت) جاتی تھی	وہ (سب عورتیں) جاتی تھیں،
حاضر	تو " " جاتا تھا،	تم " " جاتے تھے،	تو " جاتی تھی،	تم " " جاتی تھیں،
متکلم	میں " " جاتا تھا،	ہم " " جاتے تھے،	میں " " جاتی تھی،	ہم " " جاتی تھیں،

فعل لازم کا ماضی تمنائی، (ماضی شرطی)

	مذکر		مؤنث	
	واحد	جمع	واحد	جمع
غائب	وہ (ایک مرد) جاتا،	وہ (سب مرد) جاتے،	وہ (ایک عورت) جاتی،	وہ (سب عورتیں) جاتیں
حاضر	تو " جاتا،	تم " " جاتے،	تو " جاتی،	تم " جاتیں،
متکلم	میں " " جاتا،	ہم " " جاتے،	میں " جاتی،	ہم " جاتیں،

فعل متعدّی کی گردان (مفعول واحد مذکر)

	ماضی مطلق	ماضی قریب	ماضی بعید	ماضی شکی
غائب	اس ایک مرد یا عورت نے خط لکھا	خط لکھا ہے،	خط لکھا تھا،	خط لکھا ہوگا،
	ان سب مردوں یا عورتوں نے خط لکھا	" "	" "	" "
حاضر	تو ایک مرد یا عورت نے "	" "	" "	" "
	تم سب مردوں یا عورتوں نے "	" "	" "	" "
متکلم	میں ایک مرد یا عورت نے "	" "	" "	" "
	ہم سب مردوں یا عورتوں نے "	" "	" "	" "

	مفعول جمع مذکر			
غائب	اس ایک مرد یا عورت نے خطوط لکھے ، ان سب مردوں یا عورتوں نے ״ ״	خطوط لکھے ہیں ، ״ ״	خطوط لکھے تھے ״ ״	خطوط لکھے ہونگے ״ ״
حاضر	تو ایک مرد یا عورت نے ״ ״ تم سب مردوں یا عورتوں نے ״ ״	״ ״ ״ ״	״ ״ ״ ״	״ ״ ״ ״
متکلم	میں ایک مرد یا عورت نے ״ ״ ہم سب مردوں یا عورتوں نے ״ ״	״ ״ ״ ״	״ ״ ״ ״	״ ״ ״ ״

فائدہ :۔ ماضی استمراری و تمنائی میں فعل فاعل کے مطابق آتا ہے ، مفعول جیسا بھی ہو ، استمراری جیسے ، وہ ایک مرد خط یا خطوط لکھتا تھا ، وہ سب مرد خط یا خطوط لکھتے تھے ، وہ ایک عورت خط یا خطوط لکھتی تھی ، وہ سب عورتیں خط یا خطوط لکھتی تھیں ، تمنائی جیسے میں ایک مرد خط یا خصوط لکھتا ، ہم سب مرد خط یا خطوط لکھتے ، میں ایک عورت خط یا خطوط لکھتی ، ہم سب عورتیں خط یا خطوط لکھتیں ، علی ہذا القیاس باقی صیغے ،

فعل متعدی (مفعول واحد مؤنث)

	ماضی مطلق	قریب	بعید	شکی
غائب	اس ایک مرد یا عورت نے کتاب پڑھی ان سب مردوں یا عورتوں نے ״	کتاب پڑھی ہے ״ ״	کتاب پڑھی تھی ״ ״	کتاب پڑھی ہوگی ״ ״
حاضر	تو ایک مرد یا عورت نے کتاب پڑھی تم سب مردوں یا عورتوں نے ״	״ ״ ״ ״	״ ״ ״ ״	״ ״ ״ ״
متکلم	میں ایک مرد یا عورت نے کتاب پڑھی ہم سب مردوں یا عورتوں نے	״ ״ ״ ״	״ ״ ״ ״	״ ״ ״ ״
	(مفعول جمع مؤنث)			
غائب	اس ایک مرد یا عورت نے کتابیں پڑھیں ان سب مردوں یا عورتوں نے	کتابیں پڑھی ہیں ״ ״	کتابیں پڑھی تھیں ״ ״	کتابیں پڑھی ہوں گی ״ ״

(مفعول جمع مؤنث)				
حاضر	تو ایک مرد یا عورت نے کتابیں پڑھیں تم سب مردوں یا عورتوں نے "	کتابیں پڑھی ہیں، " "	کتابیں پڑھی تھیں " "	کتابیں پڑھی ہونگی، " "
متکلم	میں ایک مرد یا عورت نے " " ہم سب مردوں یا عورتوں نے " "	" " " "	" " " "	" " " "

استمراری جیسے۔ تو ایک مرد کتاب یا کتابیں پڑھتا تھا، تم سب مرد کتاب یا کتابیں پڑھتے تھے، تو ایک عورت کتاب یا کتابیں پڑھتی تھی، تم سب عورتیں کتاب یا کتابیں پڑھتی تھیں، تمنائی جیسے۔ میں ایک مرد کتاب یا کتابیں پڑھتا، ہم سب مرد کتاب یا کتابیں پڑھتے، میں ایک عورت کتاب یا کتابیں پڑھتی، ہم سب عورتیں کتاب یا کتابیں پڑھتیں، علی ہذا القیاس کے باقی صیغے۔

فعل لازم۔ حال کے صیغے،

	مذکر،		مؤنث،	
	واحد	جمع	واحد	جمع
غائب،	وہ (ایک مرد) جاتا ہے،	وہ (سب مرد) جاتے ہیں،	وہ (ایک عورت) جاتی ہے،	وہ (سب عورتیں) جاتی ہیں،
حاضر،	تو " " جاتا ہے،	تم " " جاتے ہو،	تو " " جاتی ہے،	تم " " جاتی ہو،
متکلم،	میں " " جاتا ہوں،	ہم " " جاتے ہیں،	میں " " جاتی ہوں،	ہم " " جاتی ہیں،

فعل متعدی، حال کے صیغے،

	مذکر،		مؤنث،	
	واحد	جمع	واحد	جمع
غائب،	وہ شخص روٹی کھاتا ہے،	وہ لوگ روٹی کھاتے ہیں،	وہ عورت روٹی کھاتی ہے،	وہ عورتیں روٹی کھاتی ہیں،
حاضر،	تو " " کھاتا ہے،	تم " " کھاتے ہو،	تو " " کھاتی ہو،	تم " " کھاتی ہو،
متکلم،	میں " " کھاتا ہوں،	ہم " " کھاتے ہیں،	میں " " کھاتی ہوں،	ہم " " کھاتی ہیں،

فعل لازم، مستقبل کے صیغے،

	مذکر		مؤنث،	
	واحد	جمع	واحد	جمع،
غائب	وہ (ایک مرد) جائے گا	وہ (سب مرد) جائیں گے	وہ (ایک عورت) جائے گی،	وہ (سب عورتیں) جائیں گی،
حاضر	تو " جائے گا	تم " جاؤ گے،	تو " جائے گی	تم " جاؤ گی،
متکلم،	میں " جاؤں گا،	ہم " جائیں گے،	میں " جاؤں گی،	ہم " جائیں گے،

فعل متعدی، مستقبل کے صیغے،

	مذکر		مؤنث،	
	واحد	جمع	واحد	جمع،
غائب	وہ روٹی کھائے گا،	وہ لوگ روٹی کھائیں گے	وہ روٹی کھائے گی	وہ عورتیں روٹی کھائیں گی،
حاضر	تو " کھائے گا،	تم " کھاؤ گے،	تو " کھائے گی،	تم " کھاؤ گی،
متکلم	میں " کھاؤں گا،	ہم " کھائیں گے	میں " کھاؤں گی،	ہم " کھائیں گی،

مضارع کے صیغے مذکر و مؤنث کے لئے یکساں آتے ہیں، جیسے،

	لازم		متعدی	
غائب	وہ جائے	وہ جائیں،	وہ خط لکھے،	وہ خط لکھیں،
حاضر	تو جائے،	تم جاؤ	تو خط لکھے	تم خط لکھو،
متکلم،	میں جاؤں	ہم جائیں،	میں خط لکھوں،	ہم خط لکھیں،

فعل مجہول،

ماضی مطلق مجہول،

	مذکر		مؤنث	
	واحد	جمع	واحد	جمع،
غائب	وہ پوچھا گیا،	وہ لوگ پوچھے گئے	وہ عورت پوچھی گئی	وہ عورتیں پوچھی گئیں،
حاضر	تو پوچھا گیا،	تم پوچھے گئے،	تو پوچھی گئی،	تم پوچھی گئیں،
متکلم	میں پوچھا گیا،	ہم پوچھے گئے	میں پوچھی گئی،	ہم پوچھی گئیں،

ماضی قریب مجہول،				
	مذکر		مؤنث،	
	واحد	جمع	واحد	جمع،
غائب	وہ پوچھا گیا ہے،	وہ پوچھے گئے ہیں،	وہ پوچھی گئی ہے،	وہ پوچھی گئی ہیں،
حاضر	تو پوچھا گیا ہے	تم پوچھے گئے ہو،	تو پوچھی گئی ہے	تم پوچھی گئی ہو
متکلم	میں پوچھا گیا ہوں،	ہم پوچھے گئے ہیں	میں پوچھی گئی ہوں،	ہم پوچھی گئی ہیں،

ماضی بعید مجہول،				
	مذکر		مؤنث	
	واحد	جمع	واحد	جمع،
غائب	وہ پوچھا گیا تھا،	وہ لوگ پوچھے گئے تھے	وہ پوچھی گئی تھی،	وہ پوچھی گئی تھیں،
حاضر	تو پوچھا گیا تھا،	تم پوچھے گئے تھے،	تو پوچھی گئی تھی،	تم پوچھی گئی تھیں،
متکلم	میں پوچھا گیا تھا،	ہم پوچھے گئے تھے،	میں پوچھی گئی تھی،	ہم پوچھی گئی تھیں،

ماضی شکی مجہول،				
	مذکر		مؤنث	
	واحد	جمع	واحد	جمع،
غائب	وہ پوچھا گیا ہوگا،	وہ پوچھے گئے ہونگے	وہ پوچھی گئی ہوگی،	وہ پوچھی گئی ہونگی،
حاضر	تو پوچھا گیا ہوگا،	تم پوچھے گئے ہونگے،	تو پوچھی گئی ہوگی،	تم پوچھی گئی ہوگی،
متکلم،	میں پوچھا گیا ہونگا،	ہم پوچھے گئے ہونگے	میں پوچھی گئی ہونگی،	ہم پوچھی گئی ہونگی،

ماضی استمراری مجہول،				
	مذکر		مؤنث	
	واحد	جمع	واحد	جمع،
غائب	وہ پوچھا جاتا تھا،	وہ پوچھے جاتے تھے	وہ پوچھی جاتی تھی	وہ پوچھی جاتی تھیں،
حاضر	تو پوچھا جاتا تھا،	تم پوچھے جاتے تھے	تو پوچھی [illegible] تھی،	تم پوچھی جاتی تھیں،
متکلم	میں پوچھا جاتا تھا،	ہم پوچھے جاتے تھے	میں پوچھی جاتی تھی،	ہم پوچھی جاتی تھیں،

ماضی تمنائی مجہول				
	مذکر		مؤنث	
	واحد	جمع	واحد	جمع
غائب	وہ پوچھا جاتا	وہ پوچھے جاتے	وہ پوچھی جاتی	وہ پوچھی جاتیں
حاضر	تو پوچھا جاتا	تم پوچھے جاتے	تو پوچھی جاتی	تم پوچھی جاتیں
متکلم	میں پوچھا جاتا	ہم پوچھے جاتے	میں پوچھی جاتی	ہم پوچھی جاتیں

حال مجہول کے صیغے				
	مذکر		مؤنث	
	واحد	جمع	واحد	جمع
غائب	وہ مارا جاتا ہے	وہ لوگ مارے جاتے ہیں	وہ عورت ماری جاتی ہے	وہ عورتیں ماری جاتی ہیں
حاضر	تو مارا جاتا ہے	تم لوگ مارے جاتے ہو	تو عورت ماری جاتی ہے	تم عورتیں ماری جاتی ہو
متکلم	میں مارا جاتا ہوں	ہم مارے جاتے ہیں	میں عورت ماری جاتی ہوں	ہم عورتیں ماری جاتی ہیں

مستقبل مجہول کے صیغے				
	مذکر		مؤنث	
	واحد	جمع	واحد	جمع
غائب	وہ مارا جائے گا	وہ لوگ مارے جائیںگے	وہ عورت ماری جائیگی	وہ عورتیں ماری جائینگی
حاضر	تو مارا جائے گا	تم مارے جاؤ گے	تو " ماری جائیگی	تم " ماری جاؤگی
متکلم	میں مارا جاؤں گا	ہم مارے جائیں گے	میں " ماری جاؤنگی	ہم " ماری جائینگی

مضارع مجہول کے صیغے				
	مذکر		مؤنث	
	واحد	جمع	واحد	جمع
غائب	وہ مارا جائے	وہ لوگ مارے جائیں	وہ عورت ماری جائے	وہ عورتیں ماری جائیں
حاضر	تو مارا جائے	تم مارے جاؤ	تو ماری جائے	تم " ماری جاؤ
متکلم	میں مارا جاؤں	ہم مارے جائیں	میں " ماری جاؤں	ہم " ماری جائیں

تمرینات

۱ ۔ مصدر " جانا " سے ماضی مطلق، قریب، بعید، شکی، استمراری، تمنائی کی گردانیں لکھو،

۲ ۔ مصدر " بیٹھنا " سے حال، مستقبل، اور مضارع کی گردان لکھو،

۳ ۔ مصدر " بولنا " سے ماضی قریب اور شکی کے صیغے لکھو،

۴ ۔ مصدر " پڑھنا " سے مفعول خط اور خطوط لاکر ماضی قریب اور شکی کی گردانیں لکھو مثلاً اس نے خط لکھا ہے، خطوط لکھے ہیں، الخ

۵ ۔ مصدر " کھانا " سے مفعول روٹی، اور روٹیاں لاکر ماضی بعید اور شکی کے صیغے لکھ مثلاً اس نے روٹی کھائی تھی، روٹیاں کھائی تھیں،

۶ ۔ مصدر " لکھنا " سے مفعول کتاب، اور کتابیں لاکر ماضی استمراری و تمنائی کی گردا لکھو"

۷ ۔ مصدر " لکھنا " مفعول خط اور خطوط، اور کتاب اور کتابیں لاکر ماضی مطلق و قریب مجہول کے واحد و جمع کے دو صیغے لکھو" مثلاً خط لکھا گیا، خطوط لکھے گئے،

۸ ۔ مصدر " کھانا " سے مفعول روٹی اور روٹیاں لاکر حال و مستقبل، و مضارع مجہول واحد و جمع کے دو دو صیغے لکھو (مثلاً ۔ روٹی کھائی جاتی ہے ۔ روٹیاں کھائی جاتی ہیں)

۹ ۔ حاضر ہو گئے، بیٹھی ہیں، سنا ہے، آیا ہے، پڑھا ہوگا، پڑھی ہونگی، آئے ہیں، مارا ۔ کھائی ہونگی، ان افعال کے ذریعہ مندرجۂ ذیل جملوں میں خالی جگہوں کو بھر دو

ایک آدمی ۔ ۔ ۔ ۔ بہت سے طالبعلم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عورتیں گھر میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ لوگوں نے وعظ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
لوگوں نے نمازیں ۔ ۔ ۔ ۔ ان عورتوں نے قرآن ۔ ۔ ۔ ۔ کیا تم گھر سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میں نے کتابیں ۔
شاید تم نے روٹیاں ۔ ۔ ۔ ۔ استاد نے اس طالبعلم کو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ،

۱۰ ۔ مندرجۂ ذیل غلط جملوں کو صحیح کرو،

میں نے سو گیا، تم نے کہتے ہو، ان لوگوں آئے ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمائے ہیں، حضرت عائشہ رضہ فرمائی ہے، میں روٹی کھایا ہوں، ہم نے روٹی کھایا، میں نے خط لکھا ہوں،

نے کتابیں پڑھے ہونگے، تم کالکتہ دیکھے ہونگے، استاد نے کتاب لائے ہیں، اس نے بولا، تم نے
لا ہے، میں نے نہیں کرسکا، لوگوں نے کھانا کھا چکے ہیں ۔+ +

تمرین ۹ میں خانہ پری اس طرح ہوگی:- ایک آدمی آیا، بہت سے طالبعلم حاضر ہوگئے،
یں گھر میں بیٹھی ہیں، لوگوں نے وعظ سنا ہے، لوگوں نے نمازیں پڑھی ہونگی، ان عورتوں نے
ں پڑھا ہوگا، کیا تم گھر سے آئے ہو، میں نے کتابیں پڑھی تھیں، شاید تم نے روٹیاں کھائی
ئی، +

تمرین ۱۰ میں غلط جملوں کی تصحیح یوں ہوگی:- میں سوگیا، تم کہتے ہو، وہ لوگ آئے ہیں،
تعالی نے فرمایا ہے، حضرت عائشہ رض نے فرمایا ہے۔ میں نے روٹی کھائی ہے، ہم نے روٹیاں
نا ہیں، میں نے خط لکھا ہے، تم نے کتابیں پڑھی ہونگی، تم نے کلکتہ دیکھا ہوگا، استاد کتاب
ے ہیں، وہ بولا، تم بھولے ہو، میں نہیں کرسکا، لوگ کھانا کھا چکے ہیں،

فائدہ:- اس طرح کے اور بھی ناقص اور غلط جملے لکھوا کر خانہ پری و تصحیح کی مشق
ئی جائے،

اسموں کی تذکیر و تانیث کا بیان

باعتبار جنس کے اسم کی دو قسمیں ہیں، مذکر، مؤنث، پھر ہر ایک کی دو قسمیں ہیں، حقیقی غیر حقیقی، جس مذکر جاندار کے مقابل مادہ جاندار ہو اسکو مذکر حقیقی کہتے ہیں، اور جس مادہ کے مقابل مذکر جاندار ہو اسکو مؤنث حقیقی جیسے مرد، عورت، شیر، شیرنی، مرغ، مرغی وغیرہ اور مذکر و مؤنث بے جان کو غیر حقیقی کہتے ہیں، پھر مذکر و مؤنث غیر حقیقی کی دو قسمیں ہیں سماعی اور قیاسی سماعی وہ ہے جس کیلئے کوئی قاعدہ مقرر نہو، بلکہ اس کا مذکر و مؤنث بولنا اہل زبان سے سنا گیا جیسے لشکر، تخت، چاند، سورج آسمان وغیرہ کو مذکر سنا گیا ہے اور فوج، تلوار، کتاب، زمین وغیرہ کو مؤنث،

اور قیاسی وہ ہے جس کے لئے قاعدہ مقرر ہو، اردو میں کسی قاعدہ کے ماتحت جو مثالیں آتی ہیں ان کو قیاسی سمجھنا چاہئے اور جن اسموں کو قاعدہ سے مستثنیٰ قرار دیا جاتا ہے ان کو سماعی دراصل تو سب ہی سماعی ہیں کہ اہل زبان سے سننے پر قواعد کی بنیاد رکھی گئی ہے،

مذکر و مؤنث غیر حقیقی کی شناخت بہت دشوار ہے، کیونکہ اس کے لئے کوئی قاعدہ کلیہ نہیں بلکہ کسی جگہ ایک لفظ کو مذکر بولتے ہیں تو دوسری جگہ اسی لفظ کو مؤنث استعمال کرتے ہیں جیسے دہی بعض بولتے ہیں دہی اچھا ہے اور بعض کہتے ہیں دہی اچھی ہے، اور بعض قاعدے ایسے ہیں کہ ان میں ماتحت کی مثالوں کی بہ نسبت مستثنیٰ زیادہ ہیں،

شناخت مذکر

قاعدہ ۱ ۔ حق تعالیٰ اور تمام فرشتوں کے نام مذکر ہیں،

قاعدہ ۲ ۔ ستاروں کے نام سوائے زہرہ اور ناہید کے مذکر ہیں، مگر مشتری مختلف فیہ،

قاعدہ ۳ ۔ مہینوں کے نام خواہ وہ کسی زبان کے ہوں مذکر استعمال کرتے ہیں جیسے محرّم، صفر جنوری، فروری، چیت، بیساکھ، وغیرہ۔

قاعدہ ۴ ۔ قوموں کے نام مذکر ہیں جیسے مسلمان، ہندو، عیسائی، یہودی، شیعہ، سنّی، شیخ،

ولایہ ، برہمن وغیرہ ،
قاعدہ - مقاموں ، شہروں اور ملکوں کے نام جن کے آخر میں یائے معروف نہو مذکر ہیں ، جیسے
رب ، برما ، پاکستان ، ہندوستان ، کلکتہ ، ڈھاکہ ، وغیرہ ، اور جن کے آخر یائے معروف ہو وہ مؤنث
مستعمل ہوتے ہیں ، جیسے دہلی ، راولپنڈی کراچی ، پٹوا کھالی ، وغیرہ ،
قاعدہ - معشوقوں کیلئے جتنے الفاظ مستعمل ہیں جیسے دلبر ، دلربا ، ستمگر ، شوخ ، سیمیں بدن ،
گلبدن ، پری روے ، وغیرہ اور عاشق کے لئے جو الفاظ مستعمل ہیں ، جیسے دلفگار ، رنجور ،
ان نثار ، وغیرہ اگرچہ بذات خود مؤنث ہی کیوں نہو مذکر استعمال کئے جاتے ہیں ،
قاعدہ - جن اسموں کے آخر "الف" ہو بشرطیکہ او رکسی قاعدہ سے ان کا مؤنث ہونا ثابت
ہو تو وہ مذکر ہیں ، جیسے دریا ، صحرا ، کلیجا ، شوربا ، باجا ، کوا ، دیا ، دیوتا وغیرہ مگر کربلا ، کیمیا ،
سیتار ، انگیا (عورتوں کی چولی) مؤنث ہیں ، (عربی و فارسی کے سہ حرفی کلمات حیا ، ریا ، ہوا
غیرہ کا مستقل قاعدہ "شناخت مؤنث" میں آئے گا ،)
قاعدہ - جن اسموں کے آخر "ہ" ہو وہ بھی مذکر ہیں جیسے پتہ ، پیشہ ، پرچہ ، پردہ ، میوہ ، محلہ
غیرہ ، مگر توبہ ، دفعہ ، مرتبہ (بمعنی بار) نگہ ، جگہ مؤنث ہیں ، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ "ہ" اسم
لی کی علامت تانیث نہو ، کہ وہ مؤنث مستعمل ہوتے ہیں ، جیسے ملکہ ، مخدومہ ، والدہ وغیرہ ،
قاعدہ - جن اسموں کے آخر "واو" ماقبل الف ہو وہ بھی مذکر ہیں جیسے بناؤ ، لگاؤ ، دباؤ
چاؤ ، بھاؤ ، کھاؤ ، برتاؤ وغیرہ ،
قاعدہ - جن اسموں کے آخر "ت" ، ماقبل حرف صحیح ساکن ہو اکثر مذکر ہیں ، جیسے بخت ، تخت ،
رخت ، لخت ، درست ، دشت ، گشت ، پوست ، گوشت ، دانت وغیرہ ، مگر الفاظ ذیل مستثنی
ہیں ، شکست ، بھجت ، شناخت ، کشت گشت ، گلگشت ، گفت ، آنت ، انگشت ، پشت ،
ہمت ، وغیرہ ، اور بہشت مختلف فیہ ، مذکر ہونا راجح ہے ،
قاعدہ - جن اسموں کے آخر "اب" یا "تاب" ، ہو مذکر ہیں ، جیسے تالاب ، دولاب ،
گرداب ، زرداب ، پیشاب ، آفتاب ، ماہتاب ، وغیرہ ،
قاعدہ - جن اسموں کے آخر لفظ بند ہو مذکر ہیں ، جیسے ازاربند ، گلوبند ، سینہ بند ، کمربند وغیرہ

قاعدہ[۱۳] ۔ جن اسموں کے آخر لفظ "بان" ہو اکثر مذکر ہیں، جیسے بادبان (وہ کپڑا جو کشتی کی رفتار کو تیز کرنے کے لئے لگاتے ہیں) سائبان وغیرہ مگر آن بان، زدبان مؤنث ہیں۔

قاعدہ[۱۴] ۔ جن اسموں کے آخر لفظ "دان" ہو مذکر ہیں، جیسے قلمدان، چراغدان، پاندان، اگالدان، خاصدان[۱] وغیرہ،

قاعدہ[۱۵] ۔ جن اسموں کے آخر لفظ "مان" ہو مذکر ہیں، جیسے خانمان[۲]، دودمان[۳]، آسمان، وغیرہ مگر ریسمان[۴] مؤنث ہے،

قاعدہ[۱۶] ۔ جن اسموں کے آخر لفظ "وان" ہو اکثر مذکر ہیں جیسے کاروان، کنواں، دھواں، وغیرہ مگر تُواں مؤنث، او ساتواں، آٹھواں وغیرہ موصوف کے تابع ہیں جیسے ساتواں باب، ساتویں فصل،

قاعدہ[۱۷] ۔ جن اسموں کے آخر لفظ "ستان" ہو مذکر ہیں جیسے نیستان، گلستان، چمنستان، وغیرہ بشرطیکہ اور کسی قاعدہ سے ان کی تانیث ثابت نہ ہو، جیسے گلستان، بوستان، بہارستان، جو اسمار کتب ہیں مونث ہیں،

قاعدہ[۱۸] ۔ جن اسموں کے آخر لفظ "بار" ہو مذکر ہیں، جیسے رودبار، گھربار، کاروبار، دربار وغیرہ،

قاعدہ[۱۹] ۔ جن اسموں کے آخر لفظ "سار" ہو مذکر ہیں، جیسے کوہسار، خاکسار، مگر خاکسار شرمسار وغیرہ جن کو اکثر متکلم اظہار عاجزی کیلئے استعمال کرتا ہے وہ موصوف کے تابع ہیں،

قاعدہ[۲۰] ۔ جس کلمے کے آخر لفظ "پن" ہو مذکر ہے جیسے لڑکپن، بچپن، بھوناپن، بانکپن[۵] وغیرہ،

قاعدہ[۲۱] ۔ جس کلمے کے آخر لفظ "زار" ہو مذکر ہے، جیسے گلزار، سبزہ زار، لالہ زار، مرغزار[۶] وغیرہ،

قاعدہ[۲۲] ۔ جن اسموں کے حرف آخر کے قبل "الف" ہو اکثر مذکر ہیں، بشرطیکہ اور کسی قاعدہ سے ان کی تانیث ثابت نہو، جیسے جہاں، میداں، زماں، مکان، بیان، پیکان[۷]، راز، ناز، تاج، راج، بیاج، داغ، باغ، راغ[۸]، چراغ، نام، کام، وغیرہ مگر زبان، جان، نان، ران، نشان، کان، لاش، بنیاد، نہاد، یاد، بیاض، وغیرہ مؤنث ہیں،

---

[۱] خاصدان، بمعنی گلوریاں یعنی پان کے بیڑے رکھنے کا ظرف، (بیڑا۔ بنا یا ہوا پان)، [۲] خانمان، گھر کا اسباب، [۳] دودمان، بڑا قبیلہ، کنبہ۔ [۴] ریسمان، رسی، دھاگہ، [۵] بانکپن، خمیدگی، نازوادا، کجروی، [۶] مرغزار، گیاہستان، [۷] پیکان، تیر کی نوک، [۸] راغ، جنگل، سبزہ زار،

قاعدہ[۲۳] - جو کلمۂ فارسی بلا اضافت دو جزو سے مرکب ہو (ترکیب مقلوبی کے ساتھ) اس کے جزو ثانی مذکر ہے تو وہ کلمہ مذکر بولا جائے گا جیسے گلاب، خونابؔ، وغیرہ اور اگر جزو ثانی مؤنث ہے تو وہ کلمہ مونث ہوگا، جیسے سالگرہ، آبجو، نازبو وغیرہ،

قاعدہ[۲۴] - بعض عربی الفاظ جو مؤنث مستعمل ہیں جب عربی قاعدہ سے ان کی جمع بنائی جائے تو اکثر مذکر بولتے ہیں، جیسے دلیل کی جمع دلائل، نظیر کی جمع نظائر، ضمیر کی جمع ضمائر، طرف کی جمع اطراف، غرض کی جمع اغراض، اصل کی جمع اصول، مذکر مستعمل ہیں، اور صفت کی جمع صفات، اور عادت کی جمع عادات، اور مسجد کی جمع مساجد، مجلس کی جمع مجالس کو بھی بعض مذکر بولتے ہیں،

قاعدہ[۲۵] - عربی لفظ کی جمع جو افعال کے وزن پر آتی ہے واحد مذکر مستعمل ہوتی ہے، جیسے احوال، القاب، اخلاق وغیرہ، کبھی جمع مذکر بھی استعمال کرتے ہیں -

تنبیہ

مصادر اسمار عربی اکثر مذکر ہوا کرتے ہیں، سوائے بعض کے، پس اسکی تفصیل کے لئے عربی اوزان اور مثالیں درج ذیل ہیں،

اِفعال - کا وزن مذکر، جیسے اِنصاف، اِحسان، انعام، اقرار، انکار، اجماع، وغیرہ، مگر ایذار، اصلاح، اکراہ، مؤنث ہیں،

افتعال - اکثر مذکر ہیں جیسے، اجتہاد، اجتماع، اختلاف، اختیار، اشتیاق، اعتدال، اعتذار، اعتراض، اعتراف، اعتکاف، انتقام، انتظام، وغیرہ مگر احتیاج، احتیاط، اطلاع مؤنث ہیں، اور جن کلموں کے آخر الف ممدودہ ہے اکثر اس باب سے مؤنث بولے جاتے ہیں جیسے ابتدار، انتہار، (لیکن اردو میں الف کے بعد ہمزہ نہیں لکھا جاتا)

اِنفعال - مذکر - جیسے انقلاب، انشراح، انفصال، انقطاع، انکشاف وغیرہ،

اِستفعال - مذکر جیسے استحقاق، استحکام، استخارہ، استدلال وغیرہ،

عہ خوناب خالص خون، خون کے آنسو ۱۲

تَفَاعُل ۔ مذکر جیسے تلاطم، تداخل، ترادف، تعارف، تصادم، تجاوز، تعاقب، تناسل، وغیرہ مگر تواضع مؤنث ہے،
تفعّل ۔ مذکر، جیسے، تبرک، تأمل، تبدّل، تجسس، تحمل، تخیّل، ترنم، تعجب، تعصب، وغیرہ مگر توجہ، توقع، تمنی، ترقی، تجلی، مؤنث ہیں، تتبع کو بھی بعضوں نے مؤنث کہا ہے،
افعیلال ۔ مذکر جیسے اطمینان وغیرہ **فَاعَل** بفتح عین مذکر، جیسے عالَم، مگر خاتَم (انگوٹھا) مؤنث **فاعِل** بکسر عین مذکر جیسے باعث، داخل، خارج وغیرہ،
فَعَال ۔ بفتح فا، مذکر جیسے جلال، کمال، زوال وغیرہ، **فِعال** ۔ بکسر فا، مذکر، جیسے وصال، خلاف غلاف، وغیرہ، مگر مثال و کتاب مؤنث، اور نقاب مختلف فیہ۔ **فَعْلٌ** بفتح فا و سکون عین مذکر جیسے دخل، فضل، وصل، قتل، جبر، رمز، جزم، نفع وغیرہ، مگر جمع، بحث، رسم، قدر، شرح، شرط، وغیرہ مؤنث، **فَعَل** ۔ بفتح فا و عین مذکر جیسے ضرر، غضب، سبق، سفر، مگر قسم، سحر مؤنث ہیں **فِعْل** بکسر فا و سکون عین مذکر جیسے علم، ذکر، جسم، حلم، حرز، ورد وغیرہ مگر حرص اور جلد مؤنث ہیں اور فکر مذکر و مؤنث، **فِعَل** ۔ بکسر فا و فتح عین مذکر جیسے عوض، حکم، محن، **فُعْل** بضم فا و سکون عین مذکر جیسے نقص، زہد، حکم، ظلم، وغیرہ۔ **فَعَلَانٌ** ۔ بفتح فا و عین مذکر جیسے ہیجان خفقان، **فُعْلَانٌ** ۔ بضم فا و سکون عین مذکر جیسے نقصان، رجحان، وغیرہ،
فَعُول ۔ بفتح فا ۔ مذکر جیسے قبول، مگر زبور مؤنث (تانیث کے قاعدہ کے موافق) **مَفعَل** ۔ بفتح میم و عین مذکر جیسے، مرکب، مکتب، منظر، مقصد، موقع، مطبع، **مَفعِل** ۔ بفتح میم و کسر عین، مذکر و مؤنث، جیسے مغرب، مشرق، وغیرہ مذکر ہیں اور محفل، منزل، مجلس، مسجد مؤنث ہیں، اور محمل مختلف فیہ،
مِفعَل ۔ بکسر میم و فتح عین، مذکر جیسے مصرع، منبر، مسطر، وغیرہ، **مُفَعَّل** ۔ بضم میم و تشدید عین، مذکر جیسے مقدر، مقدم، وغیرہ۔ **مفعول** ۔ مذکر، جیسے مضمون، مقدور، مقصود وغیرہ **مِفعال** ۔ بکسر میم، مذکر و مؤنث، جیسے مصداق، مضمار[1] مذکر ہیں اور مفتاح، مقراض[2]، مقدار میعاد، میزان، مؤنث اور معراج مذکر و مؤنث،

---

[1] مضمار، جائے جہانیدن اسپ، گھوڑ دوڑ کا میدان ۱۲ [2] مقراض، قینچی ۱۲

تفعیل، مؤنث جیسے تصویر، تعبیر، تسلیم، تسبیح، تعلیم، وغیرہ مگر تعویذ مذکر، اور تمکین مختلف فیہ،

فائدہ:۔ ان سب اوزان میں ایک امر قابل لحاظ ہے کہ جب حرف آخر یائے معروف ہو تو مؤنث ہوں گے، جیسے ترقی، تجلی، تسلّی، تمادی[1]، تساوی وغیرہ، ـــــ

شناختِ مؤنث

قاعدہ[1]۔ اسمارِ کتب اکثر مؤنث ہیں، شاذ مذکر جیسے قرآن، فرقان، اور کریما کو اکبر نے مذکر استعمال کیا ہے ؎ میکملن کی چاہیئے ریڈر[2] مجھے ؛ شیخ سعدی کا کریما کیا کریں۔ اکبر ۱۲

قاعدہ[2]۔ نمازوں کے نام اور اوقات مؤنث ہیں، جیسے ظہر، عصر، مغرب وغیرہ مگر فرض مذکر ہے،

قاعدہ[3]۔ اوقات شبا روزی کے نام مؤنث ہیں، جیسے صبح، شام، دوپہر،

قاعدہ[4]۔ ندیوں اور دریاؤں کے نام مؤنث ہیں۔ جیسے گنگا، جمنا، متھرا، کرنافلی، وغیرہ، مگر ستلج، جیحون، سیحون مذکر ہیں،

قاعدہ[5]۔ تمام زبانوں کے نام مؤنث ہیں جیسے عربی، فارسی، پشتو، سنسکرت، وغیرہ مگر اردو مختلف فیہ، اکثر مؤنث بولتے ہیں،

قاعدہ[6]۔ آواز کے جتنے اسمار ہیں تمام مؤنث ہیں جیسے کوکو[3]، قلقل[4]، چٹ چٹ[5]، غٹ غٹ[6]، چھم چھم[7]، چھن چھن[8]، دھم دھم[9]، دھڑا دھڑ[10]، تڑا تڑ[11]، سنسناہٹ[12]، گڑگڑاہٹ[13]، وغیرہ،

قاعدہ[7]۔ اسمائے شراب سوائے بادہ وپھول کے تمام مؤنث ہیں،

قاعدہ[8]۔ علم عروض میں بحور و عروض کے تمام اسمار مؤنث ہیں، مثل بحر مدید، بحر بسیط، بحر رجز، بحر رمل، وغیرہ،

[1] تمادی، مدت، عرصہ، ۱۲ [2] ریڈر، درسی کتاب ۱۲ [3] کوکو قمری کی آواز ۱۲ [4] قلقل صراحی یا بوتل سے شراب نکلنے کی آواز ۱۲ [5] چٹ چٹ یا چٹا چٹ، انگلیوں کے چٹخنے کی آواز ۱۲ [6] غٹ غٹ، جلدی جلدی پانی پینے کی آواز ۱۲، غٹا غٹ بھی آتی ہے ۱۲ [7] چھم چھم، مینہ کے برسنے کی آواز [8] چھن چھن لوہے کی زنجیر کی آواز، روپے کی آواز ۱۲ [9] دھم دھم، زور سے زمین پر پاؤں مارنے کی آواز ۱۲، اور دھم دھمابٹ، سر پر کوئی آواز ۱۲ [10] تڑا تڑ، متواتر آواز۔ لگاتار رونے کی آواز ۱۲ [11] سنسناہٹ مٹی کے کورے برتن میں پانی ڈالنے کی آواز ۱۲ [12] گڑگڑاہٹ توپوں کی لگاتار چھوٹنے کی آواز ۱۲

قاعدہ[9]۔ جن اسموں کے آخر یائے معروف ماقبل مکسور ہو وہ مؤنث ہیں جیسے روٹی، ٹوپی، کرسی وغیرہ، مگر پانی، موتی، گھی، جی، دہی، وادی اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہیں، لیکن اس قاعدہ کی شرط یہ ہے کہ وہ لفظ مذکر حقیقی نہو، جیسے ہاتھی، مالی، تنبولی، درزی وغیرہ اور وہ یائے نسبتی یا صفتی نہو، جیسے سپاہی، بغدادی، رومی، چاٹگامی، راہی، ساتھی، جلالی، باسی وغیرہ اور اسم فاعل عربی نہ ہو جیسے قاضی، داعی، ہادی، وغیرہ،

قاعدہ[10]۔ جن اسموں کے آخر میں تائے مصدر عربی یا "ٹ" حاصل مصدر ہندی کے آئے تو وہ بھی مؤنث بولے جاتے ہیں، جیسے حسرت، مسرت، رحمت، قدرت، عبرت وغیرہ، اور رکاوٹ سجاوٹ، بناوٹ، وغیرہ مگر شربت، خلعت، لغت، حضرت، اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہیں،

قاعدہ[11]۔ جس لفظ کے آخر "ش" ماقبل مکسور ہو جو فارسی حاصل مصدر کی علامت ہے وہ بھی مؤنث ہوتا ہے، جیسے بخشش، خواہش، آزمائش، تپش، سوزش، سفارش وغیرہ مگر خلش کو بعض نے مذکر بتایا ہے۔ ایسا ہی دیگر حاصل مصدر فارسی و ہندی بھی مؤنث ہیں جیسے برداشت، درخواست، برخاست، تراش، خراش، تلاش، چمک، دمک، چیخ، پکار، پھٹکار، وغیرہ،

قاعدہ[12]۔ جو اسم سہ حرفی "حیا" کے وزن پر ہو گو اسکے حرف اول کی حرکت کیسی ہی کیوں نہ ہو مؤنث ہے، جیسے حیا، حنا، دوا، دعا، دغا، جزا، سزا، رضا، عطا، خطا، قضا، وفا، جفا وغیرہ مگر زنا، عصا، پتا، خلاف قیاس مذکر ہیں اور گدا خدا حقیقی و تاویلی مذکر ہیں۔

قاعدہ[13]۔ جو لفظ تائے قرشت پر ختم ہو اور ماقبل حرف علت ساکن ہو بشرطیکہ وہ واحد مذکر کی جمع بہ الف و تا نہو مؤنث ہوتا ہے، جیسے رات، بات، گھات[1]، برسات، لات، قوت[2]، جبروت، عنکبوت، بھیت، گیت، جیت، کبریت وغیرہ، مگر سکوت، ثبوت، توت[3]، بھوت وغیرہ مذکر ہیں، ۔

قاعدہ[14]۔ جس کلمے کے آخر لفظ کار ہو اکثر مؤنث ہے، جیسے سرکار، پکار، ڈکار، للکار، جھنکار، پھٹکار، دُتکار، پیکار، وغیرہ (دونوں کے معنی لعنت و ملامت)

قاعدہ[15]۔ جس کلمۂ ہندی کے آخر سین مصدری آتا ہے وہ مؤنث ہے، جیسے مٹھاس،

---

[1] گھات، تاک وہ جگہ جہاں شکار یا دشمن کے انتظار میں بیٹھیں۔ [2] قوت، خوراکی [3] عظمت و جلال [4] توت ایک درخت اور اس کا پھل ۱۲

کٹھاس، پیاس، آس[1]، مگر نکاس (بمعنی اصل و جڑ) کو بعض نے مذکر لکھا ہے،

قاعدہ[16]۔ جس کلمۂ ہندی کے آخر نون یا کاف مصدری ہو مؤنث ہے، جیسے الجھن[2]، جلن، دھڑکن، بچپن، سوجن، چمک، دمک، مہک، وغیرہ مگر چلن مذکر ہے،

قاعدہ[17]۔ جس لفظ کے آخر یا ماقبل مفتوح ہو مؤنث ہے جیسے قے، مَے، لَے، نَے، شَے، وغیرہ اسی طرح اگر یائے مجہول ماقبل الف ہو جیسے جائے، چائے، رائے، نائے،

قاعدہ[18]۔ جس لفظ کے حرف اخیر کے ماقبل یائے معروف ہو اکثر مؤنث ہے جیسے دلیل، سبیل، لکیر، نظیر، نفیر، کلیل، نقیض، نسیم، عید، فیس، خلیج[3]، بیج، زمین، وغیرہ، مگر انگبیں، یقین، قبیل، تیر، دین، شیر، خمیر، وغیرہ مذکر ہیں،

قاعدہ[19]۔ عربی الفاظ کے مؤنث کی جمع جو الف تا سے آتی ہے اکثر واحد مؤنث ہوتی ہے، البتہ کبھی جمع مؤنث بھی استعمال کرتے ہیں، جیسے کرامات، عنایات، وغیرہ مگر صفات، عادات، صدقات خلاف قیاس مذکر ہیں۔

قاعدہ[20]۔ جس لفظ کے آخر میں حرف کاف تصغیر یا تحقیر کیلئے آئے بشرطیکہ کسی ذی روح مذکر کیلئے نہو مؤنث ہے جیسے اشتعالک، گنجلک، طبلک وغیرہ، اور طفلک، مردک، وغیرہ ذی روح مذکر کیلئے ہیں اس لئے مذکر ہیں،

قاعدہ[21]۔ جس لفظ کے آخر میں "گاہ" یا "اہ" ہو مؤنث ہے جیسے آہ، راہ، جاہ، اکراہ، باہ، پناہ، چاہ، تنخواہ، خانقاہ، رفاہ، افواہ، سیاہ، کاہ، گیاہ، وغیرہ، اور نگاہ، درگاہ، بارگاہ، درس گاہ، تعلیم گاہ، تکیہ گاہ، تخت گاہ، آرام گاہ وغیرہ، مگر چاہ بمعنی کنواں اور ماہ، بیاہ، گناہ، خلاف قیاس مذکر ہیں، اور شاہ، الہ، مذکر حقیقی یا تاویلی ہیں اور سیاہ صفت ہے، تذکیر و تانیث میں موصوف کے تابع ہے،

قاعدہ[22]۔ جو فارسی کا کلمہ دو لفظوں سے مرکب ہو خواہ دونوں ماضی ہوں یا امر، یا ایک ماضی دوسرا امر، یا ایک اسم جامد دوسرا ماضی یا امر، ایسے الفاظ اکثر مؤنث ہوتے ہیں،

---

[1] امید، بھروسہ، سہارا، [2] الجھن، پیچیدگی، پریشانی، کش مکش، [3] خلیج، پانی، وہ حصہ جو تین طرف خشکی سے گھرا ہوا اور ایک طرف سمندر سے ملا ہو۔

جیسے آمد و رفت، وآمد وشد، زدوکوب، تگ ودو، خرید و فروخت، بود و باش، نشست و برخاست، قطع و برید، گفت وشنید، تراش وخراش، دارو گیر، داد وستد، وغیرہ. سوائے بندوبست، سوز وگداز، خورد و نوش، خورد ونوشں، خواب وخور وغیرہ کہ یہ مذکر ہیں۔

قاعدہ[۲۳] جو دو اسم کہ معاً (ساتھ ہی) بولے جاتے ہیں حرف عطف انکے درمیان میں ہو یا نہو، تو یا تذکیر وتانیث میں باہم اختلاف رکھتے ہونگے یا اتفاق پس اگر باہم مختلف ہیں تو کبھی تذکیر وتانیث میں جزو دوم کے تابع ہوتے ہیں، جیسے آب وہوا، آب وغذا، نشو ونما، قلم دوات کو مؤنث بولیں گے، اور نان ونمک، کشت وخون، دوات قلم، نیشکر کو مذکر، ۔ اور کبھی تذکیر وتانیث میں جزو اول کی رعایت ہوتی ہے جیسے، آبرو، روک ٹوک کو مؤنث بولیں گے، اور پیچ وتاب، مال ومتاع کو مذکر۔

اور اگر دونوں اسم اپنی تذکیر وتانیث میں متفق ہوں تو دونوں کے ملنے کے بعد بھی مذکر یا مؤنث ہونگے، جیسے آب ورنگ، آب ودانہ کو مذکر، اور آب وتاب، جستجو، کو مؤنث بولتے ہیں، مگر لفظ پھیر بدل[۱]، شیر برنج[۲] کہ دونوں جزر مذکر ہونیکے باوجود مؤنث استعمال کرتے ہیں، اور سوائے نیشکر کے کہ اسکو دونوں جزر مؤنث ہونیکے باوجود مذکر بولتے ہیں، ہاں بعض نے مؤنث بھی کہا ہے۔

قاعدہ[۲۴] حروف تہجی میں اکیس[۲۱] حروف مؤنث ہیں، ب[۱]، پ[۲]، ت[۳]، ٹ[۴]، ث[۵]، ج[۶]، چ[۷]، خ[۸]، د[۹]، ڈ[۱۰]، ذ[۱۱]، ر[۱۲]، ڑ[۱۳]، ز[۱۴]، ژ[۱۵]، ط[۱۶]، ظ[۱۷]، ف[۱۸]، و[۱۹]، ہ[۲۰]، ی[۲۱]، اور باقی مذکر ہیں (قواعد اردو، مرزا نثار علی بیگ، مدرس اول آگرہ کالج)، مولانا جمیل انصاری نے مفید الطلبہ میں اٹھارہ مؤنث بارہ مذکر اور ایک مختلف فیہ لکھا ہے، اور لکھا کہ میر انشاء اللہ خان نے دریائے لطافت میں صرف گیارہ حروف کو مؤنث لکھا ہے،

قاعدہ[۲۵] تفعیل کے وزن پر جو عربی مصدر اردو میں مستعمل ہو وہ مؤنث ہے جیسا کہ تصویر، تعمیر، تفصیل، وغیرہ مگر تعویذ مذکر ہے اور تمکین مختلف فیہ ہے، (اسکا ذکر اوپر مذکر کے بیان میں بھی ہو چکا ہے)۔

---

[۱] پھیر بدل، بمعنی عوض، معاوضہ، ادل بدل [۲] شیر برنج، چاول کی کھیر۔

فائدہ ۔ بعض اسم تذکیر و تانیث میں مشترک ہیں مگر ان کو مؤنث استعمال کرنا فصیح ہے ، جیسے ، بلبل ، فکر ، جان ، متاع ، نقاب ، وغیرہ ۔

علامتِ تانیث کا بیان

قاعدہ ۲۶ ۔ جس واحد مذکر جاندار منصرف (متبدل) کے آخر الف ہو حالت تانیث میں اس الف کو یائے معروف یا ، ی ، آ ، سے بدل دیتے ہیں جیسے لڑکا ، لڑکی ، گدھا ، گدھی ، بوڑھا بوڑھیا ، چڑا ، چڑیا ، اور کبھی الف کو نون سے بدل دیتے ہیں ، جیسے دولہا ، دولہن ، کنجڑا ، کنجڑان ، ۔

قاعدہ ۲۷ ۔ جس مذکر جاندار کے آخر یائے معروف ہو حالت تانیث میں اس یا کو بھی نون سے تبدیل کرتے ہیں جیسے تیلی ، تیلن ، مالی ، مالن ، تنبولی ، تنبولن ، دھوبی ، دھوبن ،

قاعدہ ۲۸ ۔ اکثر اسم جنس جو تذکیر و تانیث میں مشترک ہیں ان میں مؤنث کی تمیز کیلئے یائے معروف بڑھا دیتے ہیں جیسے ہرن ، ہرنی ، مرغ ، مرغی ، کبوتر ، کبوتری ، وغیرہ ۔ (فائدہ) اسم مشترک اس جنس کو کہتے ہیں جو نر اور مادہ کے لئے یکساں بولا جاتا ہے ، جیسے لفظ چیل اور بلی مؤنث ہیں اور نر و مادہ دونوں کے لئے مستعمل ہیں اسی طرح کوا مذکر ہے جو نر اور مادہ دونوں کیلئے بولا جاتا ہے ، ۔

قاعدہ ۲۹ ۔ بعض اسموں کے مؤنث خلاف قیاس آتے ہیں جیسے راجہ و راجہ کیلئے رانی ۔ ماموں ، ممانی ، استاد ، استانی ، بھائی ، بھابی ، خان ، خانم ، بیگ ، بیگم ،

قاعدہ ۳۰ ۔ ہندی الفاظ میں حروفِ ذیل بھی تانیث کی علامت ہیں ۔

ن ۔ جیسے دولہا ، دولہن ۔

این ۔ جیسے پنڈت ، پنڈتاین ،

نی ۔ جیسے لہار ، لہارنی ، سنار ، سنارنی ،

انی ۔ جیسے مہتر ، مہترانی ، کھتری ، کھترانی ،

کا ۔ جیسے نائی ، نائکا ، (نائن بھی بولتے ہیں)

اہل زبان کی تقلید کا بیان

اہل زبان اگرچہ دہلی و لکھنؤ کے خواص و عوام سب ہی ہو سکتے ہیں مگر چونکہ قواعد زبان کو فصاحت و بلاغت کے ساتھ آراستہ کر کے مشتہر کرنا شعراء ہی کا حصہ ہے اس لئے عوام ان خواص کے مقلد ٹھہرے۔ سو پہلے کلام شعراء کی طرف رجوع کرنا ہوگا، جب ان کی سند نہ ملے تو عوام دہلی و لکھنؤ کی سند لینی چاہیئے، غرض عوام کی تقلید اسوقت جائز ہوگی کہ خواص کی تقریر و تحریر میں وہ لفظ یا محاورہ نہ ملتا ہو، اور فصحاء کے جمع کئے ہوئے قواعد منضبط کے رو سے کوئی امر خلاف قول عوام نہ پایا جاوے، ورنہ جبتک قواعد سے صحت ہو سکتی ہو تقلید عوام جائز نہیں، بلکہ فصحاء کے قول میں بھی مسائل قواعد کے رو سے حجت ہو سکتی ہے ہاں سماعیات اور مستثنیات میں بدون ان کی تقلید کے چارہ نہیں، مثلاً لفظ "اخبار" کہ افعال کے وزن پر عربی لفظ کی جمع ہے، اردو کا قاعدہ ہے کہ جو عربی لفظ افعال کے وزن پر ہوگا مذکر ہوگا، جیسے اشراف، الطاف، ابواب، ایام، اسمار، وغیرہ اسی طرح اخبار بھی ہے، لیکن اردو میں یہ لفظ بخلاف اور الفاظ کے بصیغۂ واحد مستعمل ہے تو عوام کی زبان پر "خبر" کی طرح مؤنث ہے، اور خواص کے برتاؤ میں مذکر، پس ہم کو خواص کی پیروی کرنی ہوگی، اور جیسے لفظ "لفظ" ہے کہ شعراء لکھنؤ و دہلی سابق و حال مذکر باندھتے آئے ہیں، مگر عوام اسکو مؤنث ہی بولتے ہیں، اسی طرح "میل" بمعنی چرک بدن وغیرہ مذکر مستعمل ہے اگرچہ عوام مؤنث بولیں، اور بعض الفاظ جن میں سب شعراء متفق ہیں مگر ایک دو شاعروں نے ان کو خلاف باندھا، تو ہم کو جمہور کی تقلید کرنی ہوگی، جیسے آب گہر قواعد کے رو سے بھی مؤنث ہے اور فصحاء کا برتاؤ بھی یہی ہے۔ اسکو آتش مذکر باندھ گئے اسی طرح لفظ "چال" کو کہ مؤنث ہے میر انیس نے مذکر باندھا ہے، پس فصحاء میں استعمال جمہور دیکھا جائے گا، اور جو لفظ قاعدے کے خلاف خواص و عوام میں مستعمل ہو گیا اس کی تقلید اسی طرح چاہیئے، جیسے "دسترخوان" دستر اور خوان سے مرکب ہے، جس کو بچھا کر کھانا کھاتے ہیں، اور غالباً

ایجاد کے وقت یہ کپڑا خوان پوش ہے کھاتے وقت اسی کو اتار کر بچھا لیتے ہوں، بہر حال دستر خوان اسم ترکیبی ہے، اس کے معنی خوان کی پگڑی، پس قاعدہ کے رو سے دستار مؤنث ہے تو یہ اسم بھی مؤنث ہونا چاہیئے، حالانکہ جمہور میں مذکر مستعمل ہے،

اور سابقین اور لاحقین کے اختلاف میں لاحقین کی تقلید کرنی چاہیئے بشرطیکہ سابقین کا استعمال متروک ہو چکا ہو، اور سابقین کی پیروی ایسے میں جائز ہے کہ لاحقین میں جمہور کا استعمال اس کے خلاف نہو، مثلاً میر، سودا، سوز، درد وغیرہ سابقین کی تقلید قواعد تذکیر و تانیث اور محاورات میں جائز ہے اگر لاحقین یعنی ناسخ، آتش، غالب، ذوق، مومن، رشک، دبیر، انیس وغیرہ نے ان کے خلاف استعمال نہ کیا ہو۔ اور اگر خلاف ہو تو اس کی تقلید ناجائز ہے مثلاً زار سے جو لفظ مرکب ہو مذکر ہے جیسے گلزار، خارزار، وغیرہ۔ مگر میر تقی نے خارزار کو مؤنث باندھا ہے جو خلاف لاحقین ہے، لاحقین کا دور متوسطین کے بعد سے شمار ہوتا ہے یعنی ناسخ کے زمانے سے حال تک، بشرطیکہ شعرا میں نامور اور مسلم تخصیص بھی ہوں، اور متوسطین اور لاحقین کا فرق یہ ہے کہ جس امر میں جمہور لاحقین متفق ہوں اس میں متوسطین کی تقلید زیبا نہیں، جیسے مت کلمۂ نفی کہ متوسطین میں مستعمل تھا، جمہور لاحقین میں متروک ہے۔ لیکن علامہ حسرت موہانی نے اس کو متروکات بیجا کی قسم سے قرار دیا ہے کیونکہ شعری ضرورت کی بنا پر کبھی "مت" کا استعمال ناگزیر ہوتا ہے، اور جمہور متوسطین و لاحقین سے دہلی و لکھنؤ میں جو فرق ہے، جیسے "فکر" کہ دہلی میں اکثر مذکر اور کمتر مؤنث، اور لکھنؤ میں یکسر مؤنث ہی مستعمل ہے ایسے موقع پر مقلد اگر دہلی کا پیرو ہے تو دہلی کی تقلید کریگا، اور لکھنؤ کا پیرو ہے تو لکھنؤ کی، (از رشحات صفیر بلگرامی۔ تھوڑے اختصار)

وہ الفاظ جو سابق میں مذکر تھے حال میں مؤنث ہیں،

التماس، باد، برسات، تکل، لوح، گلگشت،

وہ الفاظ جو اگلے شعرا مؤنث بولتے تھے اب مذکر ہیں،

ازدحام، اطلس، التفات، ایما، پیکر، جھول، دم، قدغن، قلمتراش، محل، مسطر، میل، ناموس، نرخ، نیشکر، ہجوم،

وہ الفاظ جو اگلے شعرا میں مشترک ہیں :۔ خراش، ململ ،
وہ الفاظ جو سابق میں مشترک تھے اور حال میں مذکر ہیں، انبوہ ، خواب ، حشر، قبلہ نما ، قتل عام، مزار ، زار ، قتل ،
وہ الفاظ جو سابق میں مشترک تھے اور حال میں مؤنث ہیں، بلا ، جان ، سیر، گھمسان، فرو ۔
وہ الفاظ جو دہلی میں مذکر ہیں، لکھنؤ میں مؤنث :۔ تفاوت ، چہل پہل ، حد، دشنام، سانس، شکن، گاہ ، فکر، ساں ،
وہ الفاظ جو دہلی میں مؤنث ہیں لکھنؤ میں مذکر :۔ ٹکٹ ، خلعت ، سلک ، گوٹے ، گھڑیال ،
وہ الفاظ جن کو لکھنؤ میں بہت مؤنث بولتے ہیں اور شاذ مذکر، آب گہر ، ابرو ، اعتبار ، اف، بلبل، بہشت ، بھیڑ ، بند ، پیکان، توجہ ، جنت ، جہد ، جراحت ، چال ، حمد، خس، خلش ، خم ، دکان، رجوع ، رجمنٹ ، رسم ، زنار، سبحہ ، شفق ، شک ، طرز ، طلاق ، غور، غلاف ، فغاں ، قامت ، کاکل، کبک ، گزند ، کف یا کف دست ، لفظ ، مشت ، معرفت ، مزرع ، مد ، مژہ ، معراج ، نقل، نشو و نما ، نقاب ، نیشکر ۔
وہ الفاظ جن کے مفرد مذکر ہیں اور جمع مؤنث :۔ طوطی ، طوطیاں ، لفظ ، لفظیں[ع] ، وصف ، اوصاف
وہ الفاظ جن کے واحد مؤنث ہیں اور جمع مذکر :۔ آل ، آل نبیؐ ، دلیل ، دلائل ، نوع ، انواع ، وضع ، اوضاع ، قسم ، اقسام ، اصل ، اصول ، فوج ، افواج ، مسجد ، مساجد ، طرف ، اطراف ، ضمیر ، ضمائر ، نظیر ، نظائر ، غرض ، اغراض ۔ بعضوں نے صفات ، اور افواج کو مونث لکھا ہے اور بعضوں نے عادات ، علامات وغیرہ کو مذکر لکھا ہے ، خلق لفظ مذکر کی جمع اخلاق کو اکثر واحد مذکر استعمال کرتے ہیں ، جیسے اس کا اخلاق اچھا ہے اور معنی لفظ مفرد کو جمع مذکر استعمال کرتے ہیں جیسے اس کے معنی یہ ہیں (از رشحات صغیر وغیرہ) ۔

ع لیکن یہ استعمال بعض جگہ بطور شاذ ہے ۱۲

متروکات سخن و معائب سخن

(از نکات سخن حسرت موہانی)

"وے"

ضمیر جمع غائب کیلئے" وے " بالکل متروک ہے، بلکہ واحد جمع دونوں میں وہ استعمال کیا جاتا ہے، جیسے وہ آیا، وہ لوگ آرہے ہے،

"تئیں"

تئیں بمعنی تک، تئیں بمعنی کو، دونوں متروک ہیں۔ البتہ تئیں بمعنی کو کم از کم بول چال میں کبھی کبھی اب تک استعمال کیا جاتا ہے، جیسے وہ اپنے تئیں چالاک سمجھتا ہے،

"تلک"

لفظ تلک کو آجکل کے شعرار نے ترک کردیا ہے، اور اسکو غیر فصیح سمجھتے ہیں، لیکن اس کا ترک بیجا ہے، کیونکہ جن اہل تحقیق نے صفات و مخارج حروف نظر کی انہوں نے کچھ حروف ایسے پائے ہیں کہ جس کلمے میں ان کا کوئی حرف ہو اس کلمے کو سلیس و فصیح سمجھتے ہیں، ان حروف کا مجموعہ" مُر بِنفَل " ہے، اور تلک میں" مربنفل" کا لام ہے اور تک میں اس کا کوئی حرف نہیں ہے،

"پہ"

پہ بجائے پر کا ترک جائز ہے۔ لیکن استعمال بھی ناجائز نہیں، جلیل، نسیم، اور غالب کے اشعار میں اس کی مثالیں ملتی ہیں۔

"ہووے دیوے وغیرہ"

ہو دے، لے، کے بجائے ہووے، دیوے، لیوے، بھی متروکات جائز سے ہیں،

"اضافت فارسی با الفاظ اردو"

اردو الفاظ کے ساتھ فارسی اضافت بھی سراسر معیوب اور ناجائز ہے، مثلاً ؎

بھرتی ہیں اسکی آنکھیں آنکھوں تلے ہمیشہ ٭ رہتا ہے آب دیدہ یاں تا گلے ہمیشہ (میر)

اس شعر میں " تا گلو " کی جگہ قافیے کی رعایت سے" تا گلے " کا استعمال صحیح نہیں ہو سکتا،

"توالی اضافات"

اُردو زبان میں بعض جگہ ترکیب فارسی کا استعمال ناگزیر ہو جاتا ہے خصوصاً نظم میں، جہاں جگہ کم اور مضمون زیادہ ہو۔ لیکن ہر حال میں اس کا لحاظ رکھنا لازم ہے کہ اضافتوں کی کثرت ناگواری کی حد تک نہ پہنچنے پائے، محققین کا قول کہ تین اضافتوں تک جائز ہے ایک حد تک قابل قبول ہے، مثلاً،

سہ دَرِ ساقیِ جامِ کوثر یہ عاصی　　　عطش العطش تشنہ کام آرہا ہے

اس شعر کے مصرعۂ اول میں پے درپے تین اضافتیں ہیں۔

واؤ عطف کے بجائے "اور" اور "کے بجائے واؤ کا استعمال"

عطف والی ترکیب میں اس طرح کی غلطیوں سے بچنا چاہئے جیسے ع سزاوار خلافت اور امامت ایسے ہوتے ہیں۔ یا جیسے ع دل مدعی و دیدہ بنا مدعا علیہ۔

فارسی کا واؤ اردو میں جبھی استعمال کرتے ہیں جب مفرد کا مفرد پر عطف ہو۔ اور دونوں فارسی لفظ ہوں جیسے "دیدہ و دل"، نہیں تو واؤ عطف لانا بیجا ہے، مثلاً دل و آنکھ، کہنا صحیح نہ ہوگا۔ اسی طرح آنکھ پڑتی ہے و دل آتا ہے، ان دونوں جملوں میں واؤ عطف سے عطف کرنا درست نہیں،

"ہی" حرف حصر کا غلط استعمال،

ہی حرف حصر کے متعلق قاعدہ یہ ہے کہ اسکو اس لفظ کے بعد ہی بلا فصل استعمال کرنا چاہئے جس پر زور دینا منظور ہو، مثلاً تم ہی نے یا تمہیں نے، کے بجائے "تم ہی نے" فصل کے ساتھ کہنا اچھا نہیں،

اردو میں سیہ و گنہ کا استعمال بلا اضافت،

فارسی میں سیاہ کو سیہ۔ اور گناہ کو گنہ بھی بولتے ہیں، پس فارسی اضافت کے ساتھ اردو میں بھی "زلف سیہ" ذوق گنہ، لکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ لیکن بلا اضافت تنہا لفظ سیہ یا گنہ کا استعمال مناسب نہیں،

"نہ" کے بعد "سے" کا استعمال

حرف نفی "نہ" لایا جائے تو جملہ ختم کرکے "ہے" کا استعمال کرنا صحیح نہیں، مثلاً اس نے کچھ نہ کیا ہے، درست نہیں بلکہ "نہ کیا" یا نہیں کیا ہے، کہنا چاہئے۔ البتہ اگر دو جملوں میں "نہ" کی تکرار ہو تو ہے لا سکتے ہیں جیسے، نہ کچھ کہا اور نہ کچھ سنا ہے۔

بے اور نا، کا ایک دوسرے کی جگہ استعمال

بےؔ اور ناؔ دونوں فارسی کے حرف نفی ہیں اور ان میں فرق یہ ہے کہ "بے" اسم ذات اور مصدر پر آتا ہے اور نا اسم صفت پر، جیسے، بیتاب، بے صبر، بے وقوف، بے تمیز وغیرہ۔ اور نا قابل، نا اہل، نالائق وغیرہ۔ کبھی ناؔ بھی مصدر پر آجاتا ہے، جیسے نا فہم، نا انصاف، لیکن عام طور پر اس فرق کا لحاظ نہ کرنا اچھا نہیں ہے، بلاؔ حرف نفی کو بعضوں نے قابل ترک لکھا یہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ فصحائے سابقین و لاحقین کے کلام میں بکثرت اس کے استعمال کی مثالیں ملتی ہیں، مثلاً بلا ضرورت، بلا اطلاع، بلا اضافت، وغیرہ۔

محاسن سخن

تکرار لفظ

الفاظ اور حروف کی تکرار عموماً قبیح سمجھی جاتی ہے، اور سلیقے سے ہو تو ایسی تکرار اردو زبان کی بڑی خوبیوں میں شمار ہوتی ہے، تکرار کی دو صورتیں ہیں، تکرار متصل، جیسے، گھر گھر، چمن چمن، وغیرہ۔ تکرار منفصل جیسے شہر کا شہر، برس کا برس، رات کی رات، وغیرہ، پھر باعتبار لفظ مکرر کے تکرار کی چند قسمیں ہیں۔ تکرار اسم جیسے ذرہ ذرہ، گلی گلی، رگ رگ وغیرہ، تکرار صفت جیسے نئے نئے کام، انوکھی انوکھی باتیں، پیارے پیارے چہرے، تکرار عدد جیسے تین تین، دو دو، ٹیاں ملیں دو دو کرکے گئے، تکرار ضمیر جیسے وہ اپنے اپنے گھر گئے، تکرار فعل، جیسے عنوان بدل بدل کر، قصے سنا سنا کر، رو رو کر، بعض اوقات تکرار فعل رفتہ رفتہ کے معنی پیدا کرتی ہے جیسے ؎

طبیعت کو ہو گا قلق چند روز : سنبھلتے سنبھلتے سنبھل جائے گی ؎ نہیں کھیل اے داغؔ یاروں سے کہہ دو : کہ آتی ہے اردو زباں آتے آتے

"تکرار حسین" کی چند مثالیں،

میر حسن ؎ تجھ سوا دل میں نہ ٹھہرے ہے نہ آنکھوں میں کوئی ٭ دل کا مرغوب ہے تو چشم کا منظور ہے تو،

وحشت ؎ نوائے بلبلاں ہے یا ہوئی ہے لالہ کار آتش ٭ گل آتش غنچہ آتش گلستاں آتش بہار آتش،

آزاد سہار نپوری الخ ؎ مشکلات عشق سے گھبرانہ جانا چاہیئے ٭ مشکلات عشق کا مشکل کشا بھی عشق ہے،

حسرت موہانی ؎ غربت کی صبح میں بھی نہیں ہے وہ روشنی ٭ جو روشنی کہ شام سواد وطن میں تھی ٭

محتاج بوئے عطر نہ تھا جسم خوب یار ٭ خوشبوئے دلبری تھی جو اس پیرہن میں تھی،

ذوق جانگامی ؎ برباد ہے دنیا مری برباد رہے گی ٭ ناشادی دل ہی مجھے اب شاد رہے گی،

" " ؎ اس معرکہ سے کیوں کر ہم جاں چھڑا کے نکلیں ٭ یا قید گیسوؤں کی یا تیغ آبرو کی۔

نشتر زنی نگہ کی سینے سے ہٹ نہ جائے ٭ دل چاک چاک اچھا، حاجت نہیں رفو کی،

" " ؎ مرغان گلستاں کو ملی بوئے حرم ہے ٭ اے باد صبا تیرا کرم تیرا کرم ہے،

جلتی رہے جلتی رہے یہ شمع مسلسل ٭ یہ یاد حرم، یاد حرم، یاد حرم ہے،

سہل ممتنع

سہل ممتنع، سادگی و حسن بیان کی اس صنف کا نام ہے جس کو دیکھ کر ہر شخص بظاہر یہ سمجھے کہ یہ بات میرے دل میں تھی اور ایسا کہنا ہر شاعر کیلئے آسان ہے مگر جب کوشش کر کے ویسا لکھنا چاہے تو نہ لکھ سکے جیسے، میر ؎ آگ تھے ابتدائے عشق میں ہم ٭ خو گئے خاک انتہا یہ ہے۔ غالب ؎ دل ناداں، تجھے ہوا کیا ہے؟ آخر اس درد کی دوا کیا ہے؟ ٭ ہم ہیں مشتاق اور وہ بیزار!! یاالٰہی یہ ماجرا کیا ہے؟ ٭ ہم کو ان سے وفا کی ہے امید! جو نہیں جانتا وفا کیا ہے؟ ٭۔ اسی طرح صدق محاورہ، صفائی زبان و سادگی بیان، شوخیٔ کلام، حسن ترکیب، خوبی استعارہ، لطف تشبیہ، واقعہ گذاری و جذبہ نگاری، متانت مضمون و بلندی خیال، حسن کنایہ، سوز و گداز، الفاظ کا الٹ پھیر وغیرہ ایسی بہت سی خوبیاں ہیں جنکا شمول کلام میں از دیاد حسن کا باعث ہو جایا کرتا ہے، خصوصا بعض محاسن تو ایسے ہیں کہ ان سے اشعار میں جان پڑ جاتی ہے۔ ان میں سے ہر ایک کی تفصیل و تمثیل پیش کرنے کی یہاں گنجائش نہیں، اس کیلئے مطولات کی طرف رجوع کرنا چاہیئے، ۱۲

رسالۂ تذکیر و تانیث

(برائے مطالعہ و رجوع عند الضرورۃ)

"الف ممدودہ"

اسمائے مذکر۔ آب، آب بقا، آب چشم، آب حیات، آب حیوان، آبخورہ، آب دست، آبشار، آبگیر، آبگینہ، آبلہ، آب روانہ، آتش کدہ، آتش گیر، آٹا، آثار، آج، آخر، آداب، آدمی، آدینہ، آرام، آرہ، آرسی، آڑ، آڑو، آس پاس، آستان، آستانہ، آسمان، آسیب، آش جو[1]، آشنا[2]، آشوب، آشیان، آشیانہ، آغاز، آغوش[3]، آفاق، آفتاب، آفتابہ، آفاق، آکا، آگا پیچھا، آلبوٹ، آلات، آلو، آلہ، آم، آماج[4]، آماس، آملہ، آموختہ، آمین، آنچل، آنسو، آنگن[6]، آوارہ، آہن، آہنگ[7]، آہنگر، آہو، آئین، آئینہ، آیہ[8]۔

اسمائے مؤنث۔ اب، آب و تاب، آبجو، آبرو، آب و غذا، آب و ہوا، آب و گل، آپا، آپ[9]، آتش، آتش بازی، آتش مزاجی، آجکل، آخرت، آخور[10]، آدمیت، آرام گاہ، آرائش، آرزو، آزمائش، آس، آسائش، آسیا، آش، آفت، آفرین، آفرینش، آگ، آل، آلاپ، آلان، آلائش، آمد، آمد شد، آمد و رفت، آمد آمد[11]، آمرزش، آمیزش، آن[12]، آن بان، آنت، آنچ، آندھی، آنکھ، آواز، آؤ بھگت، آورد[13]، آہ، آہ و بکا، آہٹ، آہنگ، آیت، آیات۔

"الف مقصورہ"

اسمائے مذکر۔ ابھار، ابتہاج، ابلہ، ابدال، ابر، ابرار، ابرو[15]، ابریشم، ابہام، آتار، آتار چڑھاؤ[16]، اتباع، اتحاد، اتصال، اتفاق، اتقا، اتمام، اتوار، اتحاد، اثبات، اثر، اجارہ، اجتماع

---

[1] آش جو، کو مؤنث بھی بولتے ہیں۔ [2] آشنا، صفت ہے، تابع موصوف۔ [3] آغوش، مؤنث بھی مستعمل ہے [4] آماج، بمعنی نشانہ ہدف آماجگاہ مؤنث ہے [5] آمین، مؤنث بھی مستعمل ہے [6] آنگن، گھر کے اندر کا صحن [7] آہنگ، مذکر اگر بمعنی قصد ہو [8] آیہ قرآنی، مذکر آیت [9] آپ کے ساتھ مؤنث [10] آخور، چوپایوں کے گھاس چارے کی جگہ، اصطبل [11] ہاتھی کو بٹھانے کا گدا۔ [12] آمد آمد۔ آنے کا ذکر، آنے کی توقع [13] آن حرمت و عزت بمعنی لحظہ بھی ہے، مؤنث [14] آورد بمعنی تکلف بناوٹ [14] آبد، ہمیشگی و دوام مختلف فیہ [15] ابرو کو بعض نے مؤنث لکھا ہے

---

[16] آتار بمعنی نشیب، آتار چڑھاؤ، اونچ اونچ ۱۲

اجتناب ، اجتہاد ، اجداد ، اجر ، اجرا ، اجرام[1] ، اجسام ، اجلاس ، اجلال ، اجماع ، اجمال ، اچار
اچھو[2] ، احاطہ ، احباب ، احتباس ، احتراز ، احترام ، احتساب ، احتشام ، احتکار[3] ، احتلام
احتمال ، احرام ، احساس ، احسان ، احسانات ، احکام ، احوال ، اخبار ، اخبارات ، اختتام ، اخترا
اختصار ، اختلاط ، اختلاف ، اختیار ، اخراج ، اخراجات ، اخروٹ ، اخفا ، اخگر ، اخلاص
اخلاق ، اخوان ، ادب ، ادبار ، ادخال ، ادراک ، ادغام ، ادھار ، ادیان ، ادیم ، اذن ،
ارادہ ، اراروٹ ، ارباب ، ارتباط ، ارتفاع ، ارتکاب ، اردو[4] ، ارسال ، ارشاد ، ارغوان[5]
ارکان ، ارکن ، ارمان ، ارمغان ، ارّہ ، ازاربند ، ازالہ ، ازدحام ، ازل ، ازدواج ، اسامی
اسباب ، اسپتال ، استاد ، استثنا ، استحاضہ ، استحالہ ، استحقاق ، استحکام ، استخراج ، استد
استدلال ، استر ، استرہ ، استصواب ، استعارہ ، استعفا ، استعمال ، استغاثہ ، استغراق
استغفار ، استفادہ ، استفتا ، استفسار ، استفہام ، استقبال ، استقلال ، استمرار
استنباط ، استیصال ، اسٹاف ، اسٹاک ، اسٹام واسٹامپ ، اسٹائیل ، اسٹیج ، اسٹیمر ،
اسٹیشن ، اسد ، اسرار ، اسراف ، اسسٹنٹ ، اسطرلاب[6] ، اسقاط ، اسکول ، اسلام ، اسلوب
اسم ، اسناد[7] ، اسہال ، اسیر ، اشارات ، اشارہ ، اشتباہ ، اشتداد ، اشتعال ، اشتغال
اشتقاق ، اشتہار ، اشتیاق ، اشجار ، اشراف ، اشراق ، اشعار ، اشغال ، اشفاق ، اشقیا
اشک ، اشکال ، اشمام ، اصحاب ، اصرار ، اصراف ، اصطبل ، اصطرلاب ، اصنام ، اصول
اضافہ ، اضطراب ، اضطرار ، اضلاع ، اضمحلال ، اطبا ، اطراف ، اطریفل[8] ، اطفال ، اطلاق ،
اطمینان ، اطوار ، اظہار ، اعتبار ، اعتدال ، اعتراض ، اعتراف ، اعتقاد ، اعتکاف ، اعتماد ، اعجا
اعدار ، اعداد ، اعراب ، اعراض ، اعراف ، اعزاز ، اعزہ ، اعصاب[9] ، اعضا ، اعلامیہ[10] ، اعلان

---

[1] جرم کی جمع بمعنی جسم ، [2] اچھو کھانسی جو سانس کی نالی میں پانی جانے سے آنے لگتی ہے [3] ناجائز ذخیرہ اندوزی ، [4] زبان کا نام ۔ مختلف فیہ ، اکثر مونث بولتے ہیں ، [5] ارغوان سرخ اور نارنجی رنگ ، [6] اصطرناب ، اور اصطرلاب ستاروں کی رفتار معلوم کرنے کا آلہ ، [7] اسناد ، سند کی جمع ۔ بعض نے مونث لکھا ہے ،

[8] اطریفل ، اتریفل کا معرب ، ترپھلا ، [9] اعصاب ، عصب کی جمع ، پٹھے ،

[10] اعلامیہ : اعلان ، سرکاری اعلان ۱۲

اعمال، اعیان، اغمار، اغماض، اغنیا، اغوا، اغیار، افادہ، افاقہ، افتتاح، افتخار، افتخار نامہ، افترا، افراد، افسانہ، افسر، افسوس، افسوں، افشا، افضال، افکار، افعال، افق، افلاس، افلاک، افہام، اقارب، اقالیم، اقبال، اقتباس، اقتدار، اقدام، اقرار، اقربا، اقوال، اقوام، اکتساب، اکرام، اکلیل، اگال[1]، اگالدان، اگر، الاؤنس[2]، البم[3] التباس، التزام، التفات، التماس[4]، التہاب، الٹ پھیر، الجھاؤ، الحاد، الحاق، الزام، الفاظ القا، القاب، الم، المیہ[5]، الماس، الم غلم، الو، الوان، الہام، امپورٹ، امتثال[6]، امر، امرود، امساک، امکان، املا، امم، امور، اناج، انار، انبار، انبوہ، انتباہ، انتخاب، انتساب، انتشار، انتظار، انتظام، انتقال، انتقام، انجام، انجم، انجن، انجیر، انچ، انحراف، انحصار، انحطاط، انداز، اندازہ، اندام، اندراج، اندمال[7]، اندوہ، اندھیر، اندیشہ، انزال، انس، انسان، انسداد، انشراح، انصاف، انصرام[8]، انضباط، انضمام، انعام، انعقاد، انفاس، انفصال، انفعال، انفکاک، انقباض، انقسام، انقطاع، انقلاب، انکار، انکسار، انکشاف، انگارہ، انگبین، انگور، اناس، انہدام، انہماک، اوج[9]، اوامر، اوراد[10]، اوراق، اورنگ[11]، اوزار، اوزان، اوسط، اولا، اون، اہتمام، اہل، ایام، ایجاب، ایثار، ایراد، ایصال، ایفا، ایلچی، ایما، ایمان، اینڈھن، ایوان، ایڈریس، ایہام،

اسمائے مؤنث اباچ، ابابیل[12]، اباحت، ابتدا، ابتلا، ابجد، اپیل، اٹکل، اجازت، اجرت، اچکن، اچھل کود، احتیاج، احتیاط، ادا، اداسی، ادرک، اذان، اذیت، ارادت، ارث، ارض، ارہر[13]، ازار، اساتذہ، اسپرٹ، اسپرنگ، اسپنج، استدعا، اروی[14]، استراحت، استری، استطاعت، استعانت، استعداد، استغنا، استقامت، استمداد، اشاعت،

---

[1] اگال، بمعنی پیک پان کا تھوک [2] الاؤنس زائد خرچ تھا۔ [3] البم، تصویریں رکھنے کی بیاض [4] التماس کو بعض نے مؤنث لکھا ہے [5] المیہ، دردناک واقعہ، [6] امتثال، تعمیل حکم، [7] اندمال زخم بھرنا، تسلی، [8] انصرام انتظام بندوبست، [9] اوج۔ بلندی مختلف فیہ، [10] اوراد، ورد کی جمع، وظیفہ، [11] اورنگ، شاہی تخت، [12] ابابیل۔ کو مذکر بھی بولتے ہیں، [13] ارہر، ایک غلہ جس کی دال پکا کر کھاتے ہیں [14] اروی ایک لیس دار ترکاری جو جڑ کی قسم کی ہوتی ہے ۱۲۰

اشتعالک[1]، اشتہا، اشرفی، اصالت، اصل، اصلاح، اصطلاح، اضافت، اطاعت۔ اطلاع، اعانت، اعتنا، اُف، افتاد، افراط، افراط تفریط (اس کا مخرب افراتفری) افزائش افشاں[2]، افطاری، افواہ، افیون، اقامت، اقتدا، اقلیم، اکتفا، اکراہ، اکرام، اکسیر، اکھاڑ، اگر مگر[3]، الاپ، الاچی، التجا، الٹ پلٹ، الجھن، الحاح، الفت، الوداع، الحمد، امارت، امان، امانت، امت، امامت، امداد، امروز و فردا، امن، امنگ، امید، انانیت، انبساط، ان بن، انتہا، انجمن، انجیل، انسانیت، انشا، انگڑائی، انگشت، انگشتری، انگلش، انگلی، انگوٹھی، انگیا[4]، انواع، اوس، اوصاف، اولاد، اونچ نیچ، اونگھ، ایجاد، ایذا، اینٹ،

"ب"

اسمائے مذکر۔ باب، بابونہ، باج، باجا، بادام، بادل، بادہ، باز، بازو، بازیچہ، باس، باص باطن، باعث، باغ، باغچہ، باغیچہ، باک، بال، بالاخانہ، بالش، بالشت، بالین، بام، بانس، بانکپن[5]، باور، باورچی، باہر، ببر، بت، بتخانہ، بتکدہ، بٹن، بٹوا، بٹوارہ، بٹیرہ، بٹیر، بجٹ، بجھاؤ، بچاؤ، بچپن، بچہ، بچھو، بچھونا، بحر، بحران[6]، بحیرہ[7]، بخار، بخارات، بخت، بخل، بخیہ، بدر، بدل، بدن، بدھ، برآمدہ، برادہ[8]، براز، براق، بربط، برتاؤ، برتن، برج، برس، برش، برص، برقع، برگ، بڑھئی، بزغالہ، بس، بستر، بسط، بسکٹ، بسمل، بشر، بطلان، بطن، بعث و نشر، بعد، بُعد، بعض، بغض، بغچہ، بقعہ، بقال، بکس، بگاڑ، بگلہ بل، بلاوز، بلغم، بلم، بلور، بلوغ، بلوہ، بم، بن، بناؤ، بناؤ سنگار، بند، بندوبست، بدو نچہ، بندھن، بنڈل، بنیان[9]، بنک، بوتام، بوجھ، بول، بوم، بہانہ، بہائم، بہاؤ، بہتان، بہروپ، بیابان، بیاکرن[10]، بیان، بیاہ، بیاز، بیت، بیت المال، بیت اللہ، بیج، بید، بیر، بیراک، براگی، بیڑا، بیشہ، بیضہ، بیگ، بیگار[11]، بیگن، بیلچہ، بیلن، بیم، بیمہ۔

---

1. استغالک: سماسا شعلہ جوش۔ 2. افشاں: جو چیز چھڑکی جائے سونے چاندی کا باریک کترن جو عورتیں زینت کیلئے رخسار پر چھڑکتے ہیں۔ 3. اگر مگر: حیلہ۔ لیت لعل۔ 4. انگیا: چوتی سینہ بند۔ 5. بانکپن: خمیدگی ناز و ادا۔ 6. بحران: بیماری کا زور کا دن۔ 7. بحیرہ: چھوٹا سا سمندر۔ 8. برادہ: خوف، چورا، جو آرہ یا رتی سے نکلتا ہے۔ 9. بنیان: بکسلا جو کرتے کے نیچے پہنا جاتا ہے۔ 10. بیاکرن: گرامر، قواعد۔ 11. بیگار: مؤنث بھی بولتے ہیں۔

اسمائے مؤنث ۔ ب ، بابت[1] ، بات چیت ، باد ، بارش ، بارگاہ ، باروت و بارود ، باری ، بازپرس ، بازگشت ، بازی ، بافت ، باگ ، باگ ڈور ، بال ، بالو[2] ، بالی ، بامداد ، بانگ ، باہ ، ببول ، بتی ، بجلی ، بجت ، بحر ، بخشائش ، بخشش ، بدعت ، بدعا ، بدلی ، برات ، برآمد ، برآورد ، بدھیا ، برچھی ، برخواست ، برزخ[3] ، برداشت ، برسات ، برسی ، برف[4] ، برق ، برکت ، برودت ، برہان ، بریانی ، بڑھیا ، بز ، بزم ، بساط ، بستی ، بسر ، بسم اللہ ، بشارت ، بشاشت ، بصارت ، بصیرت ، بضاعت ، بط[5] ، بطخ ، بغاوت ، بغل ، بقا ، بقایا ، ایک بک ، بکھی ، بکری ، بکواس ، بوٹی ، بوجھ ، بوچھار ، بو ، بود و باش ، بول چال ، بولی ، بوند ، بہا ، بہار ، بہبود ، بہتات ، بہجت ، بہشت ، بہو ، بہی ، بیاض ، بیت ، بیتی ، بیٹ ، بیٹھک ، بیخ ، بیداد ، بیع ، بیعت ، بیگار ،

اسمائے مذکر ۔ بھات ، بھاڑ ، بھادوں ، بھاگ ، بھالا ، بھاؤ ، بھبوکا ، بھراؤ ، بھرام ، بھروسا ، بھُس ، بھنگی ، بھنور ، بھوت ، بھوج پتر ، بھوجن ، بھوگول ، بھولاپن ، بھونچال ، بھید ، بھیڑیا ، بھیس ۔

اسمائے مؤنث ۔ بھاشا ، بھاں ، بھاوج ، بھٹی ، بھٹیاری ، بھڑ ، بھڑاس ، بھڑک ، بھگت ، بھنگن ، بھوک ، بھول ، بھول چوک ، بھون ، بھیڑ ، بھیٹر ، بھیک ،

"پ"

اسمائے مذکر ۔ پا ، پاپ ، پاتابہ ، پاجامہ ، پاخانہ ، پاداش ، پار ، پارچہ ، پارلیمنٹ[6] ، پارہ ، پاس ، پاسبان ، پاکٹ ، پالا ، پالان ، پان ، پاندان ، پانی ، پاؤں ، پائے تخت ، پایہ ، پبلک ، پپیتا ، پتہ ، پتیلا ، پتنگ و پتنگا ، پتھر ، پٹا ، پچھتاوا ، پچھم ، پربت ، پرتو ، پرچم ، پرچہ ، پردہ ، پردیس ، پرزہ ، پرمٹ ، پرنالہ ، پرنیاں ، پروانہ ، پروانجات ، پردیسی ، پرہیز ، پریت ، پری ، پریس ، پریم ، پڑوس ، پڑوسی ، پستہ ، پس انداز ، پس خوردہ ، پستو ، پسینہ ، پس و پیش ، پشم ، پل ، پلاس ، پلاؤ ، پلنگ ، پلہ ، پلیٹ فارم ، پمفلٹ ، پنبہ ، پنجاب ، پنجرہ ، پنجشنبہ ،

---

[1] بالو ، ریت ، مذکر بھی آیا ہے [3] برزخ ، مذکر و مؤنث ، [4] برف ، شاذ مذکر بولتے ہیں ، [5] بط ، مذکر بھی بولتے ہیں ،

[6] پارلیمنٹ کو مؤنث بھی بولتے ہیں ۔ پری ، مذکر و مؤنث ۱۲

پنجہ، پندار، پنیر، پودینہ، پوڈر، پورب، پوسٹ آفس، پوسٹ کارڈ، پیوند، پہاڑ، پہر، پہرہ، پہل، پہلو، پہلوان، پہن، پہیا، پے، پیار، پیالہ، پیام، پیتل، پیٹ، پیچ، پیچ و تاب، پیر، پیرہ، پیر، پیراگراف[1]، پیراہن، پیرایہ، پیش، پیش خیمہ، پیشاب، پیشکش، پیشہ، پیغام، پیک، پیکان، پیکدان، پیکر، پیلو، پیمان، پیمانہ، پیوند۔

اسمائے مؤنث۔ پ، پاپوش، پارسل[2]، پالک، پالکی، پائیگاہ، پتنگ[3]، پتلون، پتلی، پٹاپٹ، پٹی، پچکاری، پچھاڑ، پچھوا، پرداخت، پرستش، پرسش، پرسول، پرکار، پروا، پروا، پرواز، پرورش، پریشانی، پڑوسن، پڑیا، پستان، پستی، پسند، پشت، پشتو، پکار، پکڑ، پگاہ، پگڑی، پل، پلک، پلیٹ، پناہ، پنچایت، پند، پنسل، پنشن، پن، پو، پوت، پوجا، پوچھ، پوچھ پاچھ، پور، پورش، پوستین، پوشاک، پوشش، پہچان، پہنچ، پیاس، پیپ، پیٹھ، پیچش، پیدائش، پیشانی، پیش، پیشگاہ، پیک، پیکار، پیمائش۔

"پھ"

اسمائے مذکر۔ پھاٹک، پھاگن[4]، پھل، پھل پھول، پھوڑا، پھوس، پھول، پھندا، پھندنا، پھیر، پھیر بدل، پھیلاؤ۔

اسمائے مؤنث۔ پھال[5]، پھانس، پھانسی، پھاٹک، پھبتی، پھٹکار، پھٹکری، پھرتی، پھڑکن، پھسلن، پھلانگ، پھنسی، پھنکار، پھوٹ

"ت"

اسمائے مذکر۔ تاب، تابوت، تاج، تاجر، تار، تابدان، تاراج، تارپین، تار و پود، تازہ، تازیانہ، تاسف، تانگا، تالا، تالاب، تالو، تامل، تاوان، تبحر، تبدل، تبر، تبرک، تبرع، تبسم، تپاک، تتبع، تتمہ، تجاوز، تجاہل، تجربہ، تجرد، تجسس، تجمل، تحائف، تحت، تحریمہ، تحفہ، تحکم، تحمل، تحیر، تخت، تختہ، تخلص، تخلف، تخلیہ، تخم، تخمینہ، تخیل، تداخل، تدارک، تذبذب، تذکرہ، ترادف، ترانہ، تربوز، ترجمان، ترجمہ، ترحم، تردد، ترس۔

---

[1] پیراگراف۔ عبارت کا وہ ٹکڑا جس میں ایک ہی مضمون ہو۔ اردو میں صرف پیرا بھی بولتے ہیں [2] کہ پارسل۔ مذکر و مؤنث تانیث و تذکیر [3] ہے کہ پتنگ بمعنی مطلب۔ مؤنث بھی بولتے ہیں [4] کہ پھول شراب کا نام ہو تو مؤنث ہے [5] پھال زمین جوتنے کا اوزار

تعطیل، تعظیم، تعلیل، تعلیم، تعمیل، تعمیر، تفتیش، تفریح، تفریق، تفسیر، تفصیل، تفویض، تفہیم، تقدیر، تقدیس، تقدیم، تقریب، تقریر، تقریظ، تقسیم، تقصیر، تقطیع، تقلید، تقویت، تکان[1]، تکبیر، تکرار، تکریم، تکفیر، تکفین، تکل[2]، تکلیف، تکمیل، تگ، انگاپو، تک دو، تلاش، تلاوت، تلبیس، تلچھٹ، تلقین، تلملاہٹ، تلوار، تلوین، تمثال، تماشا، تمثیل، تسکین، تمنا، تمہید، تمیز، تنبیہ، تنخواہ، تندہی، تنزیل، تنقیح، تنوین، تواریخ، تواضع، توبہ، توبیخ، تودیع، توجہ، توجیہ، توحید، توریت، توسیع، توشک، توصیف، توفیق، توقع، توقیر، تول، تولیت، توہین، تہ، تہجد، تہجی، تہدید، تہذیب، تہمت، تیغ، تیلن،

"تھ"

اسمائے مذکر۔ تھال، تھان، تھانہ، تھرڈ، تھم، تھن، تھوک،

اسمائے مونث۔ تھالی، تھاہ، تھرتھراہٹ، تھکن، تھیلی،

"ٹ"

اسمائے مذکر۔ ٹاپ، ٹائم، ٹاٹ، ٹٹو، ٹیلیگراف، ٹخنا، ٹکٹ، ٹکڑا، ٹکس، ٹن، ٹوپ[3]، ٹوٹکا، ٹوٹل، ٹوکرا، ٹین،

اسمائے مونث۔ ٹاپ[4]، ٹانگ، ٹرین، ٹکا، ٹکر، ٹکیا، ٹوپی، ٹوٹ پھوٹ، ٹیپ، ٹیپ ٹاپ، ٹیس، ٹیک، ٹیم[5]، ٹرام،

"ٹھ"

اسمائے مذکر۔ ٹھاٹ، ٹھیراؤ، ٹھیکا، ٹھیک، ٹھیکرا،

اسمائے مونث۔ ٹھلیا، ٹھنڈ، ٹھنڈک، ٹھوکر، ٹھونگ، ٹھیس،

"ث"

اسمائے مذکر۔ ثابت، ثالث، ثالثی، ثلاثی، ثبات، ثبت، ثبوت، ثریا، ثقل، ثقلین، ثقہ، ثلاثی، ثلث، ثمر، ثمرہ، ثمن، ثمن، ثواب،

---

[1] تکان۔ کو مذکر بھی بولتے ہیں [2] تکلی، ایک قسم کا پتنگ، [3] ٹوپ۔ بڑی ٹوپی۔ توپ کے گولی [4] ٹاپ۔ گھوڑے کا سُم، [5] ٹیم۔ مل کر کام کرنے والوں کی جماعت۔

اسمائے مؤنث۔ ث، ثروت، ثقالت، ثلج، ثنا،۔

"ج"

اسمائے مذکر۔ جادو، جادہ، جاڑہ، جاسوس، جاہ و جلال، جال، جام، جامہ، جاناں، جانشین، جانور، جائزہ، جاہل، جبال، جبر، جبرئیل، جبل، جبین، جبہ، جتھا، جثہ، جحیم، جد، جداول، جذام، جذب، جذبات، جذبہ، جر، جراح، جرائم، جرس، جرعہ، جرم، جرمانہ، جریان، جریدہ، جزائر، جزدان، جزو، جزرومد، جزم، جزو، جزیرہ، جزیہ، جست، جسد، جسر، جسم، جشن، جعل، جغرافیہ، جفت، جگ، جگر، جگنو، جل، جلاب، جلاد، جلال، جل تھل، جلسہ، جلوس، جلوہ، جماد، جماع، جمال، جماؤ، جم غفیر، جمعہ، جمع خرچ، جگمگ، جگمگاہٹ، جملہ، جمہور، جن، جنات، جنازہ، جنان، جنتر، جنجال، جنگل، جنم، جنوب، جنون، جو، جوا، جواب، جوانب، جواز، جواز، جور، جواہر، جواہرات، جود، جوڑ، جوڑ توڑ، جوڑا، جوش، جوشاندہ، جوش خروش، جوف، جوق، جولان، جوہر، جوہری، جہاد، جہاز، جہان، جہل، جہنم، جہیز، جی، جیب، جیحون، جیش، جیل، جیلخانہ،

اسمائے مؤنث۔ ج، جا، جگہ، جاروب، جاگیر، جامن، جان، جان پہچان، جانب، جانچ، جانگھیا، جانماز، جاہ، جائداد، جبلت، جبین، جد، جد وجہد، جدال، جدائی، جدل، جدول، جراحت، جراب، جرأت، جرح، جرح قدح، جز، جزا، جزع فزع، جسارت، جسامت، جستجو، جعد، جفا، جگت، جگمگاہٹ، جگہ، جلا، جلالت، جلترنگ، جلد، جلق، جلن، جلوہ گاہ، جلیبی، جماعت، جمع، جمعرات، جمعیت، جمنا، جناب، جنایت، جناح، جنبش، جنت، جنس، جنگ، جنگ وجدال، جو، جوارش، جورد، جورع، جوق، جوئیں، جہت، جہد، جہر، جے، جیت، جوتی،

"جھ"

اسمائے مذکر۔ جھاڑ، جھاگ، جھاؤ، جھٹکا، جھرمٹ، جھکاؤ، جھنجھٹ[1]، جھنڈ[2]،

---

[1] جھنجھٹ، کو مؤنث بھی بولتے ہیں۔ [2] جھنڈ۔ آدمیوں کی بھیڑ حیوانات کا گلہ۔

جھنڈا، جھوٹ، جھولا، جھوپڑا، جھونٹا، جھونکا[1]، جھینگا، جھنکیا،

اسمائے مونث۔ جھاڑ پھونک، جھاڑو، جھاڑی، جھانک، جھانک تانک، جھائیں، جھپک، جھجک، جھڑپ، جھلک، جھلکی، جھنکار، جھولی، جھونک، جھیل[2]،

"چ"

اسمائے مذکر۔ چابک، چارہ، چاقو، چاک، چاکر، چال، چلن، چاند، چاند گہن، چاول، چاہ (کنواں)، چبوترہ، چپراسی، چراغ، چراغاں، چراغدان، چربہ، چرچا، چرخ، چرخہ، چرم، چرند، چڑا، چڑھاؤ، چشمہ، چقندر، چک، چکر، چلاؤ، چل چلاؤ، چسلن، چلو، چمار، چمچہ، چمکاؤ، چمن، چمنستان، چنا، چندن، چندہ، چنگل، چنور، چورن، چوزہ، چوغہ، چوک[3]، چولھا، چوگان، چوہا، چہرہ، چہلم، چیت، چیتا، چین، چین (نام ملک)،

اسمائے مونث۔ چاٹ، چادر، چاشت، چال، چال ڈھال، چاندی، چاندنی، چاہ، چاہت، چائے، چپاتی، چپراس، چٹان، چٹکی، چراگاہ، چڑیا، چشم، چقماق، چک، چکاچوند، چکناہٹ، چلمن، چلبلا، چمپا، چمک دمک، چمگادڑ، چنگاری، چوتڑ، چوٹ، چوٹی، چوڑائی، چوک[4]، چوکھٹ، چونچ، چون وچرا، چہل پہل، چیچک، چیخ، چیز، چیستان، چیل[5]، چین، چینی، چیونٹی،

"چھ"

اسمائے مذکر۔ چھاپہ، چھاچھ[6]، چھالا، چھپرکٹ، چھرا، چھڑکاؤ، چھینٹا، چھیدا،

اسمائے مونث۔ چھاپ، چھاتی، چھاگل[7]، چھالیا، چھان بین، چھانٹ، چھاؤں، چھت، چھتری، چھٹی، چھٹانک، چھچھوندر، چھری، چھلانگ، چھنگلیا، چھینٹ، چھیڑ چھاڑ، چھیلن، چھینک،

---

[1] جھونکا، ہوا کا ریلا جس سے دھکا لگے [2] جھیل۔ پانی کا وہ قطعہ جو چاروں طرف سے زمین سے گھرا ہوا ہو،
[3] چوک۔ بفتحہ مربع میدان، صحن، وہ بڑا بازار جسکے چار راستے ہوں [4] چوک۔ بضمہ، بھول [5] چیل۔ [6] چھاپہ نقش چھاپنا، شبخون مارنا، [6] چھاچھ، مکھن نکالنے کے بعد جو پانی رہ جاتا ہے، مونث بھی بولتے ہیں ۱۲ مؤلف "

" ح "

اسمائے مذکر۔ حادثہ، حاشیہ، حاصل، حافظہ، حال، حالات، حباب، حبس، حبہ، حج، حجاب، حجاز، حجر، حجرِاسود، حجرہ، حجم، حدوث، حدود، حدید، حدیقہ، حذر، حذف، حرام، حربہ، حرج، حرف، حرفہ، حرز، حرم، حرمان، حریر، حریرہ، حریف، حریم، حزب، حزن، حساب، حسب، حسد، حسن، حشر، حشر نشر، حشم، حشو، حصار، حصر، حصن، حصول، حصہ، حصیر، حضرت، حضور، حظ، حفظ، حق، حقائق، حقنہ، حقہ، حکام، حکم، حل، حلال، حلف[1]، حلق، حلقوم، حلقہ، حلم، حلوا، حلول، حلہ، حلیہ، حمام، حمل، حملہ، حنظل، حوادث، حواس، حوالہ، حوالی، حوائج، حوصلہ، حوض، حیض، حیف، حیلہ، حیوان،

اسمائے مؤنث۔ ح، حاجت، حالت، حب، حب الوطن، حبل، حجت، حجامت، حد، حدت، حدیث، حراست، حرب، حرص، حرکت، حرکات، حرم، حرمت، حس، حسرت، حشمت، حکایت، حکایات، حکمت، حکومت، حلاوت، حماقت، حمائل، حمد، حمیت، حنا، حوالات، حوت، حور، حویلی، حیا، حیات، حیثیت، حیرت، حمایت، حیص بیص[2]۔

" خ "

اسمائے مذکر۔ خاتمہ، خادم، خار، خاشاک، خاصدان، خاصہ، خال، خامہ، خانہ، خاندان، خانماں، خانوادہ، خبث، خبط، ختم، ختنہ، خچر، خدام، خدم، خر، خراب، خراج، خربوزہ، خرچ، خرچہ، خردہ، خرقہ، خرگوش، خرمن، خرمہرہ، خروج، خروش، خزانہ، خزینہ، خزائن، خزف، خس، خسارہ، خسوف، خس وخاشاک، خشوع، خصال، خصائل، خصم، خصی، خضاب، خضوع، خطر، خطاب، خطبہ، خط، خطرہ، خطہ، خفاش، خفقان، خلا، خلاصہ، خلاف، خلجان، خلد، خلط، خلع، خلعت، خلف، خلق، خلل، خلو، خلوص، خم، خم، خمار، خمس، خمول، خمیازہ، خمیر، خمیرہ، خنجر، خنزیر، خواب، خوارق، خواص، خواجہ،

---

[1] حلف کو کبھی مؤنث بھی بولتے ہیں، [2] حیص بیص، لفظ عربی، بمعنی شور و غوغا، جھگڑا ۱۲

خوف، خوردونوش، خورشید، خوشہ، خول، خون، خون، خون بہا، خون ناب، خیاباں، خیال، خیالات، خیر مقدم، خیل، خیمہ،

اسمائے مؤنث۔ خ، خاتم، خارش، خاتون، خاصیت، خاطر، خاک، خاک شفا، خاکستر، خانقاہ، خباثت، خبر، خجالت، خدمت، خرابات، خراش، خرد، خردبیں، خرطوم، خرگاہ، خرید، خرید و فروخت، خریف، خزاں، خشت، خشخاش، خصلت، خطا، خصومت، خلال، خلائق، خلش، خلق، خلیج، خندق، خنصر، خو، خوابگاہ، خواہش، خودی، خوراک، خورد برد، خورش، خوشامد، خوشبو، خوشی، خیانت، خیر، خیریت، خیروعافیت، خیرات، خیرباد، ۔

"د"

اسمائے مذکر۔ د، داب، دار و مدار، داغ، دالان، دام، داماد، دامن، داماں، دانا، دانہ، دانت، دانگ، دائرہ، دباؤ، دبستان، دخان، دخل، دخول، دخیل، در، در، دربار، درجات، درجن، درجہ، درخت، درد، درس، درشن، درم، درماں، دروازہ، درود، دردرغ، درون، درہ، دریچہ، درہم، دریا، دریغ، دست، دستک، دستخط، دسترخوان، دسترس، دستور، دستور العمل، دستہ، دستانہ، دشت، دشمن، دعوی، دغل، دف، دفتر، دفع، دفن، دفینہ، دقائق، دقیقہ، دکھ، دل، دل، دلاسا، دلائل، دلبر، دلدار، دلق، دلیا، دم، دم، دماغ، دمل، دمہ، دن، دنانیر، دنبال، دنبالہ، دندانہ، دارالسلطنت، دوام، دوشالہ، دوپٹا، دوپہر، دود، دودمان، دودھ، دور، دوران، دورہ، دوست، دوش، دوغ، دوگانہ، دومنزلہ، دہان، دہانہ، دولاب، دہرا، دہل، دہن، دہی، دیار، دیبا، دیباچہ، دیدار، دیدہ، دیر، دیس، دین، دین، دینار، دیو، دیوا، دیوتا،

اسمائے مؤنث۔ داب، داد، داد و ستد، دار، دارو، داروگیر، داڑھ، داستان، دال، دانش، دایہ، دباغت، دستکار، دختر، درخواست، درد، درسگاہ، درگاہ، درگذر،

سلہ خلال، فاصلہ، دانت کریدنے کا آلہ، مذکر و مؤنث، سہ دلیا، دلا ہوا اناج، سلہ دمہ، سانس کا روگ، ضیق النفس، ۱۲

دُرگت، درنگ، دریافت، دستار، دستاویز، دست بُرد، دستک، دستگاہ، دشنام، دُعا، دعوت، دَغا، دفعہ، دق، دقت، دکان، دَلدَل، دلیل، دُم، دنیا، دوا، دوات، دوپہر، دوخت، دُور، دوربین، دوڑ، دوڑ دھوپ، دوزخ[1]، دوکان[2]، دولت، دولت کدہ، دولت سرا، دوہائی، دہشت، دہلیز، دیا، دیت، دید، دیر، دیکھ بال، دیگ، دیگچی، دیمک، دین، دیوار۔

" دھ "

اسمائے مذکر۔ دھارا، دھان، دھبّہ، دھرم، دھڑ، دھن، دُھند، دَھنیا، دھواں، دھوبی، دھوکا، دھیان۔

اسمائے مؤنث۔ دھات، دھار، دھاک، دھجّی، دھڑا دھڑ، دھڑکن، دُھن، دھنک، دھوپ، دھول، دھوم دھام، دھونی۔

" ڈ "

اسمائے مذکر۔ ڈ، ڈاکا، ڈبل، ڈر، ڈرا، ڈرایا، ڈریس، ڈنٹھل، ڈنڈا، ڈنک، ڈوب، ڈورا، ڈوریا، ڈول، ڈیویزن، ڈیل ڈول۔

اسمائے مؤنث۔ ڈاب، ڈاٹ، ڈاڑھ، ڈاک، ڈانٹ ڈپٹ، ڈانٹ، ڈانگ، ڈبیا، ڈکار، ڈولی، ڈینگ۔

" ڈھ "

اسمائے مذکر۔ ڈھال، ڈھانچہ، ڈھب، ڈھنگ، ڈھول، ڈھولکیا، ڈھونڈ، ڈھنڈورا، ڈھیر۔

اسمائے مؤنث۔ ڈھارس، ڈھیل، ڈھیم، ڈھولک، ڈھولکی۔

" ذ "

اسمائے مذکر۔ ذ، ذائقہ، ذبح، ذبیحہ، ذخیرہ، ذخائر، ذرّہ، ذریعہ، ذقن، ذکا، ذکر، ذنوب، ذوق، ذھول، ذہن، ذیابیطس، ذیل،

[1] دوزخ، مذکر و مؤنث۔۱۲ [2] دوکان، واو کے ساتھ بتخفیف کاف اردو میں مستعمل ہے۔۱۲

اسمائے مؤنث۔ ذات، ذباب، ذریت، ذکاوت، ذلت، ذم، ذوالفقار، ذہانت،

"" ر ""

اسمائے مذکر۔ رابطہ، راج، راجپوت، راجہ، راز، راس، راستہ، راعی، راغ، راگ،
راگ، رانگ، راہگذر، راہی، رایت، رب، ربا، رباب، رباط، ربڑ، ربع، ربع مسکو
رتبہ، رجب، رجز، رجسٹر، رجحان، رحم، رحم، رخ، رخام، رخت، رخسار، رخنہ، ردہ، رزولیوشن، ر
رسوخ، رسول، رسوم، رشتہ، رشک، رطب، رطل، رعب، رعب داب، رعد، رعشہ، رف
رفع، رفو، رفیق، رقبہ، رقص، رقعہ، رقیب، رکاؤ، رکن، رکھ رکھاؤ، رکوع، رم، رمد، رمز، ر
مل، رموز، رن، رنج، رندہ، رنگ، رنگ ڈھنگ، رنگ روپ، رنگ وبو، رو، روا ر
روابط، رواج، رواق، روبرو، روپ، روپیہ، روز، روزینہ، روزگار، روزن، روزہ، رو
روزنامچہ، روغن، رومال، رویہ، ریاض، ریب، ریچھ، ریحان، ریش، ریشم، ریگستان، رینڈ
ریوڑ، ریڈیو۔

اسمائے مؤنث۔ ر، رات، راحت، راس، راستی، رافت، راکھ، رال، ران، ر
رائی، رباعی، ربڑ، ربیع، رپورٹ، رٹ، رجا، رجسٹری، رجوع، رحلت، رحمت، رخص
ردا، رد وقدح، رد وبدل، ردی، ردیف، رزم، رسالت، رسائی، رستخیز، رستگاری، ر
رسم، رسم وراہ، رسن، رسی، رسید، رشوت، رضا، رضاعت، رطوبت، رعایا، رعایت
رعونت، رعیت، رغبت، رفاہ، رفتار، رفعت، رقت، رقم، رکابی، رکاکت، رکاو
رکعت، رگ، رگڑ، رمز، رنجش، رنگت، رو، روایت، رواداری، روباہ، روح، روڑا
رو رعایت، روش، روک، روک تھام، روک ٹوک، روند، رونق، روئی، رویت، رومند
ریت، ریچ، ریاح، ریڑھ، ریس، ریسمان، ریش، ریگ، ریل، ریلیف۔

"" ز ""

اسمائے مذکر۔ زاد، زادراہ، زاغ، زانو، زاویہ، زبر، زبرجد، زجاج، زجر، زحل

---

۱ سرائے، مسافرخانہ۔ مختلف فیہ، ۲ ریاض، روضۃ کی جمع باغ، ۳ ربڑ (انگریزی) حرف مٹانے کی چیز، ۴ ریس (انگریزی) بمعنی دوڑ، مسابقت، (ہندی) بمعنی برابری، دونوں مؤنث ہیں۔ ۱۲

م، زر، زردہ، زعم، زکام، زلال، زلزلہ، زمان، زمانہ، زمرد، زمرہ، زمزم، زمزمہ، زمستان،
ہریر، زنا، زنبور، زنخداں، زنداں، زنگ، زنگار، زوال، زوائد، زوج، زور، زہاد،
ر، زہر، زیاں، زیبق، زیست، زیتون، زیر، زیروبم، زین، زین پوش، زینہ، زیورہا۔

ہائے مؤنث ۔ ز، زاری، زال، زبان، زبور، زچہ، زحمت، زادبوم، زد، زدوکوب،
اِعت، زرق، زرق و برق، زعفران، زغن، زکوٰۃ، زلف، زلیخا، زمام، زمین، زن،
ر، زنبور[1]، زنبیل، زنجیں، زنجیر، زندگی، زوجہ، زہرہ، زیارت، زیب، زیب و زینت،
ت، زینت، زرہ ۔

"س"

ہائے مذکر ۔ سَن، سابقہ، ساتھ، ساتھی، ساحل، سارٹیفکٹ، ساز، ساز و باز، ساز و برگ
ز و سامان، ساعد، ساغر، ساقی، ساگ، ساگودانہ، سال، سالن، سامان، سانپ، سانحہ،
نڈ، ساون، سائبان، سایہ، سباع، سباق، سبب، سبزہ، سبق، سبو، سپاس، سپہر،
ید، ستر، ستارہ، ستلج، ستم، ستمگر، ستو، ستون، ستھراؤ، ستیاناس، سجدہ، سجع، سجود،
ادہ، سحاب، سحر، سخن، سد، سدراہ، سدس، سر، سرہ، سحر، سہرا، سراب، سراپا، سراپردہ،
ج، سُراغ، سرپوش، سُرخاب[2]، سرد، سرد و گرم، سرشک، سرگل، سرطان، سرگین،
، سرمد، سرمایہ، سرمہ، سرنامہ، سرو، سرود، سرور، سروسامان، سروش، سروکار، سریر،
رین، سطح، سفر، سفوف، سفیر، سفینہ، سقر، سقم، سکان، سکتہ، سکر، سکنڈ، سکوت،
ین، سکھ، سکہ، سگ، سگاؤ، سگریٹ، سلاح، سلام، سلب، سلسلہ، سلف،
وک، سلیم، سم، سما، سماع، سماں، سمن، سمند، سمور، سموسہ، سن، سنبل، سنبلستان،
ر، سنکھ، سنگ، سنگار، سنگ اسود، سنگترہ، سنگلاخ، سنیچر، سواد، سوانح، سوت،
ٹ[3]، سوچ، سوختہ، سُود، سودا، سوراخ، سورج، سورج گہن، سوز، سوزاک، سوزن،
سمار، سوگ، سوال، سومنات، سونا، سوہان، سوہن، سہارا، سہاگ، سہو، سُہیل،
رہ، سیاق، سیب، سیپارہ، سیر، سیلاب، سیماب، سیمرغ، سین، سینگ، سینہ، سینہ بند۔

---

[1] زنبور، مختلف فیہ ۱۲ [2] سرخاب، ایک آبی پرندہ ۱۲ [3] سوٹ، کپڑوں کا جوڑا ۱۲

اسمائے مؤنث ۔ ساخت ، سارنگ ، سازش ، ساس ، ساعت ، ساق ، ساکھ ، سالگرہ ، سانس ، سبحہ ، سبقت ، سبھا ، سبیل ، سپاہ ، سپر ، سپیہ ، ستائش ، سج ، سج دھج ، سجاوٹ ، سجدہ گاہ ، سحر ، سخا ، سخاوت ، سد ، سرائے ، سرحد ، سرزمین ، سرزنش ، سرسوں ، سرشت ، سرعت ، سرکار ، سرگذشت ، سرنگ ، سرنوشت ، سڑک ، سزا ، سسرال ، سطر ، سطوت ، سعادت ، سعی ، سفارت ، سفارش ، سفرجل ، سفیدی ، سقف ، سکت ، سکرات ، سکنجبین ، سکونت ، سکوڑ ، سل ، سلام علیک ، سلاسل ، سمجھ ، سمت ، سلسبیل ، سلطنت ، سلیٹ ، سنسکرت ، سمع ، سموم ، سنان ، سنت ، سنجاف ، سند ، سنوار ، سوت ، سوجن ، سوجھ ، سوز ، سوزش ، سوزن ، سوغات ، سوگند ، سونٹھ ، سونڈ ، سونف ، سیاہی ، سیب ، سیدھ ، سیر ، سیرا ، سیف ، سیل ، سیلم ، سیم ، سیما ، سیوتی ۔

ش ، ١١

اسمائے مذکر ۔ ش ، شادیانہ ، شام ، شامیانہ ، شانہ ، شاہ ، شاہد ، شاہین ، شایان ، شباب ، شبخون ، شبستان ، شبیہ ، شتا ، شتر ، شترمرغ ، شجر ، شجرہ ، شدائد ، شر ، شراب خانہ ، شرار ، شرر ، شربت ، شرر ، شرارہ ، شرک ، شرف ، شروع ، شریفہ ، شش و پنج ، شعر ، شعار ، شعلہ ، شعور ، شعیر ، شغال ، شغب ، شغف ، شغل ، شفاخانہ ، شفتالو ، شفق ، شعبان ، شعبدہ ، شق ، شک ، شکار ، شکر ، شکرانہ ، شکرہ ، شکریہ ، شکم ، شکوی ، شکوہ ، شکیب ، شگاف ، شگوفہ ، شگون ، شلغم ، شمال ، شمار ، شمائل ، شمس ، شمعدان ، شمشاد ، شملہ ، شمول ، شمہ ، شوال ، شوخ ، شور ، شورہ ، شوربہ ، شوشہ ، شوق ، شوہر ، شہاب ، شہباز ، شہتوت ، شہتیر ، شہد ، شہر ، شہرہ ، شہید ، شیاطین ، شیخ ، شیر ، شیرازہ ، شیرہ ، شیشہ ، شیوع ، شیطان ، شیلین ، شیدہ ۔

اسمائے مؤنث ۔ شاباش ، شاخ ، شادی ، شارع ، شال ، شام ، شامت ، شان ، شاہراہ ، شب ، شب برات ، شب قدر ، شبنم ، شبیہ ، شتم ، شجاعت ، شدت ، شد بد ، شد و مد ، شراب ، شرارت ، شرافت ، شرح ، شرط ، شرع ، شرم ، شست ، شست و شو ، شطرنج ،

۱ مالا ، تسبیح ۔ ۲ مختلف فیہ ۔ ۳ سوکھی ادرک ۔ ۴ خوشی کا باجہ ۔ ۵ ایک قسم کا بڑا آڑو ۔ ۶ شوشہ ، ریزہ حرف کا سرا ۔

شمات، شلوار، شکن، شکل، شکست، شکرقند، شکر، شکایت، شق، شفق، شفا، شارع
شہادت، شہوت، شہرت، شوکت، شورش، شوخی، شناخت، شمیم، شمع، شیر
شیشی، شئی، شیر برنج، شہنائی، شہناو شہنائی، شہرگ، ریاد،

"ص"

سمائے مذکر۔ ص، صابون، صارع، صاعقہ، صبر، صبیان، صحائف، صحرا، صحن، صحیفہ،
صلہ، صفر، صفحہ، صفات، صرف، صدور، صدمہ، صدقہ، صدقات، صدر، صدق، راق
صید، صوم، صوف، صواعق، صواب، صنوبر، صنم، صندوق، صندل، صنادید، لب
صیقل، صیف، یغہ،

سمائے مؤنث۔ صبا، صباحت، صبح، صبوح، صحت، صحاح، صحبت، صحنک،
صرا، صرع، صرصر، صراط، صراحی، صراحت، صراخ، صدف، صداقت، صدارت، دا
صنع، صناعت، صلیب، صلوات، صلصل، صفیر، صفت، صفائی، صفا، صف، عوبت
صیانت، صہبا، صوم وصلوٰۃ، صولت، صورت، صوت، صوابدید، صنف، نعت،

"ض"

سمائے مذکر۔ ض، ضابطہ، ضامن، ضبط، ضرر، ضعف، ضلع، ضلعدار، ضم، ضمن، ضمہ،
ضیوف، ضیف، ضوابط، ضمیمہ، یر

سمائے مؤنث۔ ضحک، ضخامت، ضد، ضرب، ضربت، ضرورت، ضریح، ضلالت،
ضیق، ضیافت، ضیا، ضو، ضمیر، نت

"ط"

سمائے مذکر۔ طارم، طاس، طاسہ، طاعون، طاق، طالع، طاؤس، طالب، طائر،
طریقہ، طریق، طرہ، طرب، طراز، طپانچہ، طبلہ، طبل، طبقہ، طبق، طباخ، طائفہ، لف
طنبورہ، طمانچہ، طلوع، طلسمات، طلسم، طلا، طفل، طغیان، طغرہ، طعنہ، طعام، نت
طے، طیش، طیران، طیر، طومار، طول، طوق، طوفان، طوطی، طور، طور، اف۔

صفات، صفت کی جمع ہے مؤنث بھی بولتے ہیں۔[۱] ضمیر بمعنی دل مذکر ہے اور جو اسم ظاہر کے بجائے لاتے ہیں مؤنث۔[۲] طنبورہ، دنبورہ، ایک قسم کا باجا۔[۳]

اسمائے مؤنث۔ ط، طاعت، طاقت، طب، طبابت، طبع، طبلک، طبیعت، طپش، طحال، طرب، طراوت، طرح، طرز، طرف، طریقت، طعن، طعن تشنیع، طاب، طفولیت، طلاق، طلاقت، طلعت، طمانینت، طمطراق، طمع، طناب، طنز، طہارت، طوالت، طیلسان، طینت۔

"ظ"

اسمائے مذکر۔ ظالم، ظاہر، ظفر، ظرائف، ظروف، ظل، ظلم، ظن، ظنون، ظہار، ظہر، ظہور۔

اسمائے مؤنث۔ ظ، ظرافت، ظفر، ظلمات، ظلمت، ظہر۔

"ع"

اسمائے مذکر۔ ع، عابد، عادات، عارض، عارضہ، عاشق، عالم، عامل، عباد، عبد، عبور، عبیر، عتاب، عتبہ، عجائب، عجب، عجب، عجز، عجم، عدد، عدس، عدل، عدم، عدن، عدو، عدول، عذاب، عذار، عذر، عراق، عرائض، عرب، عرس، عرش، عرصہ، عرصہ گاہ، عرض، عرفان، عرف، عرفہ، عرق، عرق گیر، عرق النسار، عروج، عروس، عروض، عریضہ، عزل، عزم، عساکر، عسر، عسکر، عسل، عشاق، عشر، عشق، عشوہ، عصا، عصارہ، عصب، عصر، عصیان، عضو، عطارد، عطر، عطردان، عطف، عطیہ، عفو، عقاب، عقائد، عقبہ، عقد، عقدہ، عقرب، عقود، عقیق، عقیقہ، عکس، علاج، علاقہ، علائق، علف، علم، علم، علو، علوم، عماد، عمامہ، عمق، عمل، عملدرآمد، عملہ، عمود، عناب، عناد، عنایت نامہ، عنادل، عناصر، عنب، عنبر، عنصر، عنوان، عوامل، عود، عود، عوض، عہد، عہدہ، عیب، عیش۔

اسمائے مؤنث۔ عاجزی، عادت، عادات، عار، عاریت، عاطفت، عافیت، عاقبت، عبا، عبرت، عبادت، عبارت، عجلت، عدالت، عداوت، عدت، عرض، عرضداشت، عرق، عقل، علالت، علامت، عمر، عمارت، عنا، عنان، عنایات، عنایت،

عندلیب، عنکبوت، عبادت، عین، عید، عینک،

"غ"

اسمائے مذکر ۔ غ، غار، غازہ، غازی، غالیچہ، غبار، غبطہ، غبن، غٹ، غثیان، غدر، غدیر، غراب، غرائب، غرغرہ، غرفہ، غروب، غرور، غرہ، غزالہ، غزوہ، غسل، غسل خانہ، غش، غصب، غصہ، غضب، غل، غلاف، غلام، غلبہ، غلط، غلغلہ، غلمان، غلو، غلہ، غلیان، غلیلہ، غم، غمزدہ، غنا، غنچہ، غور، غوطہ، غول، غوا، غیب، غیر، غیظ،

اسمائے مؤنث ۔ غایت، غب شب، غذا، غربال، غرض، غزل، غش، غشی، غفلت، غلاظت، غلطی، غلظت، غلیس، غمازی، غنیمت، غور، غیرے، غیبت،

"ف"

اسمائے مذکر ۔ فاتحہ، فارم، فاصلہ، فاقہ، فالج، فالودہ، فائدہ، فائل، فتحہ، فتراک، فتن، فتنہ، فتور، فتوی، فتیلہ، فٹ، فحوی، فخر، فدیہ، فر، فراز، فراغ، فراق، فرائض، فردوس، فرزند، فرزیں، فرس، فرسخ، فرسنگ، فرش، فرشتہ، فرض، فرط، فرق، فرقان، فرقہ، فرلانگ، فرمان، فرہنگ، فرنگی، فروغ، فریادی، فریب، فریضہ، فریق، فریم، فزع، فساد، فسادات، فسانہ، فسق، فسوں، فصل، فضا، فضائل، فضل، فضلہ، فضول، فعل، فقدان، فقرہ، فقیر، فقیہ، فکر، فکار، فلسفہ، فلک، فلوس، فم، فن، فنڈ، فواد، فوارہ، فوالہ، فوائد، فرحت، فرق، فولاد، فہم، فیر، فیروزہ، فیشن، فیصلہ، فیض، فیضان، فیل، فیوض۔

اسمائے مؤنث ۔ ف، فاختہ، فال، فانوس، فتح، فتنہ، فتوح، فتوحات، فجر، فرات، فراست، فراغت، فرج، فرح، فرحت، فرد، فرصت، فرع، فرقت، فرمائش، فرہنگ، فرودگاہ، فروخت، فریاد، فصد، فصاحت، فصل، فصیل، فضا، فضیحت، فرو گذاشت، فضیلت، فطانت، فطرت، فقہ، فغاں، فکر، فلاح، فلاحت، فلاکت، فلالیں، فلفل، قبا، فنجان، فندق، فوج، فوجداری، فہمائش، فہرست، فوقیت، فیرنی، فیس، فیکٹری۔

"ق"

اسمائے مذکر:- ق، قابو، قاتل، قارورہ، قاصد، قاعدہ، قاف، قافلہ، قافیہ، قال، قالب، قالین، قانون، قبالہ، قبائح، قبائل، قبح، قبض، قبضہ، قبل، قبلہ، قبلہ نما، قبیلہ، قبور[1]، قبرستان، قبول، قبہ، قبیل، قتال، قتل، قتل عام، قتیل، قحط، قد، قدح، قدغن، قدم، قدمچہ، قد و قامت، قدوم، قرار، قرآن، قران، قرائن، قرب، قرض، قرضہ، قرطاس، قرعہ، قرن، قرون، قرۃ العین، قرین، قرینہ، قصاص، قصائد، قصبہ، قصد، قصر، قصور، قصہ، قصیدہ، قضیب، قضیہ، قط، قطب، قطرہ، قطع، قطن، قعر، قعود، قفس، قفل، قطع تعلق، قطع کلام، قلادہ، قلب، قلتین، قلزم، قلعہ، قلع، قلق، قلم، قلم دوات، قلمدان، قلوب، قلیا، قمار، قماش، قمر، قمقمہ، قند، قنادیل، قواعد، قوام، قوانین، قوت، قورمہ، قول، قولنج، قہر، قہوہ، قہقہہ، قیاس، قیافہ، قیام، قیمہ[2]، قیلولہ، ۔

اسمائے مؤنث:- قابلیت، قاش[3]، قال و قیل، قامت، قاموس، قبا، قباحت، قبر، قبولیت، قدح، قدر، قدرت، قرابت، قرارداد، قرنفل، قساوت، قسط، قسم، قسم، قسمت، قضا، قضا و قدر، قطار، قطع، قطع نظر، قطع و برید، قفا، قلت، قلقل، قلم، قلمتراش، قمری، قناعت، قندیل، قوت، قوس، قوس قزح، قوم، قومیت، قیامت، قید، قیمت، قیل و قال، قے، قینچی ۔

"ک"

اسمائے مذکر:- ک، کابین، کابین نامہ، کابک، کاجل، کاج، کاخ، کار، کارتوس، کارواں، کاروبار، کارخانہ، کارڈ، کاسہ، کاشانہ، کاغذ، کافر، کافور، کاک و کاگ، کال، کالبد، کالج، کالا، کالم، کام، کام کاج، کان، کانٹا، کاہو، کباب، کبد، کبر، کبک، کبوتر، کتان، کتب، کتبہ، کتب خانہ، کتھا، کٹھل، کٹورا، کچھ، کحل، کدال، کدو، کذب، کرب، کرایہ، کرتہ،

---

[1] قبور، قبر کی جمع، مذکر و مؤنث ۱۲ [2] قیمہ: ریزہ ریزہ کیا ہوا گوشت ۱۲ [3] قاش: ٹکڑا، پھل وغیرہ کی پھانک ۱۲

کرتب، کرتوت، کردار، کرکٹ[1]، کرگس، کرم، کرم، کرشمہ، کرن پھول، کریلا، کرہ، کڑاہ[2]، کرزدم، کسب، کسرہ، کسل، کسم، کسوف، کشت وخون، کشف، کشکول، کشور، کعبہ، کفارہ، کف، کف پا، کفر، کفران، کفن، کلاس، کلام، کلاب، کلس[3]، کلکٹر، کلمہ، کلیجا، کلونج، کلہ، کلیسہ، کم، کمال، کمپاس، کمربند، کمل، کم وبیش، کمہار، کمیشن، کنار، کنایہ، کنبہ، کنٹھ، کنج، کنجد، کندن، کنز، کنکر، کنگن، کنگورہ، کنواں، کنول، کو، کونین، کون ومکان، کوہ، کوہان، کوہستان، کہرام، کہار، کہہ ومہ، کید، کیڑا، کیسہ، کیش، کیف، کیک، کیل، کیمپ، کینہ، کیوڑا،

اسمائے مؤنث۔ کاٹ، کارد، کارزار، کارگاہ، کاشت، کاکل، کالکا، کان، کانچ، کانگریس، کاوش، کاہ، کائنات، کایا پلٹ، کبریت، کپاس، کتاب، کثافت، کثرت، کجی، کد، کدورت، کرامات، کرامت، کراہت، کربلا، کرپا، کرسی، کرن، کروٹ، کرید، کڑک، کڑی، کسر، کسرشان، کسک[4]، کسوت، کشائش، کشت، کشتی، کشتی، کشش، کشمش، کشمکش، کفالت، کفایت، کف، کفش، کلاہ، کلائی، کلفت، کلک، کاکل، کلیات، کلید، کمان، کمخواب[5]، کمر، کمک، کمند، کمی، کمین، کمینگاہ، کنجشک، کنگھی، کند، کنیت، کوٹھی، کور، کورنش، کوڑھ، کوشش، کوفت، کوکلا، کوک، کوکھ، کونسل، کوکو، کوئل، کہانی، کہاوت، کہکشاں، کیچڑ، کیچلی، کیفیت، کیل، کیمیا، کین۔

"کھ"

اسمائے مذکر۔ کھاجا، کھار، کھٹکا، کھٹمل، کھر، کھرل، کھلیان[6]، کھمنڈ، کھنڈر، کھوج، کھیت، کھیل۔

اسمائے مؤنث۔ کھاٹ، کھاد، کھال، کھان، کھانڈ، کھٹاس، کھٹک، کھجور،

---

۱ کرکٹ۔ بفتحہ، خس وخاشاک، اکثر کوڑا کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے، اور کرکٹ بکسرہ (انگریزی) ایک کھیل کا نام دونوں مذکر ہیں ۱۲

۲ کڑاہ، لوہے کا بڑا برتن ۱۲ ۳ کلس، گنبد کے اوپر کا نوکدار حصہ ۱۲ ۴ ٹیس، ہلکا سا درد ۱۲ ۵ کمخواب ایک قسم کا ریشمی کپڑا ۱۲ ۶ وہ جگہ جہاں بھس میں سے اناج برسا کر ڈھیر لگاتے ہیں ۱۲

کھچڑی، کھرچن، کھڑاؤں، کھوٹ، کھوہ، کھیتی، کھیرا۔

گ

اسمائے مذکر۔ گ، گال، گام، گاؤں، گتا، گٹھر، گجرات، گداز، گدام، گدھا، گذر، گر، گرامی نامہ، گرد، گرداب، گرداگرد، گردوں، گردوغبار، گرز، گرگ، گرگٹ، گروہ، گریبان، گریز، گرم وسرد، گریہ، گڑھا، گز، گزارہ، گزاف، گزر، گشت[1]، گل، گلا، گلاب، گلاب پاش، گلاس، گل اندام، گلبدن، گلعذار، گلفام، گلگوں، گلو، گلوبند، گلہ، گلہ، گمان، گناہ، گنبد، گنج، گندم، گنڈا، گو، گوبر، گورخر، گورستان، گوز، گوسفند، گوشن، گوشت، گوشہ، گولہ، گوند، گوہر، گہن، گہوارہ، گیت، گیڈر، گیرو، گیسو، گیند[2]، گیہوں؛

اسمائے مؤنث۔ گاجر، گالی، گاڑ، گائے، گپ، گت، گچ، گدگدی، گذر، گربہ، گرج، گرد، گردش، گردن، گرفت، گرہ، گریز، گڑبڑ، گذارش، گریزان، گزند، گفتار، گفتگو، گفت وشنید، گل، گلاب جامن، گلستان، گلگشت، گلی، گلیم، گندھک، گنجائش، گنگا، گونج، گود، گیدر، گورنمنٹ، گوشمال، گولی، گوہ، گیاہ۔

"گھ"

اسمائے مذکر۔ گھاٹ، گھاؤ، گھر، گھربار، گھڑا، گھمسان، گھمنڈ، گھن، گھن، گھنٹہ، گھنگرو، گھونٹ، گھونگھٹ، گھی۔

اسمائے مؤنث۔ گھات، گھاس، گھبراہٹ، گھٹا، گھڑی، گھڑیال، گھن، گھوڑ دوڑ۔

"ل"

اسمائے مذکر۔ لا، لاحول، لاڈ، لاڈ پیار، لاف، لاف وگزاف، لالچ، لال، لالہ، لالہ زار، لب[3]، لبادہ، لباس، لب ولہجہ، لب لباب، لبن، لبیک، لتہ، لٹکن، لحاظ،

[1] گشت، مؤنث بھی بولتے ہیں۔ [2] گیند مختلف فیہ۔ [3] لب بمعنی ہونٹ مذکر ہے۔ جب جمع لاتے ہیں بمعنی مونچھوں کے بال مؤنث ہے۔

لحاف، لحظہ، لحم، لحوق، لخت، لڈو، لرزہ، لڑکپن، لشکر، لطائف، لطف، لطیفہ، لعاب، لعب، لعل، لغت، لفظ، لفافہ، لقب، لقمہ، لکچر، لگان، لگاؤ، لمحہ، لمس، لندن، لنگ، لنگر، لنگرخانہ، لنگوٹ، لوا، لواحق، لوازم، لوبیا، لوبان، لوٹا، لوٹ، لوتھ، لوگ، لولو، لوہا، لہجہ، لہسن، لہو، لہو ولعب، لیپ، لیمو، لین دین۔

اسمائے مؤنث۔ لات، لاٹھی، لاج، لاش، لاکھ، لاگ[1]، لاگت، لالٹین، لپٹ، لپک، لپیٹ، لٹریچر، لٹیا، لچک، لحد، لحن، لذت، لرزش، لڑی، لسان، لطافت، لعن، لعنت، لعن طعن، لغزش، لقا، لکد، لکڑی، لکیر، لکنت، لگام، لگاوٹ، لگن، للکار، لم، لنگا، لو، لو، لوٹ، لوٹ مار، لوح، لوح محفوظ، لونگ۔ لہر، لیاقت، لیت ولعل، لید، لینت، لے، آ۔

"م"

اسمائے مذکر۔ م، مات، مات، ماتم، ماتم کدہ، ماتم سرا، ماتھا، ماجرا، مادہ، مار، ماضی، مال، مآل، مالا، ماں باپ، مانند، ماوا، ماہ، ماہانہ، ماہتاب، مباحثہ، مبادلہ، مبالغہ، متن، مثقال، مثل، مجادلہ، مجاز، مجالس، مجمع، مجموعہ، مچان[2]، مجمر، محاسن، محاصرہ، محافل، محاورہ، مجاہد، محبوب، محرم، محرم، محشر، محصول، محک، محکمہ، محل، محلہ، محمل، محن، محیط، مخ، مخمصہ، مدار، مدارج، مدارس، مداوا، مدرسہ، مدعا، مدفن، مدلول، مدینہ، مذاق، مذاہب، مذکر، مذکور، مذہب، مردہ، مراتب، مراحل، مرادف، مراسلہ، مراقبہ، مرام، مرتبہ، مرثیہ، مرجان، مرجع، مرحلہ، مرض، مرغ، مرقد، مرقع، مرکز، مرکب، مرمر، مروارید، مرہم، مربخ، مربد، مریض، مزاج، مزار، مزامیر، مزرع، مزدور، مزہ، مژدہ، مسئلہ، مس، مس، مساجد، مسالک، مسام، مسلک، مسودہ، مسہل، مسالا[3]، مشارق، مشاعرہ، مشام، مشاہیر، مشاہرہ، مشتاق، مشتری، مشرب، مشرق، مشروع، مشغلہ، مشک[4]، مشن، مشورہ، مصافحہ،

---

[1] لاگ بمعنی تعلق، علاقہ، نسبت، اور بے لاگ بمعنی بے تعصب، پاک، صاف، ستھرا۔ ۱۲ [2] مچان، وہ تختہ وغیرہ جو دیوار میں اسباب رکھنے کے لئے لگا دیتے ہیں، مؤنث بھی بولتے ہیں ۱۲ [3] عربی مصالح سے ماخوذ ہے، نمک مرچ وغیرہ ۱۲ [4] مشک، وہ خوشبودار مادہ جو ہرن کی ناف سے نکلتا ہے ۱۲

مصادر، مصارف، مصالح، مصائب، مصباح، مصدر، مصحف، مصداق، مصرع، مصرف، مُصلّی، مضارع، مضاف، مضائقہ، مضامین، مضمار، مضمون، مضحکہ، مطالب، مطالعہ، مطبخ، مطبع، مطلب، مطلع، مظہر، معارف، معاصی، معاملہ، معاوضہ، معاینہ، معانی، معاون، معبود، معجزہ، معدہ، معرکہ، معشوق، معمّا، معمول، معیار، معنی، مغرب، مغز، مفسدہ، مقابر، مقابل، مقابلہ، مقاصد، مقال، مقام، مقبرہ، مقتل، مقدر، مقدم، مقدمہ، مقدور، مقصد، مقصود، مقناطیس، مقیاس، مکّا، مکان، مکتب، مکتوب، مکدّر، مکرّر، مکہ، مُکھ، مکھڑا، مکھن، مکیال، مگرمچھ، مقام، ملاپ، ملاحظہ، ملال، ملائکہ، ملبوس، مُلک، مَلک، ملک الموت، ملمع، ملیدہ، ممالک، مملوک، مَن، مِن، منارہ، منازل، مناسک، مناظر، مناظرہ، منافع، مناقب، مناہج، منبر، منبع، منتر، منتہی، منٹ، منجن، منجدھار، منجنیق، منشا، منشور، منشی، منصب، منصوبہ، منظر، منع، منقّی، منگل، من و سلوی، منہ، موٗ، مؤاخذہ، مواد، موانع، موتی، موتیا[1]، موتیابند، موجب، مور[2]، موڑ[3]، مورچہ، موڑھا، موزہ، موسم، موش، موضع، موقع، مول، مولد، مولود، موم، موم جامہ، مؤنث، مہانا، مہتاب، مہد، مہر، مُہر، مہرہ، مہینہ، میان، میثاق، میخانہ، میدان، میدہ، میکدہ، میگزین، میل، میل، میل، میلا، میلان، میل جول، مینا، مینڈک، مینڈھا، مینہ، میوہ۔

اسمائے مؤنث ۔ مار، مارپیٹ، مالش، مامتا، مانگ، ماہیت، مبارکباد، متاع، مٹھاس، مٹھی، مٹی، مثال، مثل، مجال، مجلس، مچھلی، محافظت، محافل، محال، محبت، محراب، محفل، محلسرا، مخالفت، مخلوق، مخلوقات، محمل، مد، مدارا، مدارات، مدت، مدح، مدد، مڈبھیڑ[4]، مذمت، مراجعت، مراد، مرچ، مرجا، مردمک، مرگ، مرمت، مروت، مروڑ، مزاح، مرنار، مژگان، مژہ، مساوات، مسافت، مسافر، مسجد، مسرت، مسکراہٹ، مسند، مسواک، مسور، مشت، مشت خاک، مشتری، مشعل، مشق، مشقت، مشک، مشکوٰۃ، مشکل، مشین، مصاحبت، مصلحت،

---

[1] ایک قسم کا چیچک وبعضی موتی کے مانند اور موتیابند آنکھ میں پانی اتر آنے کا مرض مذکر و مؤنث ۱۲ [2] مور: آم کا پھول شگوفہ ۱۲

[3] موڑ، گھماؤ وادی اور راستے کا موڑ، فیروز اللغات میں مؤنث لکھا ہے لیکن مذکر مستعمل ہے ۱۲ [4] مڈبھیڑ، آمنا سامنا، ملاقات ۱۲

مصیبت، مضراب، مطابقت، معاش، معاشرت، معجون، معدن، معراج، معرفت، معقولات، معلومات، مفارقت، مفتاح، مقدار، مکافات، مگس، مُل، ملازمت، ملاقات، ملامت، مِلّت، ملخ، ملک، مَلکہ، ملکیت، ململ، مملکت، ممانعت، مناجات، مناسبت، منّت[7]، مندیل، منزل، منزلت، منطق، منقار، منقبت، مہندی، موافقت، موت، موج، موجودات، موزہ، مورت، مولی، مونچھ، مونگ، مہار، مہارت، مہر، مہک، مہلت، مہم، مے، میان، میت، میٹنگ، مینخ، میراث، میز، میزان، مینش، میعاد، میلاد، مینا[1]۔

"ن"

اسمائے مذکر۔ ناتا، ناٹک، ناچ، ناخن، نارنج، ناریل، ناز، ناز و نیاز، ناسور[2]، ناشتہ، ناقوس، نافہ، ناقہ[3]، نالہ، نام، ناموس، نامہ، نامۂ اعمال، ناوک، ناول، نائب، نباہ، نتیجہ، نثار، نجم، نجوم، نچوڑ، نچھاور، نحر، نخچیر، نخرہ، نخل، نذرانہ، نر، نرخ، نزلہ، نزول، نسب، نسخ، نسخہ، نسر، نسیان، نشاط، نشان، نشانہ، نشتر، نشر، نشہ، نشیب، نشیب و فراز، نشیمن، نصاب، نصائح، نصب، نصف، نصیبہ، نطاق، نطفہ، نطق، نظم و نسق، نظارہ، نظام، نعرہ، نعم، نغمہ، نفاس، نفاق، نفس، نفس، نفع، نقاب، نقارہ، نقد، نقرہ، نقش، نقشہ، نقص، نقصان، نقض، نقطہ، نقل، نقود، نقوش، نقیب، نکاح، نکتہ، نکھار، نگار، نگر، نگین، نگینہ، نل، نم، نمام، نمبر، نمد[4]، نمدہ، نمط، نمک، نمکدان، نمونہ، ننگ، نواء، نواح، نواحی، نوازش نامہ، نوافل، نوالہ، نوائب، نوٹ، نوٹس، نوحہ، نور، نوروز، نوشتہ، نوش، نوشادر، نہار، نہال، نہج، نیاز، نیام، نیچر، نیرنگ، نیر، نیزہ، نیساں[5]، نیش، نیشکر، نیل، نیلام، نیلوفر، نیمہ وغیرہ۔

اسمائے مؤنث۔ ناب[6]، ناپ، نار، نارنگی، ناز بو، ناس، ناف، ناک، نال، نالش،

---

[1] مَینا، ایک خوش الحان پرندہ ۱۲ [2] ناسور، وہ زخم جو ہمیشہ رستا ہے ۱۲ [3] بمعنی اونٹنی بعض نے مؤنث لکھا ہے اور یہی ٹھیک ہے ۱۲ [4] نمد نمدہ، وہ اونی کپڑا جو گھوڑے کی پیٹھ پر زین کے نیچے ڈالتے ہیں ۱۲ [5] نیساں، قدیم شام کا ساتواں مہینہ، اس مہینہ کی بارش ۱۲ [6] ناب تلوار کی ناب اور بمعنی خالص، مذکر ہے ۱۲ [7] مَنّت بفتح میم بمعنی نذر، مِنّت بکسر میم بمعنی احسان ۱۲

نالی، نان، ناؤ، ناہید، ناکے، نب، نبات، نبض، نبوت، نبیذ، نتھ، نثر، نجات، نجاست، نحو، نحوست، نخوت، ندا، ندامت، ندی، نذر، نرذبان، نرگس، نزاع، نزاکت، نزع، نژاد، نسبت، نسترن[1]، نسرین، نسل، نسیم، نشست، نشست و برخاست، نشید، نشوونما، نص، نصاب، نصیحت، نظر، نظم، نظیر، نعت، نعش، نعل، نعلین، نعمت، نعیم، نفرت، نفرین، نفی، نفیر، نقب، نقل، نقیض، نکاس، نکبت، نکسیر، نکیل، نگاہ، نکہت، نماز، نمائش، نمل، نمو، نمود، نوا، نوازش، نوبت، نوچ کھسوٹ، نوع، نوک، نوک جھونک[2]، نوم، نوید، نہایت، نہر، نہی، نہیب، نہیں، نیاز، نے، نیت، نیم، نیند۔

"و"

اسمائے مذکر۔ واجب، واحد، وادی، وار، وارث، وارنٹ، واسطہ، واقعہ، والی، وام، وبال، وثوق، وجود، وحشی، وجوش، ورثہ، ورد، ورق، ورم، ورود، وزن، وسط، وسوسہ، وسیلہ، وصال، وصف، وصل، وصول، وضو، وضوح، وطن، وظائف، وظیفہ، وعدہ، وعدہ وعید، وعظ، وفاق، وفور، وقت، وقار، وقف، وقفہ، وقوع، وقوف، ولد، ولولہ، ولیمہ، وہم، وید[3]۔

اسمائے مؤنث۔ واردات، واقفیت، واگذاشت، واویلا، واہ، واہ واہ، وبا، وجاہت، وجہ[4]، وجوہ، وحدت، وحشت، وحی، وداع، ورزش، ورع، وزارت، وسعت، وصیت، وضع، وفا، وفات، وقعت، ولادت، ولایت، ویل۔

"ہ"

اسمائے مذکر۔ ہاتف، ہاتھ، ہاتھی، ہار، ہاڑ، ہاضمہ، ہال، ہائیکورٹ، ہبہ، ہتھیار، ہجر، ہجوم، ہجے، ہدف، ہدہد، ہدیہ، ہذیان، ہرات، ہرج[5]، ہرج مرج، ہرن، ہضم، ہفتہ، ہل، ہلاک، ہلال، ہلاہل، ہلڑ[6]، ہم، ہما، ہمالیہ، ہمزاد، ہمزہ، ہمم، ہند، ہندسہ، ہنڈولہ، ہنر، ہنس، ہنگام، ہنگامہ، ہودہ، ہول، ہونٹ، ہیرپھیر، ہیضہ، ہیجان،

---

[1] نسترن، سیوتی کا پھول ۱۲ [2] نوک جھونک، طعن طعن کی باتیں، تکرار ۱۲ [3] وید، ہندوں کی مقدس کتاب ۱۲ [4] وجہ، مؤنث، وجوہ اور وجوہات مذکر و مؤنث دونوں طرح مستعمل ہوتے ہیں ۱۲ [5] ہرج، شورش و نقصان، حرج لفظ عربی کی ضد و ۱۲ [6] ہلڑ، شور و غل، ہنگامہ ۱۲

اسمائے مؤنث ۔ ہار، ہار جیت، ہان، ہانک، ہائے، ہتھیلی، ہٹ، ہجرت، ہجو، ہچکی، ہدایت، ہڑتال، ہزل، ہزیمت، ہستی، ہل چل، ہمشیرہ، ہنگاس، ہوا، ہوس، ہیجا، ہیزم، ہیکل، ہچے ہچے :۔

"ی"

اسمائے مذکر ۔ یاجوج ماجوج، یار، یاسمن، یاقوت، یاور، یتیم، یثرب، یخ، ید، یزداں، یسار، یسر، یکشنبہ، یقین، یل، یم، یمن، یمن، یمین، یورپ، یوم، یومیہ، یونان۔

اسمائے مؤنث ۔ یاد، یادداشت، یاس، یاسمین، یاسین، یافت، یبوست، یخنی، یغما، یورش ۱۲ تمت۔

بالخیر

۲۲ محرم الحرام ۱۳۹۹ھ

اَلحمدُ لِلّٰہِ الَّذِی بِنِعمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَات، وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلیٰ خَیرِ خَلقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلیٰ اٰلِہٖ وَصَحبِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّم۔

حرفِ آغاز

حامِداً ومصلّیاً ۔ امّا بعد!

تاریخ بتاتی ہے کہ اردو زبان نے اپنی زندگی کے مختلف ادوار میں متعدد کروٹیں بدلی ہیں، اور جب ہی ایک دور سے نکل کر آگے قدم رکھا اس کے حسن و رعنائی میں اضافہ ہوا ۔ ہر دور کے اہلِ قلم، مقررین اور باکمال شعراء نے اپنی قیمتی کاوشوں کے ذریعہ گرانقدر سرمایہ سے اردو ادب کی روایات کو مالا مال کیا اور اس کا نام روشن کیا، کلامِ الٰہی کے ترجمہ و تفسیر سے لیکر بے شمار دینی کتابوں کے اردو زبان میں شائع ہونے نے اس کی قبولیت و پذیرائی کو اور چمکایا ہے ۔

غیر منقسم بھارت میں اگرچہ متعدد زبانیں بولی جاتی تھیں، لیکن اردو ایسی زبان ہے جو تقریباً بھارت کے ہر صوبے اور ہر خطے میں بولی اور سمجھی جاتی تھی، تقسیمِ ہند کے بعد بھی یہ پورے پاک و ہند کی مشترکہ زبان رہی ہے، لیکن اس وقت قومی زبان کی حیثیت سے اردو کو صرف پاکستان ہی میں جگہ ملی ہے ۔ ہندوستان میں خالص ہندی زبان کو رواج دیا جا رہا ہے، اور بنگلہ دیش میں "بنگلہ بھاشا" کو، البتہ علماءِ ہند اور علماءِ بنگلہ دیش کو ہمیشہ اردو سے خاص شغف اور انس رہا ہے۔

مدارس کے طلبہ اردو سمجھتے ہیں، بولتے ہیں اور لکھتے ہیں ۔ افہام و تفہیم کی سہولت کے لئے اگرچہ بنگلہ دیش میں علاقائی زبان مستعمل ہوتی ہے، لیکن ایک دفعہ اردو میں ترجمہ ضرور ہوتا ہے گو بعض حضرات یہ تازہ احساس دلانا چاہتے ہیں کہ ملکی زبان ہی میں ترجمہ کرانا چاہئے ۔ لیکن علمی و فنی اصطلاحات کو اردو سے جو خاص ارتباط ہے نہ اس کا انکار کیا جا سکتا ہے اور نہ وہ ربط و رشتہ علاقائی زبانوں میں پیدا کرنا ممکن ہے ۔ ہاں یہ سچ ہے کہ قواعد و محاورہ کا لحاظ کئے بغیر اردو بولنے اور لکھنے پر کوئی خاص فائدہ مرتب ہونے والا نہیں، جن کی مادری زبان اردو نہیں ان کو صحیح اردو بولنے اور لکھنے کے لئے زیادہ توجہ کی ضرورت ہے ۔ نحو اور ادب سیکھے بغیر کوئی زبان نہیں آتی ۔ نحو تو وہی قواعد ہیں جو اہلِ زبان کی بول چال اور محاورہ سے لئے گئے، کیونکہ کسی قوم کی زبان پہلے بنتی ہے بعد میں اس کے قواعد منضبط ہوتے ہیں،

یہ بھی یاد رہے کہ جب زبان ایک دور سے نکل کر آگے بڑھتی ہے تو بہت سے ضابطے ٹوٹ پھوٹ جاتے ہیں، اور لوگوں کے ذہن بھی بدلتے رہتے ہیں، کبھی ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ ایک زمانے کا طرز و طریقہ دوسرے زمانے کے اذہان کو نہیں بھاتا، یا افہام و تفہیم کے لئے کفایت نہیں کرتا ۔ یہی بات ہے جس کے پیشِ نظر

میں نے یہ رسالہ مرتب کرنے کا ارادہ کیا ، اس میں زبان آنے کا ایک آسان اور مؤثر طریقہ اختیار کیا گیا ہے امثلہ وتمرینات سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ قواعد میں ضروری ترمیم و اضافہ بھی کرنا پڑا ، اگلے مؤلفین کی کتابیں بھی میری نظر سے اوجھل نہیں ہیں ، ۔

جہاں تک توفیق ہوئی میں نے اپنی تحقیق و تجربہ اور کتب قواعد کا نچوڑ پیش کرنے میں اپنی بساط کی حد تک کوشش سے دریغ نہیں کیا ۔ تاہم اگر کسی جگہ غلطی یا فروگذاشت کا ہونا معلوم ہو جائے تو ناکارہ کو مطلع کرنے کی کھلی اجازت بلکہ درخواست ہے ، کیونکہ کسی زبان کے قواعد وضوابط کی ترتیب جتنی پہلودار ہوتی ہے میرا علمی سرمایہ اس کے آگے ہیچ ہے ،

کتاب کی افادیت ومقبولیت کے لئے منبع فیاض رب العزت کے آگے دست سوال پھیلائے ہوئے اور سرنیاز خم کئے ہوئے اپنا تمہیدی بیان ختم کرتا ہوں ، فقط ۱۲۰

خادم علم و علماء
محمد سلطان ذوق چاٹگامی ۔
۱۸ ذی الحجہ ۱۳۹۸ھ ،

وارد ہونے سے پہلے سارے شمالی ہند میں برج بھاشا بولی جاتی تھی، بتاتے ہیں کہ برج بھاشا نہایت شیریں زبان تھی

اس اثنا میں مسلمان ہندوستان میں قدم جمانے لگے، پہلے پٹھانوں اور پھر مغلوں کی بادشاہت ہوئی، ان لوگوں کی زبان فارسی تھی۔ اور فارسی میں بہت سے عربی اور ترکی کے الفاظ ملے ہوئے تھے جس طرح آجکل انگریزی زبان کے بہت سے الفاظ اردو سے بغل گیر ہو رہے ہیں اسی طرح فارسی اور ترکی کے بیشمار الفاظ برج بھاشا میں ملنے لگے، مغلوں کے عہد میں یورپ کی بعض قومیں ہندوستان میں آئیں، اس لئے کچھ پرتگالی اور کچھ فرانسیسی الفاظ بھی برج بھاشا میں آگئے، اسی طرح ہوتے ہوتے شاہجہان کے زمانے میں برج بھاشا کی صورت ایسی بدل گئی کہ اسکا پہچاننا مشکل ہو گیا، اس زبان کو ہندو مسلمان سمجھ سکتے تھے کیونکہ اس میں ہندی بھاشا اور فارسی کے الفاظ ملے ہوئے تھے،

چونکہ مغلوں کے لشکروں میں ہندو مسلمان سب ہی نوکر تھے، اس لئے یہ زبان چھاؤنیوں میں پھیل گئی، اسی طرح اس بولی کا نام "اردو" پڑ گیا، ابتدا میں اسکا نام ہندی رہا چنانچہ بعض قدیم شاعروں نے اسی نام سے اسکو موسوم کیا ہے، اصل میں ہندی وہی پراکرت زبان ہے جو ہندوستان میں رائج تھی:

خلاصہ یہ ہے کہ اردو زبان برج بھاشا (یعنی قدیم ہندی یا پراکرت) اور فارسی کے میل جول سے بنی ہے، اوپر مذکور ہوا کہ برج بھاشا پراکرت کی بگڑی ہوئی صورت ہے۔ اسکو متعدد عنوان سے بتایا گیا ہے:

بعضوں نے کہا ہندی اور فارسی سے مل کر بنی ہے، اور بعضوں نے کہا اسکا رشتہ براہ راست پراکرت سے ہے، اور بعضوں نے لکھا ہے کہ برج بھاشا اور فارسی کے اختلاط سے یہ زبان عالم وجود میں آئی ہے، زبان اردو کی کسی عبارت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں متعدد زبانوں کی آمیزش ہے، یہ سچ ہے کہ اردو ہندی نژاد ہے، قدیم ہندی یا پراکرت کی آخری اور سب سے شائستہ صورت ہے، برج بھاشا اور فارسی سے مل کر بنی ہے، ہندی نژاد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ زبان کی بنیاد ہندی پر ہے کیونکہ بیرونی زبانوں کا اثر زیادہ تر اسماء و صفات میں ہوا ہے، تمام حروف فاعلی، مفعولی، اضافت، نسبت، ربط وغیرہ ہندی ہیں ضمائر سب کے سب ہندی ہیں۔ افعال اکثر ہندی یا ہندی اور فارسی سے مرکب ہیں۔ اس میں جو سنسکرت اور پراکرت کے الفاظ ہیں وہ کثرت استعمال سے گھس گھس کر نرم اور ملائم ہو گئے،

اگرچہ اس زبان کا براہ راست تعلق پراکرت سے تھا، مسلمانوں کی آمد سے اسمیں فارسی الفاظ کا عمل دخل شروع ہوا، اس کی فطرت میں فارسی الفاظ و محاورات کو قبول کر لینے کی کافی صلاحیت تھی